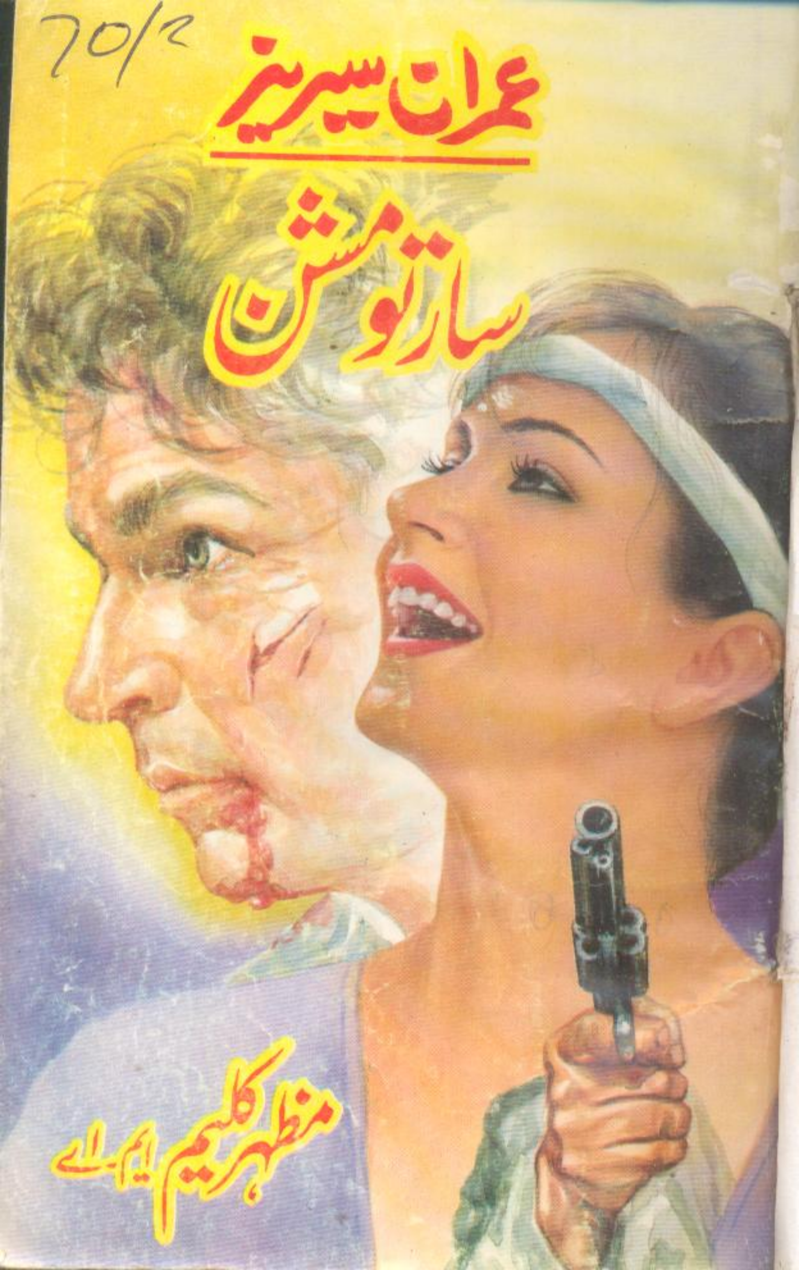

عمران سیریز
سارتو مشن
مظہر کلیم ایم۔اے

SCANNED BY JAMSHED

عمران سیریز

سارتو مشن

[illegible] کتاب گھر اینڈ [illegible] سنٹر
ہمارے ہاں ہر قسم گورنمنٹ و پرائیویٹ
[illegible] کی کتب دستیاب ہیں
نزد [illegible] مسجد [illegible] محلہ [illegible] آباد لاہور
[illegible]

مظہر کلیم ایم اے

SCANNED BY JAMSHED

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون:۔ نیا ناول "سارتو مشن" پیش خدمت ہے۔ اس ناول میں کافرستان کی دو طاقتور ایجنسیاں سیکرٹ سروس جس کا چیف شاگل ہے اور پاور ایجنسی جس کی سربراہ مادام ریکھا ہے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں اتری ہیں اور اس بار یہ مقابلہ اس قدر بھرپور، جان لیوا اور بے پناہ اور مسلسل ایکشن پر مشتمل ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیقی معنوں میں دانتوں پسینہ آ گیا ہے۔ شاگل کے ساتھ ایک نئی لڑکی کاشی بھی شامل ہوئی ہے جس کا کردار انتہائی منفرد اور بھرپور ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول اپنے انتہائی تیز رفتار ٹیمپو، بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس کے ساتھ ساتھ لمحہ لمحہ بے پناہ ہولناک اور جان لیوا جدوجہد کی بنا پر آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ شاگل اور مادام ریکھا دونوں کے کردار اس ناول میں اپنے بھرپور انداز میں سامنے آتے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو جس طرح اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے لمحہ لمحہ موت کی بھیانک دلدل میں ڈوبنا اور ابھرنا پڑا ہے۔ وہ یقیناً آپ سے خراج تحسین حاصل کرے گا۔ حسب سابق آپ کی آراء کا منتظر رہوں گا۔ اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

قائد آباد سے اسلم ریاض احمد صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کا ناول "ہالووال" پڑھ کر مجھے پہلی بار یہ احساس ہوا ہے کہ موجودہ دور میں کسی بھی ملک کی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سلامتی کے خلاف کس قدر خوفناک سازشیں کی جاتی ہیں۔ "ہالو وال" اپنے موضوع کے لحاظ سے واقعی جاسوسی ادب میں ایک منفرد اور شاہکار کہانی ثابت ہوئی ہے اور اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس بے پناہ انداز میں جدوجہد کی ہے اسے پڑھ کر بے اختیار ان کے حق میں دل سے دعائیں نکلی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اس محب وطن شخص کو جو اپنے ملک کی سلامتی کے لئے کام کرتا ہے اپنی حفظ و امان میں رکھے"۔

اسلم ریاض احمد صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ واقعی "ہالو وال" جاسوسی ادب میں ایک قطعی منفرد موضوع کا حامل ہے اور میرے قارئین نے اسے جس انداز میں سراہا ہے میں تہہ دل سے ان سب کا مشکور ہوں۔ ان کی پسندیدگی میری محنت کا ثمر ہے اور میرے لئے حوصلہ افزائی کا موجب بنتی ہے۔

بہاولپور ماڈل ٹاؤن سے کاشف الرحمٰن نجمی صاحب لکھتے ہیں۔ "یوں تو آپ کے تمام ناول بے حد پسند ہیں مگر بلیک تھنڈر کا سلسلہ سب سے زیادہ پسند آیا ہے لیکن آپ نے ابھی تک بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی نشاندہی نہیں کی۔ اگر آپ ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہیں کرانا چاہتے تو کم از کم یہ تو بتا دیں کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں۔ امید ہے آپ ضرور اس کی نشاندہی کر دیں گے"۔

کاشف الرحمٰن نجمی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر واقعی عام تنظیموں سے ایک مختلف تنظیم ثابت ہو رہی ہے۔ جہاں تک اس کے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے تو بظاہر تو بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہونا

ناممکن نظر آ رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ جب عمران کو واقعی اس کی تلاش کی ضرورت پڑی تو وہ اسے ڈھونڈ نکالے گا۔ فی الحال چونکہ بلیک تھنڈر بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بس چھیڑ چھاڑ میں لگا ہوا ہے اس کی طرف سے پاکیشیا یا ملتِ اسلامیہ کے خلاف کوئی ایسی سازش سامنے نہیں آئی جسے روکنے کے لئے عمران کو ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا پڑے۔ اس لئے عمران بھی اس طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہو رہا۔ اب دیکھئے یہ موقع کب آتا ہے میں بھی اس موقع کا انتظار کر رہا ہوں اور ظاہر ہے آپ کو بھی کرنا ہی پڑے گا۔

وزیر آباد سے مسعود عتیق صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول اس قدر پسند آتے ہیں کہ کئی کئی بار پڑھنے کے باوجود بھی ہر بار نیا لطف آتا ہے۔ نجانے آپ نے اس قدر اچھا لکھنے کا انداز کہاں سے سیکھا ہے۔ ہماری تو خواہش ہے کہ ہر ہفتے آپ کا نیا ناول پڑھنے کو مل سکے۔ آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ خط کا جواب مجھے اپنے ہاتھوں سے لکھ کر میرے گھر کے ایڈریس پر بھیجیں میں آپ کا ممنون ہوں گا"۔

مسعود عتیق صاحب! ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ لکھنے کا انداز اس لئے آپ کو پسند آتا ہے کہ میں آپ کے لئے ہی لکھتا ہوں لیکن ہر ہفتے نئے ناول پڑھنے والی فرمائش میں پوری نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی آپ نے تو خود لکھا ہے کہ ناول ہر بار پڑھنے سے نیا لطف ملتا ہے تو جب تک نیا ناول شائع نہیں ہوتا آپ پہلے ناول سے ہی بار بار نیا لطف لیتے رہا کریں۔ یہ وعدہ رہا کہ آپ کو کتاب کی قیمت صرف ایک بار ہی ادا کرنا پڑے گی ہر بار نہیں۔ خط کا جواب براہ راست نہیں دے سکتا کیونکہ اس طرح

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پھر مجھے نیا ناول لکھنے کے لئے تو بالکل ہی وقت نہیں ملے گا. اُمید ہے کہ آپ آئندہ اصرار نہ کریں گے۔

لاہور، والٹن روڈ سے ناظم حسین صاحب لکھتے ہیں. آپ کے ناول اُردو جاسوسی ادب کا معیار بن چکے ہیں لیکن میں نے ایک بات محسوس کی ہے کہ اب آپ سیکرٹ سروس کے ممبروں کی بجائے ٹائیگر سے زیادہ کام لیتے ہیں. حالانکہ سیکرٹ سروس کے ممبران ٹائیگر سے کہیں زیادہ ذہین اور تجربہ کار ہیں خاص طور پر جولیا کو تو آپ نے صرف عمران پر رعب جمانے کے لئے رکھا ہوا ہے حالانکہ وہ ڈپٹی چیف ہے. اُمید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے۔"

ناظم حسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ. سیکرٹ سروس کے ممبران اور ٹائیگر کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے. ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے جب کہ سیکرٹ سروس کے ممبران عمران کے ساتھی. اصل مسئلہ یہ ہے کہ عمران سچویشن کے مطابق جس سے مناسب سمجھتا ہے کام لے لیتا ہے۔ جہاں تک جولیا کا عمران پر رعب جمانے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے وہ ڈپٹی چیف ہے اور عمران تو سرے سے سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے۔ اس لئے عمران پر رعب جمانا جولیا کا اولین حق بنتا ہے. یہ دوسری بات ہے کہ عمران ہے ہی ایسا چکنا گھڑا کہ اس پر رعب تو ایک طرف سرے سے کوئی چیز جمتی ہی نہیں. اُمید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کلف لگا سفید کرتا اور سفید پاجامہ پہنے عمران صوفے پر بڑے فرمانبردارانہ انداز میں سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کرتے کے اوپر اس نے سفید شیروانی پہن رکھی تھی۔ اور سر پر قراقلی کی نئی ٹوپی۔ وہ اس وقت اپنی وجاہت سے واقعی کوئی مشرقی شہزادہ لگ رہا تھا۔

"تم ابھی تیار نہیں ہوئے نماز کے لئے" ____ اماں بی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ان کے ہاتھ میں سویوں کی پلیٹ تھی جس کے اوپر خرمے بھی موجود تھے اور بالائی کی ایک موٹی تہہ بھی۔

"میں تو کس وقت سے تیار بیٹھا ہوں اماں بی۔ ڈیڈی ہی ڈریسنگ روم سے برآمد نہیں ہو رہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اماں بی کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر چمچے سے سویاں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کھانے لگا۔ اماں بی ہمیشہ عید کے روز عمران کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے سویاں پکاتی تھیں۔ اور عمران بھی چاہے باقی دن آئے یا نہ آئے عید سے دو روز پہلے لازماً اماں بی کے پاس پہنچ جاتا تھا اور عید کی نماز وہ اپنے ڈیڈی کے ساتھ ہی پڑھتا تھا۔ آج عید الفطر تھی۔ اور عمران اس وقت تیار ہو کر عید گاہ جانے کے لئے سر رحمان کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔

"وہ آئینے کے سامنے کھڑے مونچھوں میں کالے بال تلاش کر رہے ہوں گے۔ انہیں بڑا چاہ ہے جوان بننے کا۔ یہ نہیں سوچتے کہ جوان بیٹا اور بیٹی کے باپ ہیں" ـــــ اماں بی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"اماں بی۔ وہ ثریا کہاں ہے۔ صبح سے نظر ہی نہیں آئی" ـــ عمران نے خرمہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی نے تو میرے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ بس ہر وقت سہیلیوں کے ساتھ پروگرام بنتے رہتے ہیں۔ آج اس کی سہیلیوں نے آنا ہے۔ یہاں ان کے انتظامات کے لئے باورچی کے سر پر چڑھی کھڑی ہے" ـــــ اماں بی نے کہا۔

"آؤ عمران۔ چلیں نماز پڑھنے" ـــــ اسی لمحے سر رحمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ سر رحمان نے سفید شلوار قمیض اور سفید شیروانی پہن رکھی تھی۔ سر پر قراقلی ٹوپی تھی۔ اور ٹوپی کے نیچے ان کا سرخ و سفید بارعب چہرہ واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

"اسے سویاں تو کھانے دو اطمینان سے۔ خود تو ڈریسنگ روم میں گھسے رہے۔ اب باہر نکلے ہو تو ہاہاکار مچا دی" ـــــ اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے بغیر تیار ہوئے عید گاہ چل پڑتا" ـــــ سر رحمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ ڈیڈی کو سویاں نہیں کھلائیں گی۔ آپ اپنے ہاتھوں کی پکی ہوئیں" ـــــ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں تو مدت ہو گئی تمہاری اماں بی کے ہاتھ کی سویاں کھائے ہوئے" ـــــ سر رحمان بھی آج شاید عید کی وجہ سے موڈ میں تھے۔

"ارے۔ تم کھاؤ بھی تو سہی سویاں۔ جب بھی سویاں لا کر دو۔ یہی کہتے ہو کہ یہ کیسی واہیات چیز ہے۔ کھاتے ہوئے آدمی احمق لگتا ہے۔ میں لے آتی ہوں۔ چلو آج بیٹے کے کہنے پر احمق بن جاؤ" اماں بی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ سر رحمان بھی اماں بی کے اس آخری فقرے پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ڈیڈی۔ عیدی نماز کے بعد دیں گے یا پہلے بھی مل سکتی ہے" عمران نے سویوں کی پلیٹ ایک طرف رکھ کر میز پر پڑے ہوئے ٹشو پیپر کے ڈبے سے ٹشو کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عیدی ـــــ تم اب بچے تو نہیں رہے کہ عیدی لو گے" ـــــ سر رحمان نے چونک کر کہا۔

"ثریا آپ کی نظروں میں بچی ہے۔ جو ہر سال آپ اسے عیدی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دیتے ہیں"۔۔۔ عمران نے ٹشو سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو واقعی بچی ہے۔ بہرحال لے لینا عیدی"۔۔۔ سر رحمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کتنی کا کیا مطلب۔ جتنی عیدی دی جاتی ہے سو روپے۔ اور کیا تم نے دو چار لاکھ لینے ہیں"۔۔۔ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دو چار لاکھ۔ صرف۔ کمال ہے۔ اتنی کم عیدی اور آپ دیں گے۔ یہ تو آپ کی توہین ہے ڈیڈی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے"۔۔۔ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اماں بی سویوں کی پلیٹ اٹھائے اندر داخل ہوئیں۔

"کیا بات ہے۔ آج عید کے روز بھی جوان بیٹے کو ڈانٹ رہے ہو"۔۔۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں ہی ایسی کرتا ہے کہ خواہ مخواہ غصہ آجاتا ہے"۔۔۔ سر رحمان نے اماں بی کے ہاتھ سے پلیٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اماں بی یہ ڈیڈی سے عیدی مانگنا کوئی بری بات ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیوں بری بات ہے۔ عید کے روز تو ہر باپ اپنی اولاد کو عیدی دیتا ہے۔ یہ تو خوشی کی بات ہے"۔۔۔ اماں بی

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب انکار کیا ہے عیدی دینے سے"۔۔۔ سر رحمان نے کہا۔

"تم انکار کر کے تو دیکھو۔ غضب خدا کا۔ ایک ہی لڑکا ہے۔ اسے بھی تم عیدی نہیں دے سکتے۔ جن کے چھ چھ بچے ہوتے ہیں وہ بھی اس موقع پر کبھی انکار نہیں کرتے"۔۔۔ اماں بی کا پارہ اور زیادہ چڑھ گیا۔

"بیگم۔ ہر وقت ایسی باتیں مت کیا کرو۔ چلو عمران۔ نماز کا وقت ہو رہا ہے"۔۔۔ سر رحمان نے سویوں کی پلیٹ میز پر رکھتے ہوئے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو بہت دیر ہے۔ سویاں تو کھا لو۔ ایک تو تمہیں نجانے گھر سے بھاگنے کی پڑی رہتی ہے۔ عید والے دن بھی تم سے گھر میں دو منٹ نہیں بیٹھا جاتا"۔۔۔ اماں بی نے کہا۔

"بس میں نے کھا لی ہیں سویاں۔ چلو عمران"۔۔۔ سر رحمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئے۔

اماں بی کا چہرہ غصے سے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔

"اماں بی۔ فکر مت کریں۔ میں ڈیڈی کو نماز کے بعد واپس لے آؤں گا۔ اور پھر انہیں سویاں کھانی ہی پڑیں گی"۔۔۔ عمران نے اماں بی کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کہا۔ اور تیزی سے سر رحمان کے پیچھے لپک گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اماں بی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کا غصہ ٹھنڈا نہ کیا گیا تو ابھی گھر میدان جنگ میں تبدیل ہو جائے گا۔

عید نماز پڑھنے کے بعد جب سب سے گلے ملنے کے بعد وہ دونوں عید گاہ سے باہر آئے تو سر رحمان نے جیب سے بٹوہ نکالا اور پانچ سو روپے نکال کر عمران کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"یہ لو عیدی اور اب تم جاؤ۔ میں سر سلطان کے ہاں جا رہا ہوں عید ملنے" ——— سر رحمان نے کہا۔ اور جلدی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔

"مگر ——— مگر وہ سویاں تو پہلے کھا لیں۔ ورنہ اماں بی تو......" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اپنی اماں بی کو کھلا دینا" ——— سر رحمان نے کہا اور کار میں بیٹھ کر اسے آگے بڑھا کر لے گئے۔ عمران مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پانچ سو روپے کا نوٹ ایک طرف خاموش اور سر جھکائے ایک آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ وہ آدمی شکل سے گداگر نہ لگ رہا تھا اور نہ ہی اس نے دست سوال دراز کر رکھا تھا۔ جب کہ گداگر ٹولیوں کی صورت میں ہر آدمی کا گھیراؤ کر رہے تھے۔ وہ آدمی ایک طرف خاموش سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے سے شرافت اور نجابت کے آثار نمایاں تھے۔ کپڑے پرانے ضرور تھے لیکن بہرحال صاف ستھرے تھے۔

"کک ——— کک ——— کیا مطلب" ——— اس آدمی نے پانچ سو روپے کا نوٹ دیکھتے ہی چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ رکھ لیں محترم" ——— عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"معاف کرنا بیٹے۔ میں گداگر نہیں ہوں۔ تم غلط سمجھے ہو۔ یہ لو اپنا نوٹ رکھ لو۔ میں تو بس ویسے ہی تھک کر بیٹھ گیا تھا" ——— اس باریش آدمی نے کہا اور پانچ سو روپے کا نوٹ واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ لیکن عمران واضح طور پر دیکھ رہا تھا کہ نوٹ دیتے ہوئے اس شریف آدمی کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ اور چہرہ انتہائی شکستہ دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ اچھا۔ سوری" ——— عمران نے ان کے ہاتھ سے نوٹ لیتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی تیزی سے واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران نے روک لیا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"تم جاؤ بیٹے۔ میں پہنچ جاؤں گا مگر......" ——— اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے بیٹا بھی کہہ رہے ہیں اور مجھ سے تکلف بھی کر رہے ہیں۔ کم از کم بتا تو دیں کہ آپ نے کہاں جانا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ——— میرا گھر بابو محلے میں ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا۔ تم جاؤ۔ اپنی عید کی خوشیاں کھوٹی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی ہزاروں خوشیاں مزید عنایت کرے" ——— اس آدمی نے ڈبڈباتی ہوئی آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

" آیئے۔ میں نے بھی ادھر جانا ہے۔ میں آپ کو گھر چھوڑ دوں گا۔ آپ تھک گئے ہیں اور بابو محلہ یہاں سے کافی دور ہے۔ آیئے"۔ عمران نے انہیں بازو سے پکڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیچارے نہیں نہیں کرتے رہے۔ لیکن ظاہر ہے جب عمران ایک فیصلہ کرلے تو وہ کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔ چنانچہ چند لمحے بعد دونوں ٹیکسی میں بیٹھے بابو محلے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" آپ کا نام کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" عبدالسلام صدیقی"۔۔۔۔ انہوں نے جواب دیا۔

" میرا نام علی عمران ہے۔ آپ کے کتنے بچے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عبدالسلام صدیقی نے ایک طویل دکھ بھرا سانس لیا۔ ان کے چہرے پر چھایا ہوا درد کچھ اور گہرا ہو گیا تھا۔

" ایک بیٹا ہے۔ لیکن .... " عبدالسلام نے اتنا کہا اور پھر بے اختیار ہونٹ کاٹنے لگے۔

" کیا ہوا اُسے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اُسے منشیات کی عادت پڑ گئی ہے۔ میں نے اُسے لاکھ سمجھایا ہے۔ اس کی ماں نے بھی اس کی لاکھ منتیں کی ہیں کہ وہ اس موذی نشے سے باز آجائے۔ لیکن بس کیا کہوں۔ نجانے اللہ تعالیٰ کو کب ہم پر رحم آئے گا"۔۔۔۔ عبدالسلام صدیقی نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کیا کرتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" میں بیٹا ریلوے میں اکاؤنٹنٹ تھا۔ کافی عرصہ پہلے پنشن ہو گئی۔ پھر پرائیویٹ نوکری کرتا رہا۔ لیکن اب میرا ذہن صحیح کام نہیں کرتا۔ اس لئے اب کوئی مجھے ملازم نہیں رکھتا اور وہ بھی سچے ہیں حساب کتاب کا معاملہ ہوتا ہے اور میں غلطیاں کر جاتا ہوں۔ ایک بیٹا ہے۔ قاسم صدیقی۔ اُسے بی۔ اے کرایا تھا۔ نوکری اُسے نہیں ملی تو اس نے نشہ شروع کر دیا۔ اور بس اب کیا کہوں تم خواہ مخواہ ہمدردی کے چکر میں بور ہو رہے ہو گے"۔۔۔۔ عبدالسلام صدیقی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ فکر نہ کریں۔ میں قاسم کا علاج کراؤں گا۔ میرے دوست کا ذاتی ہسپتال ہے۔ منشیات کا علاج کرتے ہیں۔ قاسم بالکل ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور عبدالسلام صدیقی خاموش رہے۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

" بابو محلہ آگیا ہے جناب"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مڑ کر کہا۔

" بس یہیں روک دو بیٹے۔ آگے تنگ گلیاں ہیں کار وہاں نہ جا سکے گی۔ میں چلا جاؤں گا اور بیٹے میں تمہیں کیا دعا دوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس نیکی کی جزا دے گا۔ کاش میں بھی تمہارے باپ کی طرح خوش قسمت ہوتا۔ تم جیسا نیک بیٹا واقعی اس دنیا کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہے"۔۔۔۔ عبدالسلام صدیقی نے کہا۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اترنے لگے۔ لیکن دروازہ ان سے کھل نہ سکا۔ تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا۔ اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران کے بعد خود بھی نیچے اتر آیا۔ اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کو دیا اور اُسے باقی رکھ لینے کا کہہ کر وہ عبدالسلام صدیقی کے پیچھے چل پڑا جو سر جھکائے خاموشی آگے بڑھے جا رہے تھے۔

"ارے آپ تو اس عمر میں بھی جوانوں کی طرح چلتے ہیں ماشاء اللہ" عمران نے کہا اور عبدالسلام صدیقی تیزی سے مڑے۔

"اوہ۔ تم گئے نہیں۔ میں سمجھا تھا......" ـــــ انہوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کچھ کہنے کے لئے رک گئے۔

"میں اتنی آسانی سے ٹلنے والا نہیں ہوں جناب۔ اب یہاں تک آ گیا ہوں تو آپ سے چائے کی ایک پیالی پئے بغیر نہیں جاؤں گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عبدالسلام صدیقی کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ گھر کا حال بھی دیکھ لو۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں" ـــــ عبدالسلام صدیقی نے رو دینے والے انداز میں کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ وہ عبدالسلام صدیقی کے جذبات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ لیکن انہوں نے جس انداز سے اُسے پانچ سو روپے واپس کر دیئے تھے اس سے عمران کے دل پر ان کی شرافت۔ نجابت اور خودداری کا اس قدر گہرا عکس پڑا تھا کہ وہ اب اس خاندان کی کچھ نہ کچھ تکالیف کو دور کر کے ہی واپس جانا چاہتا تھا۔ گو یہ بات تو اُسے بھی معلوم تھی کہ پاکیشیا میں لاکھوں خاندان اور کروڑوں افراد

ایسے ہوں گے جو دن رات کسی مخیر کی راہ تک رہے ہوں گے۔ اور ایک یا دو آدمی سب کی امداد بھی نہیں کر سکتے۔ یہ حکومتوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہر شہری کے مسائل کو حل کرے۔ انہیں بنیادی ضروریات مہیا کرے۔ علاج معالجے کے مفت انتظامات کرے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا۔ کہ پاکیشیا کا نظام ہی ایسا ہے کہ یہاں کاغذی کارروائیوں پر ہی سارا زور صرف کر دیا جاتا ہے اور عملی طور پر عوام کے حصے میں صرف خوش آئند اعلانات ہی آتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے نظام بدلنے پر وہ قادر نہ تھا۔ وہ تو بس دن رات ملک کی سلامتی کے لئے کوشاں رہتا تھا۔ لیکن اکا دکا افراد جن سے اس کا ٹکراؤ ہو جاتا تھا اس کی جتنی حد تک اس سے ممکن ہو سکے وہ امداد بھی کر دیتا تھا۔ لیکن اب اس نے دل ہی دل میں اس بات کا پختہ عزم کر لیا تھا کہ ایک ایسا قومی ادارہ بنایا جائے جو ملک کے ایسے افراد کو خود تلاش کرے۔ ان کی انکوائری کرے۔ جو لوگ اپنی شرافت نجابت کی وجہ سے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا تو ایک طرف منہ سے ہوا تک نہیں نکال سکتے۔ اور ان کے معروضی حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے گھر ایک وقت کی روٹی پکنے کا تصور تک ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی ایسی امداد جس سے وہ لوگ دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ اس ادارے کی اولین ترجیحات میں شامل ہو گا۔ عمران یہی سوچتا ہوا عبدالسلام صدیقی کے ساتھ محلے کی تنگ اور غلیظ گلیوں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہی گزرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ محلے کے افراد اُسے یوں دیکھ رہے تھے جیسے کسی دوسرے سیارے کی مخلوق بھٹکتی ہوئی ان کے محلے میں آ گئی ہو۔ ظاہر ہے کڑک پاجامہ۔ نئی سلیم شاہی جوتی۔ سفید شیروانی اور سر پر قراقلی ٹوپی کے ساتھ روشن اور صحت مند چہرے والا عمران اس محلے کے باسیوں کے لئے واقعی خلائی مخلوق کا ہی درجہ رکھتا تھا۔ یہ وہ گلیاں تھیں جن میں شاید میونسپل کمیٹی کا جمعدار بھی داخل ہونا اپنی توہین سمجھتا ہوگا۔ یہاں بچے عید کے روز بھی سر اور پیر سے ننگے پھر رہے تھے۔ چند لمحوں بعد عبدالسلام صدیقی ایک قدرے پختہ لیکن کافی عرصہ پہلے بنے ہوئے مکان کے دروازے پر جا کر رک گیا۔ باہر ایک نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ جس پر عبدالسلام صدیقی اکاؤنٹنٹ کا نام لکھا ہوا تھا۔ لیکن اس پلیٹ کے آدھے سے زیادہ حروف استبداد زمانہ سے اڑ چکے تھے۔ دروازے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔

"آ جاؤ اندر۔ ایک بوڑھی عورت ہی ہے۔ وہ بھی بیمار پڑی ہے۔ آ جاؤ" ——— عبدالسلام صدیقی نے ہونٹ چباتے اور پردہ ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔ چھوٹا سا مکان تھا۔ لیکن خاصا صاف ستھرا تھا۔ مکان میں موجود تمام چیزیں گو خاصی پرانی تھیں۔ لیکن پھر بھی وہ صاف تھیں۔

"ارے۔ یہ کون صاحب ہیں" ——— برآمدے کے ایک

کونے میں چارپائی پر لیٹی ہوئی ایک بوڑھی عورت نے چونک کر کہا۔ اور جلدی سے دوپٹہ منہ کے آگے کر کے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"میں آپ کا بیٹا ہوں اماں جی۔ میرا نام علی عمران ہے" ——— عمران نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ب ——— ب ——— بیٹا" ——— بوڑھی عورت کا ہاتھ منہ سے ہٹ گیا۔ اور ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ ان کا رنگ ہلدی کی طرح زرد پڑا ہوا تھا۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ گال پچکے ہوئے تھے۔ اور وہ اس طرح سانس لے رہی تھیں کہ عمران سمجھ گیا کہ وہ ٹی۔ بی کی مریضہ ہیں۔

"ہاں اماں جی۔ میں قاسم کی طرح آپ کا بیٹا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جلدی سے ایک طرف پڑا ہوا سٹول گھسیٹ کر وہ چارپائی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ عبدالسلام صدیقی نجانے کہاں چلے گئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ نمودار ہوئے تو انہوں نے ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔

"ارے ارے تم سٹول پر بیٹھ گئے۔ ادھر بیٹھو کرسی پر۔ کپڑے خراب ہو جائیں گے" ——— عبدالسلام صدیقی نے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں سلام صاحب۔ میں تو یہاں اماں جی کے ساتھ سٹول پر ہی ٹھیک بیٹھا ہوں۔ اور ہاں آپ کا بیٹا قاسم کہاں ہے" ——— عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ صبح سے گیا ہے پھر تو واپس نہیں آیا مگر......" بوڑھی عورت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بار بار اپنے شوہر کی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھیں لیکن عبدالسلام صاحب بس سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ کو کتنی پینشن ملتی ہے سلام صاحب"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے پینشن چار سو اٹھاسی روپے ستاسی پیسے ماہوار۔ کیوں" سلام صاحب نے چونک کر پوچھا۔

"آپ پرائیویٹ نوکری کرتے رہتے ہیں۔ آپ آخری بار ملازمت سے کب فارغ کئے گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دو سال ہو گئے ہیں۔ مگر تم سب یہ کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔ سلام صاحب کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"کتنی تنخواہ ملتی تھی آپ کو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بارہ سو روپے ماہوار"۔۔۔ سلام صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح جواب دے رہے تھے جیسے نوکری کے لئے انٹرویو دے رہے ہوں۔

پھر اس سے پہلے کہ مزید بات چیت ہوتی پردہ ہٹا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا لباس میلا تھا۔ اس کے بال الجھے ہوئے انتہائی پریشان سے تھے۔ چہرے کا رنگ زرد تھا۔ اور وہ نوجوان ہونے کے باوجود ستر اسی سال کا بوڑھا لگ رہا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کو دیکھ کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کے پچکے ہوئے چہرے پر

شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ قاسم ہے۔ ہمارا اکلوتا بیٹا"۔۔۔ سلام صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور عمران سٹول سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ قاسم۔ میں تمہارا بھائی ہوں علی عمران"۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بڑی گرمجوشی سے قاسم سے مصافحہ کیا۔

"بب۔۔۔ بب۔۔۔ بھائی۔ لیکن۔۔۔۔۔۔" قاسم نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہر مسلمان دوسرے کا بھائی ہوتا ہے۔ آؤ ادھر میرے پاس بیٹھو۔ اور مجھے بتاؤ کہ تم نے بی۔ اے کن مضامین میں کیا ہے"
عمران نے اس کا شانہ تھپکتے ہوئے کہا۔ اور اسے ساتھ لے کر وہ واپس سٹول پر آ کر بیٹھ گیا۔ جب کہ قاسم اسی طرح حیرت زدہ انداز میں اپنی ماں کی چارپائی کے کنارے پر بیٹھ گیا۔

"میں نے سٹیٹکس میں بی۔ اے آنرز کیا ہے۔ لیکن یہ آنرز میرے کسی کام نہیں آیا۔ یہ ڈگری ایک ایسا کاغذ کا پرزہ ہے جس کے حصول کے لئے میں نے دن رات محنت کی۔ اپنے اوپر زندگی کا ہر آرام اور راحت حرام کر دی۔ میری ماں اور باپ دونوں نے دن رات ایک کر کے میرے اخراجات پورے کئے۔ لیکن جب یہ ڈگری مجھے حاصل ہو گئی تب مجھے پتہ چلا کہ یہ تو محض ایک ردی کاغذ کا ٹکڑا ہے۔ اس کے ذریعے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوئی نوکری اس سے نہیں مل سکتی۔ کسی انٹرویو میں کامیابی نہیں ہو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سکتی" ۔۔۔ قاسم کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"قاسم بھائی۔ ڈگری کی واقعی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اصل اہمیت اس علم کی ہوتی ہے جو انسان کے ذہن اور قلب کے اندر روشنی بکھیر دیتا ہے۔ یہ ڈگری تو صرف ایک پیمانہ ہوتا ہے۔ تاکہ دوسروں کو بتایا جا سکے کہ اس آدمی کے اندر کتنا علم ہے۔ کتنی روشنی ہے۔ جس طرح گرمی سردی ناپنے کا پیمانہ ہوتا ہے اور اس پیمانے کی مدد سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آج کتنی گرمی پڑی یا کتنی سردی ہے۔ یہ پیمانہ بذات خود نہ گرمی پیدا کر سکتا ہے اور نہ سردی۔ اور علم کی روشنی انسان کے اندر حوصلہ، جذبہ اور تعمیری صلاحیتیں پیدا کر دیتا ہے۔ یہ علم ہی ہے جو انسان کو نامساعد اور ناموافق حالات کے خلاف نبرد آزما ہونے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ نوکری صرف پیٹ پالنے کا ذریعہ نہیں ہوتی۔ اس سے ملک و قوم کی خدمت بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن جو شخص حوصلہ ہار جائے سمجھو کہ اس نے سب کچھ ہار دیا۔ تم اگر غور کرو تو دنیا میں جس قدر عظیم لوگ گزرے ہیں۔ انہیں کبھی موافق حالات نہیں ملے۔ انہوں نے ہمیشہ سخت جدوجہد سے حالات کو اپنے موافق کیا ہے۔ انہوں نے زندگی کو جدوجہد اور حوصلے سے گزارا ہے۔ اور آج زندگی انہیں خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہے۔ اگر تمہیں نوکری نہیں مل رہی تھی، تو کیا ہوا۔ ہزاروں، لاکھوں افراد کو نوکریاں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے کہ نوکریاں محدود ہوتی ہیں جب کہ علم وسیع ہوتا ہے۔ تم جدوجہد جاری رکھتے۔ پیٹ پالنے کے لئے مزدوری کر لیتے۔ سائیکلوں کو پنکچر لگا لیتے۔ کسی دکان پر سیلزمین ہو جاتے۔ لیکن جدوجہد نہ چھوڑتے تم دیکھتے کہ تمہیں خود بخود ترقی کرنے کے راستے ملنے لگ جاتے۔ تم آگے بڑھتے چلے جاتے۔ کسی نہ کسی میدان میں کسی نہ کسی راستے پر تمہاری رہنمائی بھرپور انداز میں کی جاتی۔ پر خلوص جذبہ بذات خود ایک بہت بڑی طاقت ہوتا ہے۔ اور جدوجہد اس جذبے کی خوراک ہوتی ہے۔ جو اس طاقت میں مزید اضافہ کرتی چلی جاتی ہے لیکن تم نے جدوجہد چھوڑ دی۔ حوصلہ ہار دیا۔ نتیجہ کیا ہوا۔ آج تمہارے ماں باپ اس حال میں ہیں۔ اور تم ان سے بھی بدتر حالات کا شکار ہو چکے ہو۔ زندگی بے حد بے رحم اور سفاک چیز ہوتی ہے۔ جو اسے تسخیر نہ کر سکے۔ یہ اُسے توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ فنا کر دیتی ہے انتہائی بے رحمی سے۔ انتہائی سفاکی سے۔ اور جو اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہیں۔ وہ اسے تسخیر کر لیتے ہیں۔ اور پھر زندگی ان کے لئے پھولوں کا بستر بن جاتی ہے" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں اس قدر توانائی تھی جذبہ تھا کہ قاسم کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ میرے پاس مزدوری کی طاقت نہیں ہے۔ میرے پاس اتنا سرمایہ بھی نہیں ہے۔ کہ میں کوئی معمولی سے معمولی کاروبار بھی کر سکوں۔ باتیں کرنا تو بے حد آسان ہے لیکن ...." قاسم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"قاسم صاحب۔ مایوسی انسان کو اس طرح بے دست و پا کر کے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

رکھ دیتی ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو کاغذ کے تھیلے بناتے ہیں۔ اور شام کو مزدوری لے آتے ہیں پھر اس مزدوری میں سے کچھ بچا کر خود کاغذ خریدتے ہیں۔ اور محدود پیمانے پر تھیلے بنا کر دکانداروں کے پاس فروخت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جدوجہد اسی کا نام ہے مسلسل محنت۔ مسلسل کام۔ مسلسل جدوجہد ہی زندگی ہے۔ میں ایسے بے شمار افراد کو جانتا ہوں جو کرایہ پر سائیکل لے کر اپنے محلے کے بچوں کو سکول چھوڑنے اور لے آنے کا کام کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں معقول رقم ماہانہ مل جاتی ہے اور وہ اپنا سائیکل خرید لیتے ہیں۔ اور پھر شام کو وہ کسی بھی دکاندار سے کمیشن پر کپڑا اٹھا کر بستیوں میں جا کر فروخت کرتے ہیں۔ زندگی انہیں خود بخود راستے دیتی چلی جاتی ہے۔ محنت میں کوئی عار نہیں ہوتی۔ عار فارغ رہنے اور حوصلہ ہار نے میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی۔ یہ باتیں تو آج تک کسی نے بھی مجھے نہیں بتائیں۔ سب یہی کہتے تھے کہ تم نے گریجویشن کی ہوئی ہے۔ تمہیں تو اعلیٰ نوکری ملے گی ہزاروں روپے ماہانہ کی۔ ٹھیک ہے۔ آپ نے آج میری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ حالانکہ محلے کے ایک دکاندار نے مجھے کہا بھی تھا کہ جب تک تمہیں نوکری نہیں ملتی۔ تم میرے پاس سیلز مین کے طور پر کام کرو۔ لیکن میں نے انکار کر دیا تھا۔ وہ انڈوں کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ تمہیں ویگن چلانی آتی ہے۔ ویگن میں تمہیں دوں گا۔ انڈے بھی دوں گا تم مارکیٹ

میں جا کر انہیں سپلائی کرو۔ معقول کمیشن بھی دوں گا۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ میں تو بنک آفیسر بنوں گا۔ کسی بڑے مالیاتی ادارے میں آفیسر لگوں گا۔ ٹھیک ہے۔ میں آج ہی اس سے بات کرتا ہوں۔ ویگن چھوڑ۔ چاہے مجھے سائیکل پر جا کر انڈے بیچنے پڑے میں اب کام کروں گا"۔۔۔۔ قاسم نے ایک نئے جذبے کے ساتھ کہا۔ اس کی بے نور آنکھیں چمک اٹھیں تھیں اور زرد چہرے پر ہلکی سی سرخی آگئی تھی۔

"تمہیں ویگن چلانی آتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں جی۔ ایسے میں میرے ایک دوست کے پاس کار تھی۔ میں نے اس کے ساتھ کار چلانی سیکھی تھی۔ تاکہ بڑا افسر بننے کے بعد مجھے جب کار ملے گی تو مجھے کار چلانا آتی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ بڑا افسر کار چلانا سیکھتا پھرے۔ لیکن میرے پاس لائسنس نہیں ہے"۔۔۔۔ قاسم نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ جب تمہیں کار چلانی آتی ہے تو تم لائسنس والے ٹیسٹ میں بھی پاس ہو جاؤ گے۔ اگر ایک بار نہیں تو دوسری بار سہی۔ دوسری بار نہیں تو تیسری بار سہی۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میرا ایک دوست ہے۔ جس کی بہت سی ٹیکسیاں چلتی ہیں۔ میں اسے کہوں گا وہ تمہیں بھی ایک ٹیکسی دے دے گا اور پھر لائسنس بھی بنوا دے گا۔ لیکن ایک شرط ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شرط۔۔۔۔ کیسی شرط"۔۔۔۔ قاسم نے بُری طرح چونکتے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہوئے کہا۔

"دیکھو ٹیکسی میں چار آدمی بیٹھتے ہیں ناں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر۔۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ عمران کی بات واقعی اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"وہ چار معصوم اور بے گناہ لوگ صرف اس لئے تمہاری ٹیکسی میں بیٹھیں گے کہ انہیں اعتماد ہوگا کہ ان کی زندگیاں محفوظ رہیں گی۔ تم ایک ذمہ دار ڈرائیور ہوگے۔ لیکن اگر تم نے نشہ کر رکھا ہو تو پھر یہ چاروں مر بھی سکتے ہیں۔ ان کا بتاؤ کیا قصور ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ آپ کو اباجی نے بتا دیا ہوگا کہ میں نشہ کرتا ہوں۔ منشیات استعمال کرتا ہوں۔ ہاں واقعی میں ایسا کرتا ہوں چاہے مجھے چوری ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ لیکن آج میں آپ کے سامنے خدا کو حاضر ناظر جان کر وعدہ کرتا ہوں کہ اس لمحے کے بعد چاہے میں مر ہی کیوں نہ جاؤں نشہ نہ کروں گا۔ بالکل نہ کروں گا" ۔۔۔ قاسم نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم نے خود ہی کہا تھا کہ باتیں کرنا آسان ہوتا ہے لیکن عمل مشکل۔ اسی طرح دعویٰ کرنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اس دعویٰ کو سچا کر کے دکھاؤں گا" ۔۔۔ قاسم نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے جیب سے پانچ سو روپے کا نوٹ نکالا اور قاسم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"جاؤ۔ آج عید ہے۔ اس لئے جا کر مٹھائی، پھل اور دوسرا سامان لے آؤ۔ جاؤ۔ میں تمہارا بھائی ہوں بڑا بھائی۔ اور بڑے بھائی کو انکار نہیں کرتے۔ جاؤ جلدی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور قاسم نے اپنی ماں اور باپ کی طرف دیکھا ۔۔۔ جن کی آنکھوں سے مسرت کے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور چہرے اس لئے مسرت سے گلنار بنے ہوئے تھے۔ کہ ان کے بیٹے نے وعدہ کیا تھا کہ وہ نشہ چھوڑ دے گا۔ یہ ان کے لئے زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری تھی۔

"ہاں بیٹا جاؤ۔ لے آؤ۔ یہ جو تمہیں بھائی کہہ رہا ہے۔ یہ یقیناً فرشتہ ہے جو بھٹک کر ہمارے گھر میں آ گیا ہے" ۔۔۔ سلام صاحب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ نے مجھے انسانوں کی صف سے بھی نکال دیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"معاف کرنا بیٹے۔ انسانوں کے بارے میں ہمارے تجربات بے حد تلخ ہیں" ۔۔۔ سلام صاحب نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔ قاسم اس دوران اٹھ کر باہر چلا گیا تھا۔

"اچھا اب میری بات غور سے سن لیں۔ قاسم تو انشاء اللہ اب نشہ نہیں کرے گا اور واقعی کل اس کا ٹیسٹ لے کر اسے ٹیکسی مل جائے گی۔ اگر ٹیسٹ میں کامیاب نہ ہوا تو اسے باقاعدہ ٹریننگ دی جائے گی۔ بہرحال اس کی آپ فکر چھوڑ دیں یہ میری ذمہ داری ہے۔ آپ کی نہیں۔ اب آیئے دوسری طرف یہاں پاکیشیا میں ایک ادارہ ہے۔ جس کا نام بھی خفیہ رکھا گیا ہے اور ادارے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کے کارکن بھی خفیہ رہتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے افراد کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو کسی بھی وجہ سے زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہوں اور ان کے حالات سنبھل نہ رہے ہوں۔ وہ ادارہ ان کارکنوں کی رپورٹ پہ ایسے افراد کو بلا سود اور انتہائی طویل مدت کے لئے قرضے دیتا ہے جس کے لئے کوئی درخواست نہیں دینی پڑتی۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی۔ اس قرضے سے اس آدمی کو کوئی مناسب کاروبار کرایا جاتا ہے۔ جب اس کا کاروبار سیٹ ہو جاتا ہے تو پھر انتہائی معمولی اقساط میں وہ قرضہ اس سے اس طرح واپس لیا جاتا ہے۔ کہ اُسے کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ یہ رقم فلاں بیوہ یا یتیم کو دے دیا کرے اور بس۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کسی کو بتائیں گے نہیں میں بھی اس ادارے کا ایک کارکن ہوں۔ چنانچہ آپ کو دس لاکھ روپیہ قرضہ ملے گا۔ جس سے آپ کسی محلے میں یا کسی بھی جگہ کوئی دکان یا کوئی کاروبار جو آپ مناسب سمجھیں کر سکتے ہیں۔ اگر اس سلسلے میں آپ کو کسی قسم کی ضرورت پڑے اور دکان تلاش کرنے میں یا کاروبار سیٹ کرنے کے لئے تو ادارہ اس سلسلے میں بھی آپ کی بھرپور مدد کرے گا۔ جب آپ کا کاروبار سیٹ ہو جائے گا۔ تو آپ کو بتا دیا جائے گا کہ آپ نے ماہانہ کتنی رقم کہاں دینی ہے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" دس لاکھ روپے۔ نہیں۔ اتنی بڑی رقم تو ہم زندگی بھر نہیں اتار سکتے۔ نہیں عمران بیٹے۔ یہ بوجھ مجھ سے نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور پھر اب میری عمر بھی نہیں ہے کہ میں کوئی کاروبار کر سکوں۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قاسم کمانے لگ جائے بس ہماری تمام تکالیف اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گی" ــــ سلام صاحب نے کہا وہ واقعی انتہائی نیک دل انسان تھے۔ ورنہ آج کل کے دور میں اتنی بڑی رقم لینے سے جب کہ وہ مفت ہاتھ آ رہی ہو کون انکار کر سکتا ہے۔

" اس صورت میں آپ کو پھر ایک اور کام کرنا ہو گا۔ آپ کو ادارے کا رکن بننا ہو گا۔ جس کے ذریعے مختلف رقومات مختلف لوگوں تک اس طرح پہنچانی ہوں گی کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے" ــــ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ یہ کام میں آسانی سے کر سکتا ہوں۔ یہ تو نیکی کا کام ہے"۔ سلام صاحب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا آپ کو باقاعدہ معاوضہ ملے گا۔ پانچ ہزار روپیہ ماہوار جس میں ہر سال قواعد کے مطابق اضافہ ہو جائے گا۔ اور آپ کو دو سال کی تنخواہ ایڈوانس دی جائے گی تاکہ آپ خود اپنا اور اپنی بیوی کا علاج کرا سکیں۔ یہ ایڈوانس آپ کی تنخواہ سے پانچ سو روپے ماہوار کے حساب سے کاٹا جائے گا۔ اس سے ادارے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ پورے سکون اور دلجمعی سے ادارے کے فرائض ادا کر سکیں۔ لیکن شرط وہی کہ آپ نے کسی سے اس کا ذکر نہیں کرنا" ــــ عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ۔ واقعی جب اللہ تعالٰی کا کرم ہوتا ہے تو اسی طرح ہوتا ہے۔ وہ واقعی اپنے بندوں پر انتہائی رحیم اور کریم ہے"۔ سلام صاحب نے منہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا اور عمران نے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

شیروانی کے بٹن کھولے اور اندر کی جیب سے بڑے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے قاسم صاحب کی طرف بڑھا دی۔ "یہ ہے ایڈوانس۔ ایک لاکھ روپیہ۔ آپ اس کی رسید بنا دیں۔ باقی بیس ہزار روپیہ آپ کو ادارے کے صدر دفتر سے یہ رسید دکھا کر مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور سلام صاحب اور ان کی بیوی جو اب تک خاموش بیٹھے ہوئے تھے حیرت اور مسرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اتنی بڑی رقم کو دیکھنے لگے۔ سلام صاحب نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے رقم اٹھائی اور اٹھ کر اندر کمرے میں چلے گئے۔

"تم کسی نیک ماں کے بیٹے ہو۔ انتہائی نیک ماں کے۔ ایسی ماں کہ جو دنیا کی یقیناً خوش قسمت ترین عورت ہے"۔۔۔ قاسم کی ماں نے آنکھوں سے امڈنے والے آنسو پونچھتے ہوئے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"میں آپ کا بھی بیٹا ہوں اماں جی اور مجھے فخر ہے کہ آپ نیک اور سلیقہ شعار ماں ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور قاسم کی ماں نے انتہائی مشفقانہ اور خلوص بھرے انداز میں عمران کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یا اللہ۔ میرے اس بیٹے کو گرم ہوا بھی نہ لگنے دینا۔ اس کے سر پر ہمیشہ اپنے کرم کا سایہ رکھنا"۔۔۔ قاسم کی ماں نے گلوگیر لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

اسی لمحے سلام صاحب اندر سے آئے اور انہوں نے ایک کاغذ پر لکھی ہوئی رسید عمران کی طرف بڑھا دی۔

"اسے آپ اپنے پاس رکھیں۔ یہ آپ نے ادارے میں جمع کرانی ہے۔ مجھ سے پتہ سمجھ لیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے انہیں رانا ہاؤس کا پتہ سمجھا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے دیکھی ہوئی ہے وہ عمارت۔ وہ تو کسی نواب کی حویلی ہے۔ بہت بڑا اور عظیم الشان پھاٹک ہے"۔۔۔ سلام صاحب نے کہا۔

"ہاں۔ وہ رانا تہور علی صندوقی کی ملکیت ہے۔ بہرحال وہاں ایک حبشی ہے۔ جوزف۔ آپ نے جا کر اسے یہ رسید دکھانی ہے۔ تو وہ آپ کو بیس ہزار روپے دے دے گا اور اس کی رسید بھی لکھوا کر اس رسید کے ساتھ رکھ لے گا۔ آپ کو ایک مخصوص نمبر بھی مل جائے گا۔ پھر آپ نے ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو وہاں جانا ہے۔ وہی جوزف آپ کو رقم بھی دے گا۔ اور جہاں جہاں بھی اسے پہنچانا ہو گا وہاں کے پتے بھی دے دے گا۔ آپ نے رسیدیں لے کر واپس جوزف تک پہنچا دینی ہوں گی۔ بس یہی آپ کی ڈیوٹی ہے اور پہلی تاریخ کو آپ کو تنخواہ کا لفافہ بھی ساتھ مل جایا کرے گا"۔۔۔ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور سلام صاحب نے سر ہلا دیا۔ اسی لمحے قاسم مختلف چیزوں سے لدا پھندا اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ اور پھر اس گھر میں نجانے کتنے عرصے بعد عید کی خوشیاں لوٹ آئی تھیں۔ عمران انہیں خوش دیکھ کر خود بھی انتہائی مسرت محسوس کر رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے آج اس نے صحیح معنوں میں عید منائی ہو۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

شاگل اپنے دفتر میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ ساتھ رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ شاگل سپیکنگ" ــــ شاگل کے لہجے میں رعب اور دبدبہ اپنے پورے جلال کے ساتھ نمایاں تھا۔

"پی۔ اے۔ ٹو پرائم منسٹر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل کا تنا ہوا چہرہ یک لخت اس طرح ڈھیلا پڑ گیا جیسے غبارے سے ہوا نکل جائے۔

"یس ــ یس ــ کیا بات ہے" ــــ شاگل نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد وزیراعظم صاحب کی آواز رسیور پر

سنائی دی۔

"ہیلو ــ کون بول رہا ہے" ــــ وزیراعظم کے لہجے میں نرمی تھی۔

"میں شاگل بول رہا ہوں جناب۔ چیف آف سیکرٹ سروس جناب" ــــ شاگل کا لہجہ بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

"مسٹر شاگل۔ ایک اہم معاملے پر میں نے ایک ہنگامی میٹنگ کال کی ہے۔ آپ ایک گھنٹے میں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے میٹنگ ہال میں پہنچ جائیں۔ یہ کال میں خود اس لئے کر رہا ہوں کہ یہ میٹنگ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ ورنہ تو اس کی اطلاع پی۔ اے آپ کو دے دیتا۔ آپ سمجھ گئے ہیں ناں" ــــ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں پہنچ جاؤں گا" ــــ شاگل نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ اور شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ــ پرائم منسٹر ابھی ایک ماہ قبل ہی نئے منتخب ہو کر آئے تھے۔ اور سرکاری طور پر یہ ان کی طرف سے پہلی کال تھی۔ شاگل نے البتہ یہ سن رکھا تھا۔ کہ پرائم منسٹر انتہائی تجربہ کار اور جہاندیدہ شخص ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ڈسپلن کے انتہائی پابند بھی ہیں۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ پہلی میٹنگ میں ہی وہ پرائم منسٹر کو اپنے حق میں قائل کر لے چنانچہ وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر نیا سوٹ تھا۔ اور اس نے باقاعدہ مردانہ میک اپ کے تجزبھی چہرے پر لگائے تھے اور پرفیوم کی تو شاید پوری بوتل ہی اس نے سوٹ پر

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

انڈیل دی تھی۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے اپنا مخصوص بیج اٹھا کر سینے پر لگایا اور پھر تیار ہو کر وہ دفتر سے نکلا اور چند لمحوں بعد وہ اپنی سرکاری کار میں بیٹھا پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ باوردی ڈرائیور کار چلا رہا تھا اور شاگل عقبی سیٹ پر بیٹھا اس طرح باہر چلتے ہوئے افراد کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ سب اس کی رعایا ہوں۔ لیکن جب وہ میٹنگ ہال میں داخل ہوا تو بُری طرح چونک پڑا۔ وہاں تین چار آدمی پہلے سے موجود تھے جن میں سے ایک ریکھا بھی تھی۔ وہی ریکھا جو پہلے سیکرٹ سروس میں شامل تھی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ایک کیس[1] میں شاگل اور ریکھا کی ناکامی کے بعد اس وقت کے پرائم منسٹر نے جو ریکھا کے بے حد حامی تھے۔ ریکھا اور اس کے والد انٹیلی جنس کے چیف راجیش وکرم کے کہنے پر کافرستان کی ایک نئی اور خفیہ ایجنسی قائم کی جس کا نام پاور ایجنسی رکھا گیا تھا۔ یہ ایجنسی براہِ راست صدر مملکت کے تحت کام کرتی تھی۔ اور خصوصی دفاعی معاملات کو ڈیل کرتی تھی۔ اس کی چیف ریکھا کو بنایا گیا تھا۔ اس لئے ریکھا اب باقاعدہ مادام ریکھا کہلاتی تھی۔ اور شاگل نے کئی بار سنا تھا کہ پاور ایجنسی نے بعض ایسے کارنامے سر انجام دیئے ہیں کہ ملٹری انٹیلی جنس بھی سر انجام نہیں دے سکتی تھی۔ شاگل کے لئے یہ امر باعث اطمینان تھا کہ پاور ایجنسی کا دائرہ کار صرف دفاع کی حد تک رکھا گیا تھا۔ اس لئے وہ سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں مداخلت نہ کر سکتی تھی۔ مادام ریکھا کے علاوہ وہاں ریکھا کا والد اور انٹیلی جنس

---

[1] اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول پڑھیے "سپیشل پلان"

چیف راجیش وکرم اور ملٹری انٹیلی جنس کا چیف موجود تھے۔ وہ سب ایک بیضوی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر کرسی کی پشت پر اس پر بیٹھنے والے کا عہدہ اور نام کی چٹ درج تھے۔ اور شاگل کے چہرے پر اس وقت واقعی مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ جب اس کی کرسی سب سے پہلے اور وزیر اعظم کی کرسی کے ساتھ تھی۔ جب کہ دوسری طرف مادام ریکھا پہلی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ اس کا والد انٹیلی جنس کا چیف تھا۔ جب کہ شاگل کی کرسی کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف بیٹھا ہوا تھا۔ وزیر اعظم کی کرسی خالی تھی۔ شاگل نے کرسی کھسکائی اور پھر بڑی شان سے اس پر بیٹھ گیا۔ سامنے بیٹھی ہوئی ریکھا اس کے اس انداز پر مسکرا دی۔ لیکن وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور نو منتخب وزیر اعظم جو کہ ادھیڑ عمر تھے اندر داخل ہوئے اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی شاگل سمیت سب احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں" ــــــ وزیر اعظم نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وزیر اعظم کے پیچھے ان کا سیکرٹری تھا جس کے ہاتھوں میں خاکی رنگ کی فائلیں تھیں۔ اس نے بڑے ادب سے فائلیں وزیر اعظم کے سامنے رکھیں اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہوا تو اس پر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"یہ میری اور آپ کی پہلی سرکاری میٹنگ ہے۔ میں نے آپ سب حضرات کی پرسنل فائلوں کو اچھی طرح پڑھ لیا ہے۔ لیکن

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

آپ اپنا تعارف خود اپنے منہ سے بھی کرا دیجئے" ـــــ وزیر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاگل چیف آف سیکرٹ سروس ــــ" کسی دوسرے کے بولنے سے پہلے شاگل بول پڑا۔ اور وزیر اعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر باری باری دیکھا اس کے والد اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے اپنا تعارف کرایا۔

"آپ سب حضرات کافرستان کی انتہائی اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ اور اپنے اپنے شعبوں کے چیف بھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو مسئلہ اس وقت کافرستان کو درپیش ہے اس پر آپ سب انتہائی ذمہ دارانہ انداز میں رائے دیں گے۔ تاکہ اس بارے میں کوئی مناسب فیصلہ کیا جا سکے۔ البتہ یہ بتا دیتا ہوں کہ یہ مسئلہ کافرستان کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے" ـــــ وزیر اعظم نے کہا اور پھر انہوں نے ایک نظر سب کے چہروں کو دیکھا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائلوں میں سے ایک فائل کھول لی۔ چند لمحوں تک اس میں لگے ہوئے کاغذ پلٹتے رہے۔ پھر فائل بند کر دی۔ ماحول پر عجیب سا سسپنس چھایا ہوا تھا۔ اور وزیر اعظم مسلسل اسی سسپنس کو بڑھائے جا رہے تھے۔

"پاکیشیا اور کافرستان ہمسایہ ملک ہیں۔ لیکن دونوں ہی اس علاقے میں دفاعی لحاظ سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی مسلسل کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کافرستان پاکیشیا سے چار گنا بڑا ملک ہے۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ پاکیشیا کے

پاس بہترین لڑاکا فوج اور انتہائی محفوظ ترین دفاعی نظام اور انتہائی اعلیٰ کوالٹی کے دفاعی ہتھیار موجود ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ کافرستان کسی بھی لحاظ سے اس سے پیچھے یا کم نہیں ہے۔ لیکن وہ جو ایک معیار ہوتا ہے۔ اس میں بہرحال پاکیشیا ہم سے آگے ہے۔ میں نے منتخب ہونے کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں کافرستان کو پورے ایشیا میں ایک ناقابل تسخیر ملک بنا دوں گا۔ اس کے لئے میں نے دفاعی لیبارٹریوں کے انچارج سائنسدانوں کی ایک میٹنگ کال کی۔ اور طویل بحث و مباحثہ کے بعد اور مختلف منصوبوں کے جائزے کے بعد آخر کار مجھے ایک منصوبہ پسند آ گیا ہے۔ یہ منصوبہ کافرستان کے ایک سائنسدان سر دیال سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اس منصوبے کا بنیادی خاکہ یہ ہے کہ اس کی مدد سے نہ صرف پاکیشیا بلکہ ایشیا کی سب سے بڑی پاور شوگران کا دفاع ایک بٹن دبا کر مکمل طور پر مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ اس منصوبے کا نام میگنٹ ویز یا ایم۔ ڈی ہے۔ کافرستان کی ایک اونچی چوٹی سارتو پر پہلے ہی ایک مکمل خود کار لیبارٹری تیار ہو چکی ہے۔ جو اس مقصد کے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ منصوبہ مخصوص قسم کی نو دریافت شدہ انتہائی طاقتور مقناطیسی لہروں پر مبنی ہے۔ جن میں یہ خاصیت ہے کہ وہ دائروں کی صورت میں کسی بھی مخصوص علاقے پر پھیلائی جا سکتی ہیں۔ ان لہروں کی کارکردگی کی مدت ابھی تک بے حد کم ہے۔ یعنی صرف چند منٹ۔ لیکن مزید تجربات کی مدد سے ان کی طاقت اور مدت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ لہریں براہِ راست بھی کسی علاقے پر پھیلائی جا سکتی ہیں اور خلائی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سیارے کے ذریعے بھی ان لہروں کے پھیلتے ہی اس علاقے میں موجود ہر قسم کا اسلحہ جس میں کوئی شعاع۔ گیس یا بارود استعمال کیا گیا ہو یک لخت مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ اس کے اثرات پٹرول اور ڈیزل یعنی توانائی بنانے کے کام آنے والی ہر چیز پر بھی پڑتے ہیں۔ اس لئے ہوائی جہاز۔ ہیلی کاپٹر۔ ٹینک۔ غرضیکہ ہر قسم کی چیز ساکت ہو جائے گی۔ اس طرح کافرستان جس وقت بھی چاہے گا۔ جتنی مدت کے لئے بھی چاہے گا اور جس ملک میں بھی چاہے گا۔ یہ لہریں پھیلا کر اس ملک کے دفاع کو مکمل طور پر مفلوج کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک اور سوال بھی پیدا ہوا کہ کافرستان اس سے فائدہ کیسے اٹھائے گا۔ کیونکہ فرض کیا پاکیشیا کا دفاع مفلوج کر دیا جاتا ہے تو ان لہروں کے دائرہ اثر میں داخل ہوتے ہی کافرستان کا بھی تو ہر قسم کا اسلحہ اور ایسی چیزیں مفلوج ہو کر رہ جائیں گی اسلئے جیسے ہی یہ ویز ختم ہو جائیں گی تو پھر پاکیشیا کا دفاع بھی اوپن ہو جائے گا۔ چنانچہ ایک اور سائنسدان رام موہن کے ایک اور منصوبے پر غور کیا گیا اور پھر اس کی مدد سے ایسی شعاعیں سامنے آئیں جن کو اگر اسلحے کے اندر فٹ کر دیا جائے تو اس پر ایم۔ دی کے اثرات نہیں ہوتے ان ریز جن کا کوڈ نام ٹی۔ ایکس ہے۔ اسے چھوٹے سے آلے میں بند کیا جا سکتا ہے اور کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ ٹی۔ ایکس کی ایک بڑی فیکٹری لگائی جائے۔ ——— اور ٹی۔ ایکس کافرستان کے ہر دفاعی آلے میں فٹ کر دی جائے۔ اس طرح کافرستان ایم۔ دی کے استعمال کے دوران اس ملک

پر آسانی سے حملہ کر کے اس پر قابض ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس منصوبے پر انتہائی تیز رفتاری سے کام شروع ہو گیا۔ اور کافرستان کے تمام وسائل اس اہم ترین منصوبے پر خرچ کئے جانے لگے۔ ہمارے لئے جس قدر اہم ایم۔ دی ہے۔ اسی قدر اہم ٹی۔ ایکس بھی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ مجھے آج اس میٹنگ میں یہ کہتے ہوئے بے پناہ مسرت ہو رہی ہے کہ ہم کافی حد تک ان منصوبوں میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ ٹی۔ ایکس کی فیکٹری ہم نے آرجانا میں لگائی ہے اور ایم۔ دی پر کام سار تو خودکار لیبارٹری میں ہو رہا ہے ہم نے اسے اس حد تک طاقتور بنا لیا ہے کہ کافرستان کی سرحد کے ساتھ پاکیشیا کی ایک فوجی چھاؤنی گادکل پر اس کا کامیاب تجربہ کیا جا سکتا ہے اور وہاں ہم اپنے ایجنٹوں کی مدد سے ٹی۔ ایکس کا بھی تجربہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اسے مزید طاقتور بنایا جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسی طرح کام ہوتا رہا تو زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے اندر ہم اس کی رینج پورے ایشیا تک پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اس کی مدت بھی جو اب تک صرف پانچ منٹ تک پہنچ سکی ہے۔ اسے ایک یا ڈیڑھ گھنٹے تک پہنچا دیں گے۔ جب ہمارا یہ منصوبہ مکمل طور پر کامیاب ہو گیا تو کافرستان پورے ایشیا کا نہ صرف ناقابل تسخیر ملک بن جائے گا بلکہ پاکیشیا تو ایک طرف شوگران جیسی سپر پاور بھی ہمارے قدموں تلے ہو گی ہم جس وقت چاہیں گے کسی بھی ملک پر آسانی سے قبضہ کر سکیں گے۔ آپ لوگوں کو یہ پلان کیسے لگا" ——— وزیر اعظم نے بولتے بولتے رک کر کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"بہت شاندار منصوبہ ہے جناب" ۔۔۔ مادام ریکھا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ اس کا تجربہ پاکیشیا پر نہ کریں" ۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیوں" ۔۔۔ وزیراعظم نے بُری طرح چونک کر شاگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اس طرح پاکیشیا ہوشیار ہو جائے گا۔ اور پھر اس کی تمام ایجنسیاں اس عجیب واقعے کی کھوج میں لگ جائیں گی۔ یہاں کافرستان میں بھی ان کے خفیہ ایجنٹ موجود ہیں۔ اس لئے انہیں جب علم ہو گیا کہ کافرستان ایسا منصوبہ بنا رہا ہے۔ تو پھر وہ اس منصوبے کو تباہ کرنے کے لئے پوری قوت سے حرکت میں آجائیں گے۔ آپ نئے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ آپ کو پہلے کے واقعات کا علم نہیں ہے۔ ایک بار پہلے بھی ایسا ہی تجربہ پاکیشیا کے سرحدی شہر پر کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آگئی۔ یہ منصوبہ راما نند پہاڑی پر بنائی گئی ایک خصوصی اور خفیہ لیبارٹری میں تیار کیا جا رہا تھا۔ اس کا دفاع مکمل طور پر فوج اور ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تھا۔ اور اس پہاڑی تک کسی کے پہنچنے کا تصور تک نہ ہو سکتا تھا۔ مگر عین آخری لمحات میں پوری لیبارٹری کو انتہائی طاقتور بموں سے اڑا دیا گیا وہ سائنسدان بھی ہلاک ہو گئے۔ اور وہ مشین بھی تباہ ہو گئی۔ اس طرح یہ منصوبہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا" ۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

؎ اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول پڑھیے "خاموش چیخیں"

www.urdukorner.com

"اوہ۔ یہ تو آپ نے انتہائی اہم بات کی ہے۔ اس منصوبے کا نام کیا تھا۔ میں اس کی فائل خود دیکھوں گا" ۔۔۔ وزیراعظم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ سائنسی نام تو کچھ اور تھا البتہ اُسے عام طور پر "خاموش چیخیں" کے نام سے پکارا جاتا تھا" ۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

"شاگل صاحب۔ جب کوئی شخص پہاڑی تک پہنچ ہی نہ سکتا تھا اور ملٹری انٹیلی جنس اور فوج نے بھی اس پہاڑی کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ تو پھر یہ لیبارٹری کیسے تباہ ہو گئی۔ کیا آسمان سے فرشتے اترے تھے اسے تباہ کرنے کے لئے" ۔۔۔ ریکھا نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب آپ کے والد صاحب زیادہ اچھی طرح دے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی اس پہاڑی کی حفاظت پر ملٹری انٹیلی جنس اور فوج کے ساتھ شامل تھے" ۔۔۔ شاگل نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر راجیش وکرم۔ کیا واقعی ایسا ہوا تھا۔ مگر کیسے" ۔۔۔ وزیراعظم نے چونک کر ریکھا کے ساتھ بیٹھے ہوئے راجیش وکرم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر شاگل درست کہہ رہے ہیں۔ بہرحال بعد کی تحقیقات سے جو بات سامنے آئی۔ اس نے ہم سب کو پاگل پن کی حد تک حیران کر دیا تھا۔ یہ منصوبہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تباہ کیا تھا۔ انہوں نے اس کے لئے انتہائی عجیب تکنیک استعمال کی تھی ایسی تکنیک کہ جس کا کبھی کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے راما نند

SCANNED BY JAMSHED

پہاڑی سے دس کلو میٹر دور واقع پہاڑی جس کا نام ست بار پہاڑی ہے۔ مہاراجہ جونا گڑھ کے شکاریوں نے ایک کبوتر اڑایا جس کے پیچھے آٹھ عقاب لگے ہوئے تھے۔ شاید ان عقابوں کے پنجوں میں انتہائی طاقتور بم باندھ دیئے گئے تھے۔ بہرحال وہ کبوتر انتہائی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا رامانند پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا عقاب اس کے پیچھے تھے۔ یہ کبوتر رامانند پہاڑی کی چوٹی پر اتر گیا جو مکمل طور پر برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے عقاب بھی اس برف پر بیٹھے ہوئے کبوتر پر جھپٹے اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکوں کے ساتھ لیبارٹری اڑ گئی۔ مہاراجہ جونا گڑھ کے شکاریوں کے بارے میں جب تحقیقات کی گئی تو پتہ چلا کہ ان کے شکاری ایک تہہ خانے میں مردہ پڑے ہوئے تھے۔ تب معلوم ہوا کہ یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے۔ جس کے بارے میں پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی کہ وہ اس منصوبے کو تباہ کرنے کے لئے کافرستان آ رہے ہیں۔ اور انہیں روکنے کی ذمہ داری سیکرٹ سروس پر تھی۔ جس کے چیف شاگل ہیں۔ لیکن کافرستان سیکرٹ سروس انہیں روکنے میں بری طرح ناکام رہی" ——— راجیش دکرم نے آخر میں ساری بات شاگل پر ڈالتے ہوئے کہا۔

" میں نے مسٹر شاگل کی فائل دیکھی ہے۔ ان میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ اور ان کی کارکردگی بھی بے حد اعلیٰ ہے۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں یہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے مسٹر شاگل"۔

وزیر اعظم نے کہا۔

" جناب۔ بس اسے اتفاق ہی سمجھ لیجئے۔ مادام ریکھا بھی ایک مشن کے دوران میرے ساتھ شامل رہی ہیں۔ بلکہ ایک لحاظ سے یہ انچارج تھیں۔ اور اس مشن کی تمام تر منصوبہ بندی سابقہ وزیر اعظم صاحب نے خود کی تھی اور اس کی مکمل نگرانی بھی انہوں نے خود کی تھی۔ لیکن مادام ریکھا اور جناب وزیر اعظم کی تمام تر کوششوں کے بعد نتیجہ وہی نکلا۔ ناکامی۔ جس کے بعد مادام ریکھا کو سیکرٹ سروس سے علیحدہ کر کے نئی ایجنسی پاور ایجنسی بنائی گئی ہے" ——— شاگل نے مادام ریکھا کو بھی اپنی ناکامی میں شامل کرتے ہوئے کہا۔

" آپ یہ مشن میری ایجنسی کے حوالے کر دیں جناب اور پھر دیکھیں کہ یہ کیسے کامیاب نہیں ہوتا۔ اس وقت میں جناب شاگل کی ماتحت تھی۔ لیکن اب میں اپنی ایجنسی کی چیف ہوں۔ اس لئے اب میں چیلنج کر سکتی ہوں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن کے آڑے آئی تو ان کی لاشیں ہی واپس جا سکیں گی" ——— مادام ریکھا نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" او۔ کے۔ بہرحال اس میٹنگ کا یہ فائدہ تو ہوا کہ ایک اہم بات سامنے آ گئی۔ اب یہ تجربہ پاکیشیا کی کسی چھاؤنی کی بجائے کافرستان کی کسی چھاؤنی پر کیا جائے گا۔ اس طرح یہ ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی خبر بھی نہ ہو سکے گی۔ دوسری بات یہ کہ سارتو لیبارٹری مکمل طور پر خود کار ہے۔ صرف اس میں لہردل کے خالق سائنسدان اکیلے کام کریں گے۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اور یہ لیبارٹری اس طرح بنائی گئی ہے کہ چاہے اس پر ایٹم بم ہی کیوں نہ برسائے جائیں اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہ مکمل طور پر ناقابل تسخیر ہے۔ میرے کہنے کا مقصد ہے کہ اگر کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو بھی جائے تب بھی وہ لیبارٹری کو کسی طرح بھی تسخیر نہیں کر سکتے"۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

"بہرحال دانشمندی اسی میں ہے جناب کہ اس منصوبے کا کسی کو علم نہ ہو سکے"۔۔۔ شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ آپ حضرات کو یہاں اکٹھا کرنے کا ایک اور مقصد بھی ہے کہ ہو سکتا ہے یہ منصوبہ کسی بھی طرح لیک آؤٹ ہو جائے تو پھر کیا ہو گا۔ یقیناً پاکیشیا اور شوگران کے ایجنٹ تو اس کے خاتمے اور تباہی کے درپے ہوں گے سو ہوں گے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایکریمیا اور روسیاہ کے ایجنٹ بھی ہر حالت میں اس کے فارمولے اور ان کے خالق سائنسدانوں کو اغوا کرنے کے لئے میدان میں اتر آئیں گے۔ گو سارتو لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے۔ پھر بھی ان ایجنٹوں کو روکنا بہرحال ضروری ہے۔ اور یہ کام آپ نے کرنا ہے۔ کوئی ایجنٹ کوئی سیکرٹ سروس کسی طرح بھی سارتو پہاڑی تک بھی نہ پہنچ سکے"۔۔۔ وزیراعظم صاحب نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ ایسا کریں کہ ملک بانٹ دیں۔ پاکیشیا کو تو میں سنبھال لوں گی۔ شوگران کو ملٹری انٹیلی جنس آسانی سے سنبھال سکتی ہے۔ ایکریمیا اور روسیاہ کے ایجنٹوں کو سیکرٹ سروس

اور انٹیلی جنس سنبھال سکتی ہے۔ اس طرح ہم پوری ہوشیاری سے اپنے اپنے فیلڈز میں کام کر سکتے ہیں"۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے مسٹر راجیش وکرم"۔۔۔ وزیراعظم نے انٹیلی جنس کے چیف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری تجویز دوسری ہے"۔۔۔ راجیش وکرم نے کہا۔

"کیا۔ کھل کر بات کریں"۔۔۔ وزیراعظم نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارا منصوبہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک ایم۔ وی جس پر سارتو پہاڑی پر موجود لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے اور جسے ہم سارتو مشن بھی کہہ سکتے ہیں۔ دوسرا ٹی۔ ایکس جس کی فیکٹری آرجانا کے ریگستان میں قائم کی گئی ہے۔ یہ دونوں پوائنٹ آپ دو مختلف ایجنسیوں کی حفاظتی تحویل میں دے دیں اور وہ ایجنسیاں مکمل طور پر اس کی حفاظت کی ذمہ دار ہوں۔ اور اپنی مرضی سے اس کی حفاظت کی پلاننگ کریں۔ تیسری اور چوتھی ایجنسی جنرل چیکنگ پر رہے۔ کسی بھی ملک کے ایجنٹ ظاہر ہے نہ تو براہِ راست اور فوراً سارتو تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ آرجانا تک۔ اس لئے اگر کسی بھی ملک کے ایجنٹوں کے گروپ ان منصوبوں کے خلاف حرکت میں آئے تو اس کی اطلاع ملتے ہی وہ جنرل چیکنگ والی ایجنسیاں پوری قوت سے انہیں روکنے اور ان کے خاتمے کے لئے کام شروع کر دیں۔ اور ساتھ ساتھ وہ آرجانا اور سارتو میں موجود دونوں ایجنسیوں کو بھی الرٹ کر دے۔ اگر وہ گروپ جنرل چیکنگ والی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ایجنسیوں سے کسی طرح بچ کر ان دونوں میں سے کسی مقام پر پہنچ بھی جائے گا تو وہاں موجود ایجنسی جو پہلے سے ہوشیار ہو گی اُسے آسانی سے کور کر لے گی"۔۔۔۔ راجیش وکرم نے کہا۔

"ویری گڈ پلاننگ مسٹر راجیش وکرم۔ میں آپ کی ذہانت سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے واقعی قابل عمل اور فول پروف تجویز پیش کی ہے۔ لہذا یہ تجویز میں منظور کرتا ہوں۔ اب ایجنسیوں کی تعیناتی باقی رہ گئی ہے۔ اس کا بھی فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ مسٹر شاگل آپ کیا کہتے ہیں"۔۔۔۔ وزیر اعظم نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"راجیش وکرم صاحب کی تجویز واقعی شاندار ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ مجھے جہاں بھی تعینات کرنا چاہیں کر دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بار میری سروس کی طرف سے آپ کو کوئی شکایت پیدا نہ ہو گی"۔۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

"آپ مادام ریکھا۔ آپ کیا کہتی ہیں"۔۔۔۔ وزیر اعظم نے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں"۔۔۔۔ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں کچھ عرض کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔ تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"اوہ یس مسٹر راٹھور۔ آپ تو بالکل ہی خاموش ہیں"۔۔۔۔

وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب راجیش وکرم صاحب کی تجویز واقعی اچھی اور قابل عمل ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے جناب شاگل اچھی طرح واقف ہیں۔ اور میری ایجنسی شوگران کے خلاف کام کرتی رہتی ہے۔ روسیاہ اور ایکریمیا کے ایجنٹوں کو سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس دونوں ہی سنبھال سکتے ہیں۔ ویسے ہمیں سب سے زیادہ خطرہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ وہی سب سے زیادہ فعال ہے۔ جناب راجیش وکرم صاحب کی انٹیلی جنس انتہائی آسانی سے آرجانا کے ریگستان میں واقع ڈی ایکس کی فیکٹری کی حفاظت کر سکتی ہے۔ کیونکہ وہاں بڑے شہر صرف ایک دو ہی ہیں۔ اور چونکہ وہ دور دراز کا علاقہ ہے۔ وہاں اجنبی افراد ایک لمحے میں پہچانے جا سکتے ہیں۔ اس لئے انٹیلی جنس وہاں آسانی سے کسی بھی آنے والے کو چیک بھی کر سکتی ہے۔ اور روک بھی سکتی ہے پاور ایجنسی کے آدمیوں نے پہاڑی علاقوں میں دشمن ایجنٹوں کو روکنے اور ختم کرنے کی خصوصی ٹریننگ لی ہوتی ہے۔ اور پاور ایجنسی نے ایسے مشنز میں نمایاں کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ جن کا تعلق پہاڑی علاقوں سے ہے۔ اس لئے پاور ایجنسی کی حفاظت میں سارتو مشن دے دیں۔ ملٹری انٹیلی جنس سرحدوں کی چیکنگ کرے گی۔ تاکہ کسی ایسی جگہ سے ایجنٹوں کا کوئی گروپ خفیہ طور پر داخل نہ ہو سکے۔ جہاں سے عام پبلک نہ آتی ہو۔ اور باقی دارالحکومت کا کنٹرول سیکرٹ سروس کے پاس رہنے دیں۔ آرجانا اور سارتو دونوں مقامات پر جانے کے لئے پاکیشیا۔ شوگران۔ ایکریمین

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اور روسیاہی سب ایجنٹوں کو ہر صورت میں دارالحکومت سے گزرنا پڑے گا۔ وہاں سیکرٹ سروس انتہائی کامیابی سے ان کا راستہ روک سکتی ہے۔ اور اگر واقعی وہ کسی طرح ان دونوں مقامات یا کسی ایک مقام کی طرف جانے لگیں تو سیکرٹ سروس باقی ایجنٹوں کو بروقت الرٹ کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پلاننگ ہر لحاظ سے مکمل طور پر فول پروف رہے گی"۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ یہ بہترین تجویز ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔ اور پھر باری باری سب نے اس پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔

"او۔کے۔ یہ تجویز فائنل ہو گئی۔ اور آپ نے اب اس کے مطابق کام کرنا ہے۔ سرکاری طور پر احکامات آپ کے ہیڈ آفسز میں پہنچ جائیں گے۔ مزید تفصیلات آپ آپس میں طے کر سکتے ہیں۔ فی الحال یہ سب پیش بندی کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر واقعی کوئی گروپ حرکت میں آتا ہے تو پھر جس کی طرف سے بھی ناکامی کی رپورٹ آئی۔ اسے عبرت ناک سزا دی جائے گی۔ کیونکہ میری نظروں میں وہ کافرستان کا قومی مجرم ہو گا"۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ سب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ کیا آپ ہمیں یہ بتائیں گے کہ تجربہ کس شہر یا چھاؤنی پر کیا جائے گا"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"کیوں۔ آپ یہ کیوں پوچھنا چاہتے ہیں"۔۔۔ وزیراعظم نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ اگر یہ منصوبہ لیک آؤٹ ہو سکتا ہے تو اس تجربے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے جہاں بھی آپ تجربہ کرنا چاہیں وہاں ہم پہلے چیکنگ کر لیں کہ وہاں دشمن کا کوئی ایجنٹ تو موجود نہیں ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"کیا آپ دشمن کے ایجنٹوں سے اس حد تک واقف ہیں کہ آپ انہیں دیکھتے ہی پہچان جاتے ہیں"۔۔۔ وزیراعظم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ بات نہیں جناب۔ سیکرٹ سروس کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے۔ اس سے ہم دشمن کے ایجنٹوں کی موجودگی کی بو سونگھ لیتے ہیں"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ جب کوئی نیا مقام یا چھاؤنی طے ہوئی تو آپ کو حسب ضابطہ پیشگی اطلاع دے دی جائے گی"۔۔۔ وزیراعظم نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

(Yahoo)

Email Address. Khurram-Shahzad689

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"دیکھنا سلیمان۔ کون ہے دروازے پر۔ اگر کوئی رقم دینے والا ہو تو کہہ دینا کہ صاحب موجود ہیں اور اگر کوئی لینے والا ہو تو کہنا کہ وہ دس بارہ سالوں کے لئے باہر چلے گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے رسالے سے سر اٹھائے بغیر اونچی آواز میں کہا۔

"دینے والے نے ہمارے دروازے کا پہلے کبھی رخ کیا ہے۔ جو آج کرے گا۔ البتہ لینے والوں کی قطار ہر وقت لگی رہتی ہے۔ اس لئے آپ ساتھ پڑا ہوا ریسیور اٹھا کر خود ہی جواب دے دیں۔ مجھ سے جھوٹ بولنے کی توقع مت رکھیں"۔۔۔ باورچی خانے سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ اس دوران فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی۔

"یہ تو واقعی کوئی قرض خواہ ہی لگتا ہے۔ اس لئے ٹلنے کا نام ہی نہیں لے رہا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"اگر آپ قرض خواہ ہیں تو عمران دس سال کے لئے باہر جا چکا ہے۔ البتہ اس کا کمرڈپٹی بلکہ اب پتی باورچی یہاں موجود ہے۔ آپ اس سے آسانی سے اپنا قرضہ وصول کر سکتے ہیں اور اگر آپ قرضہ دینا چاہتے ہیں۔ تو پھر عمران سر تا پا حاضر ہے"۔۔۔ عمران کی زبان ریسیور اٹھاتے ہی پوری رفتار سے چل پڑی۔

"عمران صاحب۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔ آپ جتنی رقم چاہیں آپ کو پہنچا دی جائے گی"۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ بھائی سرکاری قرضہ نہیں چاہیئے۔ ساری عمر اتارتے رہو تو بجائے کم ہونے کے بڑھتا ہی رہتا ہے۔ ایسا سود در سود کے چکر میں آدمی پڑتا ہے کہ گھن چکر بن کر رہ جاتا ہے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ میں آغا سلیمان پاشا کے سامنے ہی مونچھ نیچی کر لوں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مونچھ ہے ہی نہیں۔ اس لئے اونچی نیچی کا سلسلہ ہی نہیں بن سکتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسری طرف سے بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کافرستان سے ناٹران کی کال آئی ہے۔ اس نے ایک عجیب سی اطلاع دی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اسے رپورٹ ملی ہے کہ کافرستان کی ایک چھاؤنی جو روپ نگر شہر میں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

واقع ہے۔ وہاں اچانک پانچ منٹ کے لئے تمام ٹریفک خود بخود جام ہوگئی۔ حتیٰ کہ ایک ریل گاڑی وہاں سے گزر رہی تھی وہ بھی جام ہوگئی۔ البتہ چند ملٹری کی جیپیں گشت کرتی رہیں۔ ایک ہیلی کاپٹر بھی چھاؤنی اور شہر پر چکر اتار رہا۔ پانچ منٹ تک یہی حالت رہی۔ اس کے بعد یک لخت تمام ٹریفک خود بخود چالو ہوگئی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اخبارات میں تو ایسے کسی واقعے کی رپورٹ نہیں آئی۔ حالانکہ یہ ایسا واقعہ ہے کہ اخبارات تو اس پر ضمیمے چھاپ دیتے ہیں"۔ عمران کے لہجے میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں ہوگئی تھیں۔

"میں نے یہی سوال ناٹران سے کیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق اس نے اس بارے میں جو تحقیقات کرائی ہیں اس سے پتہ چلا ہے کہ اس خبر کو خصوصی طور پر ذرائع ابلاغ میں جانے سے روک دیا گیا تھا۔ اس عجیب واقعہ سے پہلے اس پورے قصبے اور چھاؤنی کو باقاعدہ فوجیوں نے گھیر کر بلاک کر دیا تھا۔ میں نے بہرحال اُسے مزید تحقیقات کا کہہ دیا۔ تاکہ اس حیرت انگیز واقعے کی اصل بنیاد کا پتہ چلایا جا سکے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں آرہا ہوں۔ یہ فوج کے گھیرے والی بات سے تو پتہ چلتا ہے وہاں دانستہ کوئی خصوصی تجربہ کیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا۔ اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت رک کر واپس مڑا۔ اور اس نے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکال

کر وہ واپس صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ ڈائری میں فون نمبر اور ان کے سامنے کوڈ ورڈز میں ان لوگوں یا اداروں کے نام لکھے تھے۔ جن کے یہ فون نمبر تھے۔ یہ ڈائری عمران نے خصوصی طور پر اپنے لئے تیار کی ہوئی تھی۔ کافی دیر تک ڈائری کا مطالعہ کرنے کے بعد آخر اس کی نظریں ایک نمبر پر جم گئیں اور اس نے اس طرح سر ہلایا جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے ڈائری بند کر کے ایک طرف رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دو بار گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ بیگم جعفری بول رہی ہوں"۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جعفری تو پہلے ہی جعفر کی مونث ہوتی ہے۔ اب کیا بیگم کی بیگم بھی ہونے لگ گئی ہے"۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ آپ کو تمیز ہے بات کرنے کی۔ کون ہیں آپ"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ جسے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ ویسے یہ تمیز کا مسئلہ نہیں ہے۔ گرامر کا مسئلہ ہے۔ اگر آپ کو گرامر نہیں آتی تو آپ کوئی ٹیوٹر بھی رکھ سکتی ہیں۔ اس میں اتنا ناراض ہونے والی بات کیا ہے۔ آپ جیسی خوب صورت خاتون کو گرامر پڑھانے تو مجھ جیسا کم علم بھی بصد و چشم تیار ہو جائے گا۔ حالانکہ میں پاکیشیا میں ہوں اور آپ کافرستان میں"۔۔۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"آپ ہیں کون۔ آپ کی زبان ضرورت سے زیادہ چلتی ہے" ——— بیگم جعفری کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دوسری طرف سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کوئی غصے میں دوسرے سے بات کر رہا ہو۔ آوازیں بے حد مدھم تھیں۔ شاید رسیور پر ہاتھ رکھ لیا گیا تھا۔

"ہیلو۔ میجر جعفری بول رہا ہوں۔ کون ہے فون پر" ——— اس بار انتہائی رعب دار لہجے میں کہا گیا۔

"ارے میجر۔ واہ۔ اتنی جلدی ترقی بھی کر لی۔ یعنی کیپٹن سے میجر۔ واقعی لوگ درست کہتے ہیں۔ ترقی اُسے ہی ملتی ہے جس میں ترقی کرنے کے جراثیم ہی نہیں ہوتے۔ ویسے کیا میجر کے تمغے کے ساتھ عمر قید کی سزا ابھی دے دی جاتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ کہیں تم عمران تو نہیں بول رہے" ——— دوسری طرف سے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"چلو شکر ہے یادداشت اور پہچان قائم ہے۔ ورنہ یہاں تو لوگ نائب قاصد سے قاصد۔ میرا مطلب ہے چپڑاسی بن جائیں تو پہلے ملنے والوں کے نام اور پہچان ہی بھول جاتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ شیطان تم کہاں سے ٹپک پڑے۔ بیگم کا چہرہ آکر دیکھو یوں لگ رہا ہے جیسے کسی نے رسیور میں سے ہاتھ نکال کر اس کے منہ پر تھپڑ مار دیئے ہوں" ——— اس بار جعفری نے زور سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ اس قدر زرد چہرے والی خاتون سے شادی کر لو کہ فون کرنے والا ہی ان کے چہرے پر کچھ سرخی پیدا کرنے پر مجبور ہو جائے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جعفری ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ارے۔ آکر دیکھو تو تمہیں پتہ چلے کہ میری بیگم کیسی ہے۔ ایمان سے حسن کی دیوی بھی اس کو دیکھ کر شرما جائے۔ اللہ قسم۔ ایسی خوب صورت اور حسین بیوی تو قسمت والوں کو ملتی ہے۔ بس ذرا غصے کی تیز ہے۔ لیکن اب تم جانتے تو ہو آخر چاند میں بھی تو داغ ہوتا ہے" ——— جعفری بھی واقعی عمران کی طرح ہی منہ پھٹ آدمی تھا۔

"اس کا مطلب ہے ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ اس لئے قصیدہ خوانی پر گزارہ ہو رہا ہے۔ ویسے فکر نہ کرو جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا چاند غائب اور داغ بڑھتا جائے گا اور جناب جعفری گنجے سر کے ساتھ سر جھکائے کچن میں بیٹھے برتن دھو رہے ہوں گے۔ ویسے میری طرف سے اس عمر قید پر مبارک ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ جیل بڑی حسین ہوتی ہے عمران۔ بہرحال میرے دفتر جانے کا وقت ہو رہا ہے۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے۔ کیا کوئی قرضہ وغیرہ تو نہیں مانگنا۔ اگر ایسے ارادے ہوں تو بھائی پیشگی معذرت قبول کر لو۔ آج کل تو سگریٹ پینے کے بھی پیسے نہیں بچتے ہاں" ——— جعفری نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ یعنی عمر قید کے ساتھ جرمانہ بھی شامل ہے کہ جو کماؤ جرمانے میں دے دو۔ ایسی جیل تمہیں ہی مبارک ہو بھائی ویسے جعفری آج اخبار میں تمہاری چھاؤنی کے بارے میں انتہائی حیرت انگیز خبر پڑھی تھی۔ میں نے سوچا جعفری سے ہی پوچھ لوں اخبار میں لکھا ہوا تھا کہ روپ نگر چھاؤنی اور قصبے میں پانچ منٹ کے لئے اچانک ہر قسم کی ٹریفک جام ہو گئی تھی۔ صرف چند ملٹری کی جیپیں اور ایک ہیلی کاپٹر اڑتا رہا تھا۔ کہیں کسی خلائی مخلوق نے تو حملہ نہیں کر دیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہیں تو ہمیشہ سے ایسی سنسنی خیز خبریں پڑھنے سے دلچسپی رہی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ حکومت نے کسی خاص لہروں کا تجربہ کیا تھا۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں۔ صرف اتنا پتہ چلا تھا۔ کہ تجربہ ہونا ہے۔ اس لئے ہم بے فکر رہیں"۔۔۔۔ جعفری نے جواب دیا۔

"اچھا واہ۔ یہ تو انتہائی خوب صورت تجربہ ہے۔ جہاں کوئی رقیب قریب نظر آیا اُسے جام کیا اور مال لے اڑے۔ واہ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے جعفری ہنس پڑا۔

"تم ہر بات کو اپنے خاص انداز میں موڑ لیتے ہو۔ یہ رقابت کا چکر نہیں کسی دفاعی ہتھیار کا مسئلہ ہے اور صرف ٹریفک ہی جام نہیں ہوئی۔ چھاؤنی میں موجود تمام ہتھیار بھی جام ہو گئے تھے۔ تجرباتی طور پر انہیں چلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ وہ ملٹری کی جیپیں اور ہیلی کاپٹر ہیڈکوارٹر سے خاص طور پر اسی لئے آئے تھے۔ سنا تھا کہ ان میں ان ویز کے توڑ کے کوئی خصوصی آلات نصب تھے"۔۔۔۔ جعفری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم نے تو یار میری ساری سنسنی خیزی ہی ختم کر دی ہے۔ میں تو بڑا خوش ہو رہا تھا کہ جعفری بتائے گا کہ ایک اڑن طشتری نما کوئی چیز آسمان سے اتری۔ اس میں سے شعاعیں نکلیں ساری ٹریفک جام ہو گئی۔ پھر اس میں سے عجیب و غریب قسم کی خلائی مخلوق برآمد ہوئی۔ انہوں نے ایک راؤنڈ لگایا۔ لیکن یہاں انہیں کوئی پسند نہ آیا تو وہ واپس چلی گئی۔ ٹریفک بحال ہو گئی۔ لیکن پھر پتہ چلا کہ اس عجیب و غریب چلو تم کہتے ہو تو خوب صورت بھی مان لیتا ہوں مخلوق میں سے ایک کو میجر جعفری پسند آ گیا اور اس طرح میجر جعفری کے گھر میں بہار آ گئی۔ لیکن بہار میں جلال ذرا زیادہ نمایاں ہے"۔ عمران کی زبان چل پڑی اور دوسری طرف سے میجر جعفری بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا تم بیگم پر طنز کر رہے ہو۔ نجانے تم نے اسے کیا کہہ دیا ہے کہ اس کا منہ پھولا ہوا ہے اور وہ ناراض ہو کر چلی گئی ہے۔ اب مجھے دفتر جانے سے پہلے اُسے منانا پڑے گا۔ اور تمہاری ساری شیطانی کرتوت اس کے سامنے دوہرانی پڑیں گی۔ ارے ہاں۔ ثریا اور اماں بی کیسی ہیں۔ سر رحمان کا تو کبھی کبھار اخبار میں ذکر پڑھ لیتا ہوں۔ ویسے ایمان سے عمران جتنے دن تمہاری کوٹھی میں ممی کے ساتھ گزرے تھے۔ آج تک وہ مجھے یاد آتے ہیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ویسے انتہائی خوش قسمت ہو تم کہ اتنی پیاری اور معصوم سی بہن کے بھائی ہو اور اتنی محبت کرنے والی ماں کے بیٹے ہو۔ رشک آتا ہے تم پر" ——— جعفری نے کہا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

"رشک اس دن آئے گا۔ جب میری طرح اماں بی کی جوتیاں سر پر تڑاتڑ برسیں گی۔ اس بڑھاپے میں بھی بڑی طاقت ہے ان کے ہاتھوں میں" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور جعفری بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا یار۔ تمہیں دیر ہو رہی ہو گی۔ بہرحال کبھی آؤں گا۔ اور پھر تمہاری بیگم کو تمہارا سارا کچا چٹھا سناؤں گا۔ ابھی تم اُسے بہلا لو جتنا بہلا سکتے ہو۔ خدا حافظ" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو کافرستان حکومت نے کسی خاص دفاعی ہتھیار کا تجربہ کیا ہے" ——— عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جعفری اس کی والدہ کے دور کے عزیزوں میں سے تھا۔ اور یہ لوگ کافرستان میں رہتے تھے۔ ایک فنکشن کے سلسلے میں یہ فیملی پاکیشیا آئی۔ تو جعفری جو اس وقت فوج میں کیپٹن تھا۔ اپنی ماں کے ساتھ ان کی کوٹھی پر آیا تھا اور اتفاق سے عمران ان دنوں وہاں تھا۔ کیونکہ اماں بی کی طبیعت خراب تھی۔ جعفری بے حد ہنسنے ہنسانے والا نوجوان تھا۔ اس لئے عمران کے ساتھ اس کی خوب گاڑھی چھننے لگی اور ان دونوں نے وہاں مل کر ایسی دھما چوکڑی مچائی کہ سب پناہ مانگنے لگے۔ اُسے اچانک خیال آگیا تھا کہ جعفری نے جاتے وقت اُسے اپنا فون نمبر

بھی دیا تھا۔ اور اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ مستقل طور پر روپ نگر چھاؤنی میں تعینات ہے۔ عمران نے اس کا یہ فون نمبر ڈائری میں درج کر لیا تھا۔ آج روپ نگر کے حوالے سے اُسے جعفری کا خیال آگیا اور اس نے ڈائری میں سے اس کا فون نمبر دیکھ کر اُسے کال کر دی۔ جعفری کو سرے سے معلوم بھی نہ تھا کہ عمران سیکرٹ سروس سے متعلقہ ہے۔ اُسے عمران نے یہی بتایا تھا کہ بس آوارہ گردی کرتا رہتا ہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اس نے فوجی ہونے کے باوجود بلا جھجک اصل بات بتا دی تھی۔ عمران رسیور رکھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں اس عجیب و غریب تجربے نے کھلبلی سی مچا دی تھی۔ اس کے ذہن میں وہ واقعہ آ رہا تھا جب کافرستان نے پاکیشیا کے ایک سرحدی شہر پر آواز کی طاقتور لہروں والا ایسا تجربہ کیا تھا جس سے آناً فاناً ہزاروں افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

"ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ آئی ہے" ——— عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو سے پوچھا۔

"نہیں ——— لیکن آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس واقعے سے عمران کے اس قدر پریشان ہو جانے پر اُسے حیرت تو ہونی تھی۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ کافرستان حکومت نے روپ نگر اور چھاؤنی پر کسی خاص دفاعی ہتھیار کا تجربہ کیا ہے۔ یہ تجربہ میرے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نزدیک انتہائی خوف ناک ہے۔ اس کا فوری سدباب ضروری ہے۔ ورنہ پاکیشیا کے لئے ہولناک خطرات پیدا ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"تجربہ ۔۔ کیا مطلب۔ کیسا تجربہ۔ اگر ٹریفک جام کا کوئی تجربہ ہو بھی سہی تو اس سے پاکیشیا کو کیا خطرات لاحق ہو سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اُسے واقعی عمران کے اس قدر سنجیدہ اور پریشان ہو جانے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔ عمران نے اُسے جعفری کو فون کرنے کے متعلق بتایا اور ساتھ ہی ساری تفصیل بھی بتا دی جو جعفری نے اُسے بتائی تھی۔

"اوہ اوہ۔ واقعی اگر یہ بات ہے تو یہ انتہائی حیرت انگیز اور خطرناک ہتھیار ہے"۔۔ بلیک زیرو بھی اب سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ تم سوچو۔ اگر انہوں نے کسی بھی وقت پاکیشیا پر یہ لہریں فائر کر دیں اور پاکیشیا کا تمام ٹریفک اور تمام اسلحہ جام ہو گیا۔ اور کافرستان کے پاس ایسا ہتھیار بھی ہو۔ جسے اڑتے ہوائی جہاز، ٹینکوں۔ گاڑیوں اور گنوں پر فٹ کر کے وہ ان لہروں کے اثرات سے بچ جاتا ہو تو اُسے پاکیشیا پر قبضہ کرنے میں شاید چند منٹ ہی لگیں اور پاکیشیا اپنی تمام تر فوجی اور دفاعی طاقت کے باوجود قطعی بے بس ہو کر رہ جائے گا"۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور اس بار بلیک زیرو کے ہونٹ بھی بھنچ گئے۔ اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ عمران اس قدر سنجیدہ اور پریشان کیوں

رہا ہے۔ عمران چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔ نائٹران بول رہا ہوں"۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نائٹران کی آواز سنائی دی۔ یہ اس کا خصوصی فون تھا۔ اس لئے اس نمبر پر وہ اپنا اصل نام ہی لیا کرتا تھا۔

"ایکسٹو"۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔ نائٹران کا لہجہ یک لخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"روپ نگر چھاؤنی والے واقعے کے بارے میں کوئی رپورٹ"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"جناب میں نے ایک خصوصی آدمی روپ نگر روانہ کر دیا ہے۔ وہ وہاں تفصیلی چھان بین کرنے کے بعد رپورٹ دے گا کہ وہاں دراصل ہوا کیا ہے"۔۔ نائٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی ہے۔ وہاں حکومت کافرستان نے کسی خصوصی ہتھیار کا تجربہ کیا ہے۔ اس ہتھیار کے ذریعے کسی خاص قسم کی لہریں روپ نگر قصبے اور چھاؤنی پر پھیلائی گئی تھیں۔ جس سے قصبے کی ٹریفک اور چھاؤنی میں موجود ہر قسم کا اسلحہ جام ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے مزید تجربات کے لئے چند جیپیں اور ایک ہیلی کاپٹر بھی وہاں پہنچایا ہوا تھا۔ جن کے اندر ایسے آلات نصب تھے۔ جن پر یہ مخصوص لہریں اثر نہیں کرتیں۔ اس طرح انہوں نے اس ہتھیار کو چیک کیا ہے"۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ اوہ سر۔ پھر تو یہ ہتھیار انتہائی خطرناک ہے۔ اس طرح
لوگ اس ہتھیار کی مدد سے پاکیشیا کا دفاعی نظام اور اسلحہ
جام کر سکتے ہیں۔ اور دوسرا آلہ نصب کر کے اپنی فوج بھی پاکیشیا
سکتے ہیں" ——— ناٹران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران ناٹران کی
ذہانت پر بے اختیار مسکرا دیا۔ ناٹران واقعی فوراً بات کی تہہ تک پہنچ
گیا تھا۔

"تم فوراً اس بارے میں معلومات اکٹھی کرو۔ ملٹری انٹیلی جنس
سے اس بارے میں مزید معلومات مل جائیں گی۔ اس ایجنسی کو
یقیناً اس تجربے کی تفصیلات کا علم ہوگا" ——— عمران نے ایکسٹو
کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی معلومات حاصل کرتا ہوں۔ ملٹری انٹیلی جنس
میں میرا ایک خاص آدمی موجود ہے" ——— ناٹران نے جواب دیا۔

"جلد سے جلد معلومات حاصل کرو اور رپورٹ دو" ——— عمران
نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز ہتھیار ہے عمران صاحب۔ میں
نے اس پر جتنا بھی غور کیا ہے اتنا ہی مجھے اس کے ہولناک پن کا
زیادہ احساس ہوا ہے" ——— بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کافرستان والوں کی ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے۔
کہ کسی طرح وہ پاکیشیا پر قبضہ کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے
ہتھیاروں کی تیاری میں اپنے ملک کے تمام وسائل جھونک
دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ چاہے وہاں رہنے والے بھوکے

ہی مرجائیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی۔ یہ ہتھیار ان کی توقع پر پورا اترا۔
انہوں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اسے پاکیشیا پر استعمال کر دینا ہے" ———
عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تجربے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ ہتھیار بنا لینے میں
کامیاب ہو چکے ہیں" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"مجھے ایک خلاف توقع بات پر حیرت ہو رہی ہے۔ کافرستان
والوں کا مزاج اب تک تو یہی رہا ہے کہ وہ ایسے تجربات ہمیشہ
پاکیشیا کے کسی سرحدی علاقے پر کرتے ہیں۔ پہلی بار انہوں نے
اس مزاج کے خلاف انتہائی دور دراز اپنے علاقے میں یہ تجربہ کیا
ہے۔ ویسے کسی ایک چھاؤنی پر تجربہ اور بات ہے اور پورے ملک
پر ہتھیار کا استعمال دوسری بات ہے۔ ابھی انہیں اس کے لئے
کچھ وقت ضرور چاہئے ہوگا اور ہم نے اس وقت سے ہی فائدہ
اٹھانا ہے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اسی
طرح کی باتیں کرتے رہے اور وقت آہستہ آہستہ گزرتا رہا۔ عمران
اس وقت چونکا جب ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں
جناب" ——— دوسری طرف سے ناٹران کی مسرت بھری آواز
سنائی دی۔

"غیر ضروری فقرے مت بولا کرو" ——— عمران کا لہجہ یک لخت

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ یس سر۔ سوری سر۔ رپورٹ کے مطابق آج سے دو ہفتے قبل پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں ایک خصوصی میٹنگ ہوئی ہے۔ یہ میٹنگ کافرستان کے نومنتخب وزیراعظم نے ہنگامی طور پر کال کی تھی۔ اس میں سیکرٹ سروس کا چیف شاگل۔ انٹیلی جنس چیف راجیش وکرم۔ نئی قائم کردہ ایجنسی پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے شرکت کی تھی۔ اس میٹنگ میں اس ہتھیار کے بارے میں تفصیلات طے ہوئی تھیں۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں نے بھرپور کوششیں شروع کر دیں اور جناب میں اس میٹنگ کی سرکاری ٹیپ حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گیا ہوں میں نے فوری طور پر اس کی کاپی تیار کی ہے۔ اور اصل ٹیپ واپس کر دی ہے۔ اس ٹیپ سے حیرت انگیز انکشاف ہوئے ہیں۔ ٹیپ کافی طویل ہے۔ تقریباً دو گھنٹوں کی بات چیت پر مشتمل ہے۔ جناب" —— ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ تم ایسا کرو۔ اسے سپیشل ٹیپ لائن پر لگا دو۔ چار گنا سپیڈ پر یہاں ٹیپ ہو جائے گی" —— عمران نے کہا۔

"یس سر" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اٹھ کر تیزی سے اس مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں یہ مخصوص لائن نصب تھی۔ اس لائن کے ذریعے پوری دنیا سے ٹیپ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ یہاں ٹیپ کیا جا سکتا تھا۔ عمران خاموش بیٹھا ہونٹ کاٹتا رہا۔ بلیک زیرو تقریباً بیس منٹ

بعد واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا ٹیپ ریکارڈر تھا۔ یہ سپیشل ٹیپ ریکارڈر تھا جو اس قسم کی ہائی سپیڈ ٹیپ کو نارمل رفتار میں سنوا سکتا تھا۔

بلیک زیرو نے ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ پہلے تو اس میں سائیں سائیں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلتی رہیں۔ پھر انسانی قدموں کی آوازیں اور کرسیاں گھسٹنے کی آوازیں وقفے وقفے سے سنائی دیتی رہیں۔ کافی طویل وقفے کے بعد ایک بھاری مگر نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"تشریف رکھیں" —— بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا کہ عمران اس کا لہجہ سن کر ہی سمجھ گیا کہ یہ کافرستان کے نومنتخب وزیراعظم کی آواز ہے۔ اس کے بعد گفتگو آگے بڑھتی رہی۔ پہلے رسمی تعارف ہوتا رہا۔ اس کے بعد وزیراعظم نے باقاعدہ تقریر شروع کر دی۔ عمران اور بلیک زیرو خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ اور پھر واقعی تقریباً دو گھنٹوں بعد ٹیپ ختم ہوئی اور عمران اور بلیک زیرو دونوں کے حلق سے طویل سانس نکل گئے۔ ناٹران نے واقعی انتہائی اہم ترین کلیو حاصل کر لیا تھا۔ اس میٹنگ کی ٹیپ نے کافرستان کے اس ہولناک منصوبے کی پوری تفصیلات ان کے سامنے کھول کر رکھ دی تھیں۔ اور اس ٹیپ سے نشر ہونے والی گفتگو سے عمران کو یہ بھی علم ہو گیا کہ کافرستان نے اپنے مخصوص مزاج کے مطابق یہ تجربہ پاکیشیا کی کسی چھاؤنی کی بجائے اپنے ہی ملک کی ایک چھاؤنی پر کیوں کیا ہے۔ یہ تجویز شاگل کی تھی۔ جس نے خاموش چیخوں والے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کیس کا حوالہ دے کر وزیر اعظم کو اپنی رائے بدلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ ایم۔ دی کی لیبارٹری سارتو پہاڑی پر بنائی گئی ہے اور ٹی۔ ایکس کی فیکٹری ایک ریگستانی شہر آرجانا میں کہیں بنائی گئی ہے۔ سارتو والی لیبارٹری کی حفاظت مادام ریکھا اور اس کی ایجنسی کر رہی ہے اور آرجانا کی حفاظت راجیش دکرم کی ایجنسی۔ لیکن عمران کے لئے اصل اہمیت اس سارتو والی لیبارٹری کی تھی جہاں اس خوفناک ہتھیار پر مزید تجربات کئے جا رہے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ پاکیشیا کے خلاف انتہائی ہولناک سازش ہے بلیک زیرو۔ اور اس سازش کو مکمل ہونے سے پہلے اپنے انجام تک پہنچنا ہوگا۔ ذرا کافرستان کا تفصیلی نقشہ لے آؤ۔ تاکہ میں دیکھوں کہ یہ سارتو پہاڑی کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اور لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کا ذہن گہری سوچوں میں ڈوب گیا تھا۔ وہ اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے کوئی ایسی پلاننگ کرنا چاہتا تھا۔ جس سے وہ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ کر اس لیبارٹری کو تباہ کر سکے۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ شاگل۔ ملٹری انٹیلی جنس اور پاور ایجنسی تینوں بے حد چوکنا اور ہوشیار ہوں گی۔ اور یہ بات بھی اس نے سن لی تھی کہ آرجانا یا

سارتو جانے کے لئے انہیں لامحالہ دارالحکومت سے گزر کر ہی آگے بڑھنا ہوگا۔ اور یہ بات بھی اس کے ذہن میں تھی کہ جس طرح پاکیشیا کے ایجنٹ کافرستان میں موجود ہیں۔ اس طرح کافرستان کے ایجنٹ بھی یہاں کام کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی روانگی کی اطلاع بھی کافرستان پہنچ سکتی ہے۔

"یہ لیجئے نقشہ"۔۔۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے واپس آتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے نقشہ کھولا۔ اور پھر اس پر جھک گیا۔ بلیک زیرو بھی اس پر جھکا ہوا تھا۔

"یہ ہے سارتو پہاڑی۔ سلسلہ کاچین کی سب سے دشوار گزار پہاڑی"۔۔۔ عمران نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر میز پر موجود قلمدان میں سے اس نے سرخ پنسل نکال کر اس پہاڑی کے گرد دائرہ لگا دیا۔

"یہ تو ہر طرف سے دشوار گزار پہاڑیوں کے عین درمیان میں واقع ہے۔ یہاں تک جانے کا راستہ کہاں سے ہوگا"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہاڑی راستے ہی ہوں گے۔ ویسے یہ لوگ یقیناً مخصوص ہیلی کاپٹرز استعمال کرتے ہوں گے اور انہوں نے اس کی حفاظت کے لئے نہ صرف چاروں طرف پہاڑیوں پر مخصوص کیمپ لگائے ہوئے ہوں گے۔ بلکہ ان پہاڑیوں کی چوٹیوں پر مخصوص راڈار بھی نصب کئے گئے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اس سلسلے تک جانے کے لئے تو واقعی ہمیں کافرستان کے دارالحکومت سے ہو کر ہی آگے بڑھنا ہو گا" ــــ بلیک زیرو نے کہا اور اس بار عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ آرجانا کہاں ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اس کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ اسے تو ناٹران بھی تباہ کر سکتا ہے۔ یہ لیبارٹری سب سے اہم پوائنٹ ہے" ــــ عمران نے کہا۔ اور کافی دیر تک جھکا۔ وہ نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے سر اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کسی خاص نتیجے تک پہنچ گیا ہو۔

"یہاں جانے کے لئے ہمیں خصوصی راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اگر ہم پاکیشیا سے اندر داخل ہونے کی بجائے ناپال کی طرف سے اندر داخل ہوں۔ تو پہاڑی سلسلوں کے اندر سے ہوتے ہوئے آسانی سے سارتو تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس سارے علاقے میں ناپالی اور کافرستانی کئی پہاڑی قبیلے بستے ہیں۔ اور یہ قبیلے خانہ بدوش ٹائپ کے ہیں۔ اس لئے یہ ان سارے پہاڑی سلسلوں میں موسم اور صورت حال کے مطابق سفر کرتے رہتے ہیں۔ ان قبائیلیوں کے روپ میں ہم آسانی سے مشن سپاٹ تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن یہ پہاڑی بے حد بلند ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے نیچے سے اوپر جانے کا کوئی راستہ کوئی لفٹ نہ بنائی ہو گی۔ بلکہ خصوصی ہیلی کاپٹرز سے ہی یہ لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ اس لئے اگر بفرض محال ہم وہاں پہنچ بھی جائیں تو اس لیبارٹری کو کیسے تباہ کیا جائے گا" ــــ عمران نے کہا۔

"اب وہ خاموش چیخوں والی ترکیب بھی دوبارہ استعمال نہیں کی جا سکتی" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا تو باقاعدہ حوالہ اس میٹنگ میں دیا گیا ہے۔ اس لئے لازماً اس مادام ریکھا نے اس بارے میں انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اگر شاگل حوالہ نہ دیتا تو پھر یہ ترکیب دوبارہ کامیابی سے استعمال کی جا سکتی تھی۔ کیونکہ ریکھا اس ترکیب سے لاعلم تھی" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ایک ہی صورت ہے کہ جہاں سے ان کے یہ مخصوص ہیلی کاپٹرز پرواز کرتے ہوں۔ وہاں سے ان پر قبضہ کیا جائے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کی قریب ترین فوجی چھاؤنی بھی اس پہاڑی سے کافی دور ہے۔ اور اگر قبضہ کر بھی لیا جائے تو جب تک یہ ہیلی کاپٹرز پہاڑی تک پہنچیں ان کے بارے میں اطلاع وہاں تک پہنچ سکتی ہے۔ اور یہ ہیلی کاپٹرز فضا میں ہی تباہ کر دیئے جائیں گے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"او۔کے ــــ تم ایسا کرو۔ جولیا۔ تنویر۔ صفدر۔ اور کیپٹن شکیل کو الرٹ کر دو۔ کہ وہ کافرستان مہم پر جانے کے لئے تیار رہیں۔ میں اس سلسلے میں خصوصی طور پر کوئی پلاننگ بناؤں گا۔ تب ہی اس مشن میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ ورنہ نہیں" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کہ بلیک زیرو کچھ کہتا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بے پناہ سنجیدگی کی وجہ سے بلیک زیرو کو ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ کوئی بات کرتا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور فیصل جان اندر داخل ہوا۔ کمرے میں بیٹھا ہوا ناٹران جو سامنے رکھے ایک نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ چونک کر سر اٹھایا۔

"مجھے بلایا تھا آپ نے۔ خیریت" ۔۔۔ فیصل جان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آؤ بیٹھو۔ ایک اہم مشن درپیش ہے" ۔۔۔ ناٹران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کہیں وہ ٹیپ والا معاملہ تو نہیں۔ یہ بھی بتا دوں کہ

اس ٹیپ کی نقل ہونے کا بھی علم ہو گیا ہے۔ اور سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے" ۔۔۔ فیصل جان نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیسے" ۔۔۔ ناٹران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی مجھے سومرو نے اطلاع دی ہے۔ اور اس سپیشل سیکرٹری نے انہیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس نے یہ ٹیپ پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کی ہے" ۔۔۔ فیصل جان نے کہا۔

"اس نے یہ بیان کیسے دے دیا۔ وہ سومرو کو جانتا تھا" ۔۔۔ ناٹران اور زیادہ زور سے چونک پڑا۔

"سومرو اس سے خود براہ راست نہیں ملا تھا۔ اس نے ایک درمیانی ایجنٹ کے ذریعے سودا کیا گیا۔ اور پھر ٹیپ واپس پہنچ جانے کے بعد سومرو نے اس درمیانے آدمی کو گولی مار دی تھی تاکہ وہ بات لیک آؤٹ نہ ہو۔ لیکن اس درمیانے آدمی کی لاش اس نے کسی گٹر میں ڈالنے کی بجائے چوک پر پھینکوا دی۔ جہاں سے پولیس کو اس کی جیب سے ایک کاغذ مل گیا۔ اس کاغذ پر اس ایجنٹ نے سپیشل سیکرٹری کا نام اور فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ یہ بات انتہائی اہم تھی۔ کیونکہ یہ درمیانی آدمی بظاہر ایک عام سا آدمی تھا۔ اس کا تعلق پرائم منسٹر کے سپیشل سیکرٹری کے ساتھ کیسے ہو سکتا تھا۔ چنانچہ سپیشل سیکرٹری سے اس آدمی کے بارے میں خصوصی طور پر پوچھ گچھ کی گئی تو آخر وہ بول پڑا۔ شاید اس آدمی نے اُسے یہ بات بتائی ہوگی کہ یہ ٹیپ پاکیشیائی ایجنٹ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کو دی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ سومرد کو اس حیثیت سے جانتا ہو"۔ فیصل جان نے کہا۔

" بہرحال ٹیپ سے جو مقصد حاصل ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اور سومرد انتہائی محتاط انداز میں کام کرنے کا عادی ہے۔ اس لئے اس تک بھی یہ لوگ نہ پہنچ سکیں گے۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم لازماً اس مشن کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے گی۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے بنیادی باتیں معلوم کر لوں" ——— ناٹران نے کہا۔

" کیسی بنیادی باتیں" ——— فیصل جان نے چونک کر پوچھا۔

" اس ٹیپ سے یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ سارتو پہاڑی پر واقع لیبارٹری کی حفاظت پاور ایجنسی کر رہی ہے۔ اور جب سے پاور ایجنسی قائم ہوئی ہے۔ اس کا مکمل چارج میں نے تمہیں دے رکھا ہے۔ کیا تم اس ایجنسی کا کوئی ایسا آدمی ٹریس کر سکتے ہو جو پاور ایجنسی کے حفاظتی انتظامات کی ہمیں تفصیلات مہیا کر سکے۔ میں نے اس لئے تمہیں بلایا تھا" ——— ناٹران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ اس مادام ریکھا کے ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی کو میں نے توڑ رکھا ہے۔ مادام ریکھا تو اپنے گروپ کے ساتھ یہاں نہیں ہو گی۔ لیکن اگر اس نے ہیڈ کوارٹر بیٹھ کر کوئی پلاننگ کی ہو گی تو ہمیں اس پلاننگ کی تفصیلات حاصل ہو سکتی ہیں" ——— فیصل جان نے کہا۔

" کیا اس سے فون پر بات ہو سکتی ہے" ——— ناٹران نے کہا۔

" ہاں۔ میں ابھی بات کرتا ہوں۔ وہ اس وقت یقیناً ہارلو کلب میں ہو گا" ——— فیصل جان نے کہا۔

" صرف اس کی موجودگی کی تسلی کر لو۔ فون پر کوئی بات نہ کرنا۔ سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس بے حد چوکنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہوں نے مخصوص آدمیوں کی نگرانی کر رکھی ہو۔ یا ان کے فون وغیرہ ٹیپ کرنے کا بندوبست کر رکھا ہو" ——— ناٹران نے کہا۔

" ٹھیک ہے" ——— فیصل جان نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ——— ہارلو کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

" مسٹر ارجن داس یہاں موجود ہوں گے۔ میں ان کا ایک دوست بول رہا ہوں" ——— فیصل جان نے کہا۔

" ارجن داس صاحب ابھی تک نہیں آئے۔ البتہ ان کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں جب وہ آئیں گے تو آپ کو فون کر دیا جائے گا" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں خود تھوڑی دیر بعد فون کر لوں گا۔ شکریہ" ——— فیصل جان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ہمیں خود وہیں جانا ہو گا" ——— فیصل جان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ چلو۔ تم اس سے بات کرنا۔ میں نگرانی وغیرہ چیک کروں گا۔ لیکن تم میک اپ کر لو۔ کیونکہ تمہارا اس سے رابطہ تو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کوڈ میں ہی ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ اس سے بات چیت کے بعد تمہاری بھی نگرانی شروع ہو جائے" ـــــ ناٹران نے کہا اور فیصل جان سر ہلاتے ہوئے اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ دس پندرہ منٹ بعد جب وہ باہر آیا تو اس کا حلیہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔

اور پھر وہ دونوں علیحدہ علیحدہ کاروں میں بیٹھے اپنے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ہارلو کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ آگے فیصل جان کی کار تھی۔ جب کہ اس کے عقب میں دوسری کار پر ناٹران تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد دونوں کاریں ہارلو کلب کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہی تھیں۔ کاریں پارکنگ میں روکنے کے بعد وہ دونوں نیچے اترے اور آگے پیچھے چلتے ہوئے کلب کی عمارت کی طرف بڑھتے گئے۔ یہ ایک اوپن کلب تھا۔ اس لئے یہاں ممبر شپ کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ کلب کا وسیع ہال مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور ہر شخص سامنے شراب رکھے اُسے پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ ناٹران جانتا تھا کہ کلب کے نیچے تہہ خانے میں بہت بڑے پیمانے پر جوا بھی کھیلا جاتا ہے۔ اور یہاں ایسے کمرے بھی ہیں جو گھنٹوں کے لئے بک کئے جاتے ہیں۔ بہرحال اندر داخل ہوتے ہی ناٹران خاموشی سے ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ فیصل جان کو اس نے ایک میز پر بیٹھے ہوئے مرد اور عورت کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی مرد ارجن داس ہوگا۔ فیصل جان

اس کی میز کے قریب جا کر رکا اور اس نے جھک کر جیسے ہی ارجن داس سے کچھ کہا۔ اس نے اپنے سامنے بیٹھی ہوئی عورت سے کچھ کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب سے باہر جا رہے تھے۔ ناٹران چند لمحوں تک بیٹھا اس بات کو چیک کرتا رہا کہ ان کے پیچھے تو کوئی نہیں جاتا اُسے سب سے زیادہ خطرہ اس عورت کی طرف سے تھا جو ارجن داس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن وہ عورت ارجن داس کے اٹھتے ہی شراب کا جام اٹھا کر ایک اور میز پر جا بیٹھی۔ جہاں ایک غنڈہ ٹائپ آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ دونوں ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے۔ جب ناٹران کو تسلی ہو گئی کہ کوئی ان دونوں کے پیچھے نہیں گیا تو وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی عمارت سے باہر آ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ فیصل جان ارجن داس کو لے کر کسی سپیشل روم میں گیا ہوگا۔ یہ سپیشل روم عمارت سے ذرا ہٹ کر ایک طرف ایک بڑے بلاک کی صورت میں بنے ہوئے تھے۔ ناٹران تیزی سے اس بلاک کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن وہ اندر جانے کی بجائے وہیں ایک طرف ایک گھنے درخت کے نیچے موجود بنچ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ایک رسالہ نکالا اور اُسے کھول کر اُسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ ناٹران ہمیشہ اپنی کوٹ کی اندرونی جیب میں یہ رسالہ رکھتا تھا۔ تاکہ کسی بھی وقت اگر اُسے کہیں انتظار کرنا پڑا تو وہ اس رسالے سے مدد حاصل کر سکے۔ اس طرح دیکھنے والا یہی سمجھتا تھا کہ یہ شخص مطالعے کا شوقین ہے۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اور فارغ وقت میں کھلی جگہ پر بیٹھ کر مطالعے میں مصروف ہے۔ اور اس کا انداز بھی ایسا ہوتا تھا جیسے وہ ہمہ تن مطالعے میں ہی مصروف ہو۔ اور اسے دنیا ومافیہا سے ذرا برابر بھی کوئی تعلق نہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ دکھاوا تھا۔ ورنہ ناٹران کن انکھیوں سے باقاعدہ ہر طرف کا جائزہ لے رہا تھا۔

فیصل جان اور ارجن داس تقریباً آدھے گھنٹے بعد سپیشل بلاک سے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے سامنے کے رخ چلے گئے۔ لیکن ناٹران اسی طرح بیٹھا ہر طرف کا جائزہ لیتا رہا۔ لیکن کوئی بھی ان دونوں کے پیچھے نہ تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے رسالہ بند کر کے اسے دوبارہ کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے سامنے کے رخ سے ہوتا ہوا سیدھا پارکنگ کی طرف بڑھتا گیا۔ فیصل جان کی کار اس وقت پارکنگ سے نکل رہی تھی۔

"ہیڈ آفس" ___ فیصل جان نے بڑبڑاتے ہوئے اس وقت کہا جب ناٹران چلتا ہوا اس کے قریب سے گزرا تھا۔ ناٹران اسی طرح چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار بھی کلب کمپاؤنڈ سے نکل کر ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کچھ پتہ چلا" ___ ناٹران نے اپنے مخصوص کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ فیصل جان پہلے ہی وہاں پہنچ کر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"اس نے مجھے بتایا ہے کہ بادام دیکھا بیس آدمیوں کے گروپ کے ساتھ سارتو پہاڑی کی حفاظت کے لئے گئی ہے۔ اس کا ارادہ سارتو پہاڑی سے ملحقہ نیلا ہٹ پہاڑی میں کیمپ لگانے کا تھا۔ وہ چند تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر اور کئی آٹومیٹک ایئر کرافٹ گنوں کے علاوہ انتہائی جدید اسلحہ اور آلات بھی ساتھ لے گئی ہے۔ بس اتنا ہی بتا سکا ہے وہ" ___ فیصل جان نے کہا اور ناٹران نے سر ہلایا اور میز کی دراز سے ایک بار پھر نقشہ نکال کر اس پر جھک گیا۔ اس نے سرخ پنسل سے اس تفصیلی نقشے پر موجود نیلا ہٹ پہاڑی کو تلاش کر کے اس کے گرد نشان لگا دیا۔ اس کے ساتھ ہی سارتو پہاڑی کے گرد بھی نشان لگا ہوا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو سکتا ہے پہلے اس آرجانا فیکٹری کو نشانہ بنانا چاہے اور ہم ساری توجہ سارتو کی طرف مبذول کئے ہوئے ہیں" ___ فیصل جان نے کہا۔

"نہیں۔ اصل اہمیت اس سارتو پہاڑی پر واقع لیبارٹری کی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ چیف پہلے اسے تباہ کرنے کی کوشش کرے گا" ___ ناٹران نے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا۔ کہ ساتھ پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ناٹران نے چونک کر ایک نظر ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ناٹران سپیکنگ" ___ ناٹران نے کہا۔

"ایکسٹو" ___ دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر" ___ ناٹران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

" ناٹران۔ تمہاری بھیجی ہوئی ٹیپ بنیادی کلیو ثابت ہوا ہے۔ تم نے اس ٹیپ کو حاصل کر کے واقعی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے سارتو پہاڑی پر موجود لیبارٹری کو تباہ کیا جائے گا۔ ٹی۔ ایکس کی فیکٹری کو بعد میں تم اپنے طور پر ختم کر دینا۔ سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران کی قیادت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ اب عمران تم سے براہِ راست رابطہ کرے گا اور تم نے اب اس کی ماتحتی میں کام کرنا ہو گا" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ناٹران کا چہرہ ایکسٹو کے تحسین آمیز جملوں کی وجہ سے فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔

" شکریہ جناب۔ ویسے میں نے اس سلسلے میں تھوڑی سی معلومات اور بھی حاصل کر لی ہیں۔ سارتو پہاڑی کی حفاظت کی ذمہ داری پاور ایجنسی کی ذمہ داری میں دی گئی ہے اور مادام ریکھا بیس افراد کا گروپ لے کر وہاں گئی ہے۔ اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر سارتو پہاڑی سے ملحقہ نیلا ہٹ پہاڑی پر قائم کیا ہے اور وہ اپنے ساتھ چند تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر کئی آٹومیٹک ایئر کرافٹ گنوں کے علاوہ انتہائی جدید اسلحہ اور آلات بھی لے گئی ہے" ۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ تفصیلات عمران کو بتا دینا۔ اب اس مشن کا انچارج وہی ہے" ___ ایکسٹو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" تیار ہو جاؤ فیصل جان اس مشن پر میری چھٹی حس کہہ رہی ہے۔ کہ

خوب جان لڑانی پڑے گی" ___ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب جس مشن کے لیڈر بن جائیں۔ اس میں وہ اکیلے ہی اپنی جان لڑا دیتے ہیں کہ باقی ممبر تو بس تالیاں بجانے تک ہی رہ جاتے ہیں" ___ فیصل جان نے کہا اور ناٹران بھی مسکرا دیا۔

" اصل میں کارکردگی کے لحاظ سے عمران کی حیثیت سورج جیسی ہے۔ اس لئے ہم لوگ اس کے مقابلے میں چراغ بن کر رہ جاتے ہیں اور سورج کو چراغ دکھانے والا محاورہ ایسے حالات میں فٹ آتا ہے" ناٹران نے کہا۔

" چراغ بھی ٹمٹماتے ہوئے" ___ فیصل جان نے ہنستے ہوئے کہا اور ناٹران بھی ہنس پڑا۔ لیکن اسی لمحے ایک بار پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ناٹران سپیکنگ" ___ ناٹران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے نام سے ہمیشہ مجھے تمہاری جنس کے بارے میں الجھن ہی رہتی ہے" ___ دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

" وہ کیسے عمران صاحب" ___ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ فیصل جان بھی لاؤڈر پر عمران کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

" ایک جنس ہوتی ہے عورت۔ وہ ہمیشہ ناں کہتی رہتی ہے اور دوسری جنس ہوتی ہے سیاست دان۔ جو ہمیشہ ہاں ہی کہتے رہتے ہیں۔ لیکن مطلب ان دونوں کا ہی الٹ ہوتا ہے۔ عورت کی ناں کا مطلب ہاں اور سیاست دان کی ہاں کا مطلب ناں ہوتا ہے اور تمہارا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نام بھی نا سے ہی شروع ہوتا ہے" —— عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"قافیہ تو ایک ہی ہے۔ آپ کے اور میرے ناموں کا" —— ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو قافیہ تنگ ہو جاتا ہے" —— عمران نے محاورے کو خوب صورت انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا۔ اور ناٹران ہنس پڑا۔ فیصل جان بھی مسکرا رہا تھا۔

"چیف نے تمہیں کوئی ہدایت دی ہے یا نہیں" —— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا" —— ناٹران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو۔ فیصل جان کو ساتھ لے کر ناپال کی سرحد پر واقع کافرستانی شہر میلانی پہنچ جاؤ۔ تم نے میلانی شہر میں واقع سارگان ہوٹل کے منیجر سے جا کر ملنا ہے۔ اور اسے "پرنس آف ڈھمپ" کا کوڈ کہنا ہے۔ وہ تمہیں ہم تک پہنچا دے گا۔ لیکن خیال رکھنا شاگل کے آدمی تمہارے پیچھے پیچھے وہاں نہ پہنچ جائیں" —— عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی علم نہ ہو سکے گا" —— ناٹران نے پراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج سے دو روز بعد تم نے وہاں پہنچنا ہے۔ خدا حافظ" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ناٹران نے ریسیور رکھ دیا۔

"تو اس بار عمران نے ناپال کی طرف سے کافرستان میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا ہے" —— فیصل جان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب تم تیاری کرو۔ ہم کل یہاں سے روانہ ہو جائیں گے میں پہلے وہاں جا کر اس شہر کا تفصیلی جائزہ لینا چاہتا ہوں" —— ناٹران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور فیصل جان بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

شاگل اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا رسیور کان سے لگائے ایک فون سننے میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ کمرے میں داخل ہونے والی ایک خوب صورت لڑکی تھی۔

"او۔ کے۔ ہر طرف سے محتاط رہنا" ـــــ شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ لڑکی مسکراتی ہوئی آگے بڑھی اور سر کے اشارے سے شاگل کو سلام کر کے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بڑے اطمینان سے بیٹھ گئی۔

"کیا رہا کاشی۔ کوئی امید افزا رپورٹ" ـــــ شاگل نے لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ ریکھا کے سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہونے کے بعد شاگل نے ملٹری انٹیلی جنس سے کاشی کا تبادلہ سیکرٹ سروس میں کرا لیا تھا۔ کاشی انتہائی خوبصورت

لڑکی ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی تھی اور تربیت یافتہ بھی تھی۔ اور سب سے بڑی خوبی جو شاگل کو پسند آئی تھی وہ اس کی فرمانبرداری تھی۔

"باس۔ کاشی کبھی ناکام نہیں لوٹ سکتی" ـــــ کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ویری گڈ۔ پھر کیا رپورٹ ہے" ـــــ شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم علی عمران کی قیادت میں سارتو پہاڑی کی لیبارٹری کی تباہی کے مشن پر روانہ ہو چکی ہے۔ اور اس بار وہ لوگ ناپال کی سرحد کراس کر کے کافرستان میں داخل ہوں گے اور میلانی شہر کے سارگان ہوٹل کے مینیجر کو ان کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوں گی" ـــــ کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور شاگل کا چہرہ کاشی کی رپورٹ سن کر جگمگا اٹھا۔

"اوہ ویری گڈ کاشی۔ تم نے کمال کر دیا۔ اس قدر واضح رپورٹ تمہیں کہاں سے مل گئی" ـــــ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اگر سلیقے سے کام کیا جائے تو پھر مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ آپ نے مجھے ایک آدمی شیرباز کے متعلق بتایا تھا۔ کہ اس پر شبہ کیا جاتا ہے کہ اس کا تعلق یہاں کافرستان میں پاکیشیا کے فارن ایجنٹ ناٹران کے گروپ سے ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر کام شروع کیا۔ اور اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اس

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

گروپ کا ایک اہم آدمی فیصل جان ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی نگرانی شروع کر دی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ پولیس کی طرح مشکوک ذہن کا آدمی ہے۔ اس لئے میں اس سے براہِ راست نہ ملی۔ البتہ میں نے اس کے ایک ملازم کو گانٹھ لیا۔ اس ملازم کا نام ارشد ہے۔ اور ارشد ابھی حال ہی میں اس کے پاس آیا ہے۔ فطری طور پر انتہائی عیاشش ٹائپ کا آدمی ہے۔ بہرحال میں نے اُسے ایک گھنٹے کے اندر ہی ڈھب پر چڑھا لیا اور پھر باس آپ سن کر حیران ہو جائیں گے کہ میں نے اس ارشد کے ذریعے اس فیصل جان کی قمیض کے کالر کے اندر سپر ڈکٹا فون بٹن پہنچا دیا۔ یہ وہ قمیض تھی جو آج اس فیصل جان نے پہنی تھی۔ کیونکہ ارشد ہی اس کے لباس وغیرہ کا خیال رکھتا ہے۔ اس سپر ڈکٹا فون نے انتہائی حیرت انگیز انکشافات کئے۔ اس سے ناٹران کی بات چیت بھی سامنے آئی۔ صرف ایک کمی رہ گئی کہ ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ چل سکا۔ کیونکہ میں نے اس فیصل جان کی براہِ راست نگرانی نہیں کی۔ کیونکہ اگر وہ نگرانی چیک کر لیتا تو پھر سارا سیٹ اپ ہی خراب ہو جاتا۔ سپر ڈکٹا فون کی رینج چونکہ بے حد وسیع ہوتی ہے۔ اس لئے میں اس سے کافی فاصلے پر رہی۔ فیصل جان اس ناٹران سے ملا۔ پھر انہوں نے پاور ایجنسی کے ایک آدمی ارجن داس سے جا کر ملاقات کی۔ اس سے انہوں نے مادام ریکھا اور اس کے گروپ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ پھر اس نے یہ معلومات ناٹران کو منتقل کر دیں۔ اسی دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا فون آگیا۔ اس نے کسی

ٹیپ کی بابت بتایا جو اس ناٹران نے اُسے بھجوائی تھی۔ اس نے اس کی کارکردگی کی تعریف کی۔ اس کے بعد اُسے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم علی عمران کی سربراہی میں سارتو پہاڑی پر واقع لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے ترتیب دی ہے اور اب اس سے رابطہ علی عمران خود کرے گا۔ اس کے بعد علی عمران کا فون آیا وہ مسخرہ سا آدمی لگتا تھا۔ اس نے پہلے تو اس ناٹران سے گھٹیا سا مذاق کیا۔ اس کے بعد انہیں کہا کہ وہ دو روز بعد ناپال کی سرحد پر واقع کافرستان شہر میلانی پہنچ جائیں جہاں سارگان ہوٹل کے مینیجر سے ملنے کے بعد وہ اُسے "پرنس آف ڈھمپ" کا کوڈ کہیں گے تو انہیں ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس نے ناٹران کو فیصل جان کو بھی ساتھ لے آنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد فیصل جان واپس اپنی رہائش گاہ پر آگیا۔ اس نے شاید لباس تبدیل کر دیا تھا۔ کیونکہ اس کے بعد سپر ڈکٹا فون خاموش ہی رہا۔ چنانچہ میں آپ کو رپورٹ دینے یہاں آگئی" ——— کاشی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ کاشی۔ کہاں ہے اس فیصل جان کی رہائش گاہ۔ مجھے بتاؤ۔ میں ابھی اسے گرفتار کر کے سب سے پہلے تو اس ناٹران گروپ کا خاتمہ کرتا ہوں۔ اس گروپ نے مجھے بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن آج تک اس کا پتہ بھی نہ چل رہا تھا۔ اس شیر باز کی بھی طویل عرصہ تک نگرانی ہوتی رہی تھی۔ لیکن ہمیں تو آج تک یہ کلیو نہ مل سکا۔ جب کہ تم نے ایک ہی بار اس قدر تفصیلی معلومات حاصل کر لیں" ——— شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"باس۔ ہمیں اس فیصل جان کی بجائے میلانی کے اس ہوٹل منیجر کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اس نے تو یہیں رہنا ہے۔ کسی بھی وقت ان پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم درست پلاننگ کریں تو ہم اس منیجر کے ذریعے اس پوری سیکرٹ سروس کو ختم کر سکتے ہیں" ——— کاشی نے کہا۔

" اوہ۔ وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں منیجر کی ہڈیوں سے بھی اصل بات اگلوا لوں گا۔ تم اس فیصل جان کی رہائش گاہ بتاؤ" ——— شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا تھا۔ کاشی نے رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا شاگل نے جلدی سے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور پھر دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر" ——— ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" راجیش۔ ایک پتہ نوٹ کر لو" ——— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کاشی کا بتایا ہوا پتہ بتا دیا۔

" یس باس۔ نوٹ کر لیا ہے" ——— راجیش نے کہا۔

" اس پتے پر فل ریڈ کرو۔ یہاں ایک آدمی جس کا نام فیصل جان ہے رہتا ہے۔ تم نے اسے زندہ گرفتار کر کے یہاں ہیڈ کوارٹر لے آنا ہے۔ دھیان رکھنا وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اُسے مرنا نہیں چاہیئے۔ میں اُسے ہر صورت میں زندہ گرفتار کرنا چاہتا ہوں" ——— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ——— دوسری طرف سے راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور شاگل نے انٹر کام کا رسیور رکھا اور پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس باس" ——— دوسری طرف سے اس کے پی۔ اے کی آواز

SCANNED BY JAMSHED

سنائی دی۔

" میلانی میں ایک ہوٹل ہے سار گان ہوٹل اس کے منیجر سے میری بات کراؤ" ——— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

" کس حیثیت سے جناب۔ ذاتی یا سرکاری" ——— پی۔ اے نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" احمق۔ الو۔ اب میں دو ٹکے کے منیجر سے ذاتی حیثیت سے ملوں گا۔ نانسنس" ——— شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ شاگل رسیور رکھتا۔ کاشی نے جلدی سے اٹھ کر باقاعدہ اس کے ہاتھ سے رسیور چھین لیا۔

" سنو۔ مت ملاؤ یہ نمبر" ——— کاشی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" جی۔ جی۔ آپ کون ہیں" ——— دوسری طرف سے پی۔ اے نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جب کہ شاگل انتہائی حیرت بھرے انداز میں کاشی کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کاشی اس کے ساتھ اس طرح کی حرکت بھی کر سکتی ہے۔

" میں کاشی بول رہی ہوں" ——— کاشی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اور اُسی لمحے شاگل جیسے پھٹ پڑا۔

" تم ——— تم۔ تمہاری یہ جرأت۔ کہ تم میرے ہاتھوں سے رسیور چھینو اور میرے ہی پی۔ اے کو میرے حکم کی تعمیل سے منع کرو" ——— غصے کی شدت سے شاگل کے منہ سے کف سی نکلنے لگ گئی تھی۔

" باس۔ آپ میری ساری محنت ضائع کر دینے پر تل گئے ہیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

منیجر سے جیسے ہی آپ نے بات کی۔ وہ فوراً ہی غائب ہو جائے گا اور اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہم کہاں ڈھونڈھیں گے آپ نے پہلے ہی فیصل جان پر ہاتھ ڈلوا دیا ہے۔ جیسے ہی اس ناٹران کو اس کی گرفتاری کا علم ہو گا وہ فوراً اس کی اطلاع پاکیشیا پہنچا دے گا اور خود بھی روپوش ہو جائے گا" ـــــ کاشی نے بھی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو ـــــ تو کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں ان کی شکلیں دیکھتا رہوں یہاں بیٹھ کر۔ میں ان کو فنا کر کے رکھ دوں گا" ـــــ شاگل نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

" باس۔ آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں پولیس آفیسر نہیں ہیں۔ آپ کو اس انداز میں کام نہیں کرنا چاہئے۔ آپ کا انداز ایسا ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ ہو اور انہیں اس انداز میں گھیر لیا جائے کہ وہ کسی طرح بھی بچ کر نہ نکل سکیں" ـــــ کاشی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے ایک جھٹکے سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ـــــ شاگل نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا اس کے ذہن پر ابھی تک شدید غصے کی کیفیت طاری تھی۔

" راجیش بول رہا ہوں جناب۔ جو پتہ آپ نے دیا تھا وہاں صرف ایک لاش موجود ہے۔ باقی وہاں کچھ بھی نہیں" ـــــ دوسری طرف سے راجیش کی آواز سنائی دی۔

" کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو" ـــــ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ ہم جب اس کوٹھی کے اندر داخل ہوئے تو وہاں خاموشی طاری تھی جیسے کوٹھی خالی ہو۔ اور واقعی کوٹھی خالی پڑی تھی۔ ایک لاش البتہ ایک کمرے میں پڑی تھی۔ جس کے چہرے پر ایسے تاثرات ہیں جیسے اس پر تشدد کیا گیا ہو۔ اس کے دل پر گولی ماری گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں نہ ہی کوئی آدمی ہے اور نہ ہی کوئی خاص سامان۔ صرف فرنیچر وغیرہ موجود ہے۔ میں نے ساتھ والی کوٹھی کے چوکیدار سے پوچھ گچھ کی ہے تو اس نے بتایا ہے کہ ایک کار ہمارے آنے سے آدھا گھنٹہ پہلے وہاں سے نکل کر گئی ہے۔ لیکن وہ ان پڑھ آدمی ہے۔ اس لئے کار کا نمبر اس سے معلوم نہیں ہو سکا۔ میں نے جب اندر سے جا کر اسے وہ لاش دکھائی تو اس نے بتایا کہ یہ یہاں رہنے والے صاحب کا نیا نوکر تھا۔ اس کا نام ارشد ہے" ـــــ راجیش نے اس بار تفصیلی رپورٹ دی۔ اور کاشی جو لاؤڈر پر یہ ساری باتیں سن رہی تھی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا۔

" ٹھیک ہے۔ واپس آجاؤ" ـــــ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" شاید تم ٹھیک کہتی ہو کاشی۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ دراصل مجھ سے دیر برداشت نہیں ہوتی" ـــــ شاگل نے قدرے افسوس بھرے لہجے میں کہا

" باس۔ اس کو یقیناً شک پڑ گیا ہو گا۔ اور پھر اس نے ارشد سے سب کچھ اگلوا لیا ہو گا۔ اور اب وہ سارا سیٹ اپ ہی بدل دیں گے۔ اب میرے خیال میں اس منیجر سے بھی کچھ حاصل نہ ہو سکے گا"

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میرے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اسے شک پڑا ہے" ___ شاگل نے کہا۔

"بہر حال اب تو ہم جہاں سے چلے تھے وہیں دوبارہ پہنچ گئے" ___ کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس عمران کی فطرت جانتا ہوں۔ وہ جو پلاننگ کرے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ اس لئے وہ لازماً اس میلانی کی طرف سے ہی کافرستان کی سرحد پار کرے گا۔ اس لئے اب ہمیں فوری طور پر میلانی پہنچنا ہوگا" ___ شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اس طرح شاید ہم ان کا کوئی کھوج نکال لیں" ___ کاشی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم میرے ساتھ جاؤ گی۔ اور سنو۔ اب تم میری نمبر ٹو ہو۔ لیکن ایک بات کا آئندہ خیال رکھنا۔ گھر اور دفتر میں فرق ہوتا ہے۔ آئندہ تم نے اس طرح میرے ہاتھ سے رسیور چھیننے کی جرات کی یا میرے حکم کے خلاف کوئی بات کی تو میں تمہارا یہ خوب صورت جسم گولیوں سے چھلنی کر ڈالوں گا۔ تم صرف مجھے مشورہ دے سکتی ہو۔ اور بس" ___ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ اس طرح میں آپ کے ساتھ کام نہ کر سکوں گی۔ آپ مجھے واپس ملٹری انٹیلی جنس میں بھجوا دیں یا میں خود چیف آف ملٹری انٹیلی جنس سے بات کر لیتی ہوں" ___ کاشی پہلی بار اکڑ گئی تھی۔ حالانکہ اس سے پہلے اس نے انتہائی فرمانبرداری سے شاگل کے ہر حکم کی تعمیل آنکھیں بند کر کے کی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی۔ کہ کاشی کے اس جواب پر شاگل اُسے اس طرح حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ جیسے اس کے سامنے کاشی کی بجائے کوئی اور عورت بیٹھی ہوئی ہو۔

"تم ___ تم یہ کہہ رہی ہو۔ تم کاشی" ___ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھاتا نہیں دیکھ سکتی۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ ہر میدان میں کامیاب رہیں۔ لیکن آپ جس طرح جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ اس طرح کامیابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ واپس چلی جاؤں" ___ کاشی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے۔ میں جلد باز ہوں۔ احمق ہوں۔ یہی تمہارا مطلب ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ تم کیسے واپس جاتی ہو۔ میں ابھی تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگواتا ہوں۔ تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔ تم نے اب تک صرف میرا ایک ہی روپ دیکھا ہوا ہے" ___ شاگل پر تو جیسے پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے جو آپ کی مرضی آئے کرتے رہیں۔ میں جا رہی ہوں" کاشی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی اور شاگل صرف اُسے جاتے ہی دیکھتا رہ گیا۔

"ہونہہ۔ یہ سر پہ ہی چڑھ گئی ہے" ___ شاگل نے یک لخت غصے سے قدرے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے انٹرکام کا رسیور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اٹھایا اور اس نے بیک وقت کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وکرم۔ فوراً کاشی کو گرفتار کر کے میرے سامنے لے آؤ۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر فوراً۔ ابھی۔ اسی وقت" ___ شاگل نے چیخ کر کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔ مجھے احمق کہہ رہی ہے۔ نانسنس۔ میں اب اسے بتاؤں گا کہ شاگل کسے کہتے ہیں" ___ شاگل نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور شاگل نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کا خیال تھا کہ وکرم کاشی کو گرفتار کر کے لایا ہو گا۔ لیکن دروازے پر موجود ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم ___ تم سبھاش۔ تم کہاں سے اچانک ٹپک پڑے" ___ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی آیا ہوں۔ اور یہاں آتے ہی میں نے ایک ایسی بات دیکھی کہ جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لوں۔ وہ تمہارا وکرم کاشی کو میرے آپ کرائے کھڑا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تمہارا آرڈر ہے۔ میں نے اسے منع کر دیا۔ اور پھر کاشی سے واقعات پوچھے تو اس نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس پر مجھے تمہاری عقل پر رونا آگیا ہے" ___ سبھاش نے آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پتہ ہے اس نے کیا کہا ہے۔ اس نے میرے ہاتھوں سے رسیور چھین لیا۔ اور پی۔ اے کو میرے حکم کی خلاف ورزی کے لئے کہا۔ پھر اس نے مجھے جلد باز۔ احمق کہا ہے۔ میں اسے گولی مار دوں گا" ___ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنو شاگل۔ تمہیں پتہ ہے کہ ریکھا تم سے کیوں علیحدہ ہو گئی تھی۔ اس نے تمہارے متعلق کیا رپورٹ دی تھی" ___ سبھاش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے متعلق رپورٹ۔ کیا مطلب۔ ویسے وہ خود میرے ساتھ نہ چل سکی تھی اس لئے علیحدہ ہو گئی۔ لیکن یہ رپورٹ والی بات تم نے پہلی بار کی ہے" ___ شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے ایک تحریری رپورٹ تمہارے متعلق دی تھی۔ اور اس رپورٹ پر وزیراعظم تمہیں برطرف کرنا چاہتے تھے۔ لیکن مجھے اس کا علم ہو گیا اور میں نے صدر صاحب سے بات کی۔ جنہوں نے وزیراعظم کو اس اقدام سے روک دیا۔ ورنہ وزیراعظم صاحب اصولی طور پر فیصلہ کر چکے تھے کہ وہ تمہیں برطرف کر کے ریکھا کو سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیں۔ صدر مملکت کے منع کرنے کے بعد انہوں نے علیحدہ ایجنسی قائم کر کے ریکھا کو اس کا سربراہ بنا دیا۔ بہرحال اس رپورٹ میں ریکھا نے یہی درج کیا تھا کہ تم انتہائی مشتعل مزاج۔ جلد باز فطرت کے مالک ہو۔ اور ایسا آدمی سیکرٹ سروس کا چیف نہیں ہونا چاہئے اب کاشی نے مجھے جو کچھ بتایا ہے۔ اسی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

www.urdukorner.com

کہ ریکھا کی رپورٹ درست تھی۔ تم کاشی کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتے
سے زیادہ یہی ہوتا کہ اُسے واپس ملٹری انٹیلی جنس میں بھجوا
جاتا۔ کیونکہ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کئی بار صدر مملکت
اس بارے میں درخواست کر چکا ہے۔ کہ اس کی ذہین ترین
انتہائی کارآمد ایجنٹ کو واپس بھجوایا جائے۔ لیکن صدر مملکت
نے میرے کہنے پر یہ درخواست ہر بار مسترد کر دی۔ اب جب
کاشی خود صدر سے بات کرتی تو پھر میں بھی اسے نہ روک سکتا
اور ظاہر ہے کاشی جو کچھ صدر کو بتاتی اس سے ریکھا کی رپورٹ
درست ثابت ہو جاتی اور تم جانتے ہو اس کا کیا نتیجہ نکلتا۔"
سبھاش نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ مجھے تو ان باتوں کا دھیان بھی نہیں رہا۔
لیکن.......، شاگل نے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ کاشی تم سے معافی مانگنے پر تیار ہے۔
لیکن ایک شرط ہے کہ تم کاشی کی ذہانت کی قدر کرو۔ یہ تمہاری
سیکرٹ سروس کے لئے ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ تمہیں
معلوم ہے کہ اس کے یہاں آجانے کی وجہ سے ملٹری سیکرٹ
سروس کی کارکردگی پہلے کی نسبت آدھی سے بھی کم رہ گئی ہے
اس لڑکی میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ تم ان صلاحیتوں کو
اپنے حق میں استعمال کرو۔ بہرحال وہ اب تمہاری اتھارٹی کو
تسلیم کرے گی۔ اور جو تم کہو گے ویسے ہی کرے گی"۔۔۔۔
سبھاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر وہ مجھ سے معافی مانگ لے تو میں بھی
اُسے معاف کر دوں گا"۔۔۔ شاگل نے کہا اور سبھاش
اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو
کاشی اس کے ساتھ تھی۔

"آئی۔ ایم۔ سوری باس۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے آپ
باس ہیں۔ اس لئے آپ کے ہر حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے"۔۔۔
کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کاشی۔ مجھے یقین ہے کہ تم آئندہ خیال رکھو گی۔
بہرحال میرا وعدہ کہ آئندہ میں ہر اہم معاملے میں تم سے مشورہ
کر کے ہی کوئی اقدام کروں گا"۔۔۔ شاگل نے بھی مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت۔ میں تو ویسے ہی تم سے ملنے آ گیا تھا۔
بہرحال اچھا ہوا کہ میں بر وقت پہنچ گیا"۔۔۔ سبھاش نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

"ارے بیٹھو۔ تم نے کچھ پیا بھی نہیں"۔۔۔ شاگل نے چونک
کر کہا۔

"نہیں ایک ضروری کام ہے۔ جہاں مجھے وقت پر پہنچنا ہے۔ پھر
سہی۔ دعوت ادھار رہی"۔۔۔ سبھاش نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ سبھاش
صدر مملکت کا پرسنل سیکرٹری تھا۔ اور شاگل کا بچپن کا دوست
تھا۔ کلاس فیلو بھی تھا۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان بے حد

SCANNED BY JAMSHED
www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

گہری دوستی تھی۔

"مجھے واقعی جلد غصہ آجاتا ہے کاشی۔ بہرحال اب بتاؤ کہ موجودہ صورت حال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بار میں دکھا دوں اپنی برتری ثابت کر دوں"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے کچھ وقت دیں۔ میں نئے سرے سے کام شروع کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں پھر کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جاؤں گی"۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"اب کسی کلیو کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ ہم اپنا ہیڈ کوارٹر میلانی میں قائم کر لیں۔ عمران بہرحال میلانی تو آئے گا ہی سہی"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں ڈاج دے جائے۔ ہم میلانی پہنچیں اور وہ یہاں دارالحکومت سے سیدھا سار تو چلا جائے۔ کیونکہ اب کم از کم اسے یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمیں اس کے میلانی آنے کی خبر ہو گئی ہے"۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب تم کس طرح کام کرو گی"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں زیادہ سے زیادہ کل تک پھر کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کر لوں گی"۔۔۔ کاشی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے۔ بس یہ بات ذہن میں رکھنا کہ یہ عمران جس آدمی کا نام ہے۔ یہ دنیا کا سب سے چالاک۔ سب سے شاطر اور سب سے عیار آدمی ہے۔ یہ کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے"۔۔۔ شاگل نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کی فائل پڑھی ہے۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔ کاشی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ شاگل کاشی کے جانے کے کافی دیر بعد تک خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پیارے رام مکینکل ورکس"۔۔۔ ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"میں شاگل بول رہا ہوں۔ پیارے رام سے بات کراؤ"۔۔۔ شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز رسیور سے نکلی۔

"پیارے رام بول رہا ہوں جناب"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کوئی رپورٹ ملی ہے پاکیشیا سے"۔۔۔ شاگل نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ پیارے رام اس کا ماتحت تھا۔ اور اس کی ذمہ داری پاکیشیا میں کافرستانی ایجنٹوں کو ڈیل کرنا تھا۔ بظاہر اس نے ایک بڑی مکینکل ورکشاپ بنائی ہوئی تھی۔

"باس۔ کوئی واضح رپورٹ تو نہیں مل سکی۔ البتہ ایک ایجنٹ نے ایک مبہم سی رپورٹ دی ہے کہ علی عمران سیر و تفریح کی غرض

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سے نایال گیا ہے۔ اکیلا۔ اس کے کاغذات پر مقصد سفر سیاحت درج تھا" ___ پیارے رام نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کب گیا ہے۔ اور کیا اصل شکل وصورت میں گیا ہے یا میک اپ میں" ___ شاگل نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر۔ ایجنٹ کے مطابق وہ آج صبح کی فلائٹ سے گیا ہے اور اصل شکل اور اصل کاغذات کے ساتھ گیا ہے" ___ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ۔ یہ انتہائی اہم اطلاع ہے" ___ شاگل نے کہا۔ اور جلدی سے کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ آکاش کلب" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جالکو سے بات کراؤ۔ میں کافرستان سے چیف ایس۔ ایس بول رہا ہوں" ___ شاگل نے کہا۔

"یس۔ ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور شاگل خاموش ہو گیا۔ جالکو نایال کے دارالحکومت میں آکاش کلب کا مالک تھا۔ اور کافرستان سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔ سیکرٹ سروس کا نایال میں کوڈ ایس۔ ایس استعمال ہوتا تھا۔ اور جالکو ایس۔ ایس۔ ون تھا۔

"ہیلو ___ ایس۔ ایس۔ ون" ___ چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ ایس۔ ایس سپیکنگ" ___ شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ آج صبح کی فلائٹ سے پاکیشیا سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اصل کاغذات کے ساتھ نایال پہنچا ہے۔ اس نے پہلے یہاں کافرستان میں موجود اپنے ایجنٹوں کو دو روز بعد وہاں پہنچنے کا آرڈر دیا تھا۔ اور اس سلسلے میں اس نے انہیں سرحدی کافرستانی قصبے میلانی کے سارگان ہوٹل کے مینجر سے ملنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن پھر اُسے شاید اطلاع مل گئی کہ ہمیں اس کے پیغام کی خبر ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ اکیلا وہاں پہنچا ہے۔ تم فوراً ایئرپورٹ سے معلومات کر کے اُسے تلاش کرو اور اگر وہ نایالی سرحد میلانی کی طرف سے پار کرنے کی کوشش کرے تو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ اور سنو وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور وہ بھی انتہائی ہوشیاری سے۔ سمجھ گئے ہو" ___ شاگل نے کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوکے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کافرستانی کے دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل کے کمرے میں اس وقت صدیقی، چوہان اور نعمانی کافرستانی میک اپ میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ وہ آج صبح ہی یہاں پہنچے تھے۔ تنویر ان کا انچارج تھا۔ ایئرپورٹ پر پہنچنے کے بعد وہ سب اپنے کاغذات سمیت سیدھے ایک چھوٹے سے ہوٹل میں پہنچے جہاں ان کے کمرے پہلے سے ریزرو تھے۔ اس وقت وہ پاکیشیائی سیاحوں کے روپ میں تھے۔ اور انہوں نے ایئرپورٹ سے نکلتے ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ ان کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ وہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت آئے تھے۔ اس لئے انہیں اس نگرانی سے ذہنی طور پر کوئی الجھن نہ ہوئی تھی۔ ہوٹل میں پہنچنے کے بعد چند گھنٹوں تک تو وہ اس طرح اپنے کمروں میں آرام کرتے رہے جیسے سفر سے تھک گئے ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے اٹھ کر مقامی میک اپ کیا۔

لباس تبدیل کئے۔ اور ضروری کاغذات جو پہلے ہی ان کے پاس تھے۔ اور کرنسی جیبوں میں ڈال کر وہ سب ایک ایک کر کے فائر اسکواڈ سیڑھیوں کے ذریعے اتر کر اس بڑے ہوٹل میں پہنچ گئے۔ اور یہاں انہوں نے نئے سرے سے ایک ایک کر کے کمرے بک کرائے۔ اور ہر شخص نے یہاں پہنچنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لیا تھا کہ وہ نگرانی کرنے والوں کو جھٹک چکے ہیں۔ ویسے بھی نگرانی کرنے والے ان کے طویل آرام کی وجہ سے کچھ مطمئن سے ہو گئے تھے۔ اس لئے انہیں وہاں سے نکل آنے میں آسانی رہی تھی۔ ان کا وہ سامان اور کاغذات جن کی مدد سے وہ کافرستان میں داخل ہوئے تھے۔ ابھی تک ان کے کمروں میں موجود تھا۔ اور انہیں معلوم تھا کہ جب شام تک وہ کمروں سے باہر نہ نکلیں گے تو لازماً نگرانی کرنے والے چونکیں گے اور پھر جب انہیں ان کی اس طرح کی گمشدگی کا پتہ چلے گا تو پھر پورے دارالحکومت میں ان کی بھرپور انداز میں تلاش شروع ہو جائے گی۔ لیکن انہیں معلوم تھا کہ شام ہونے سے پہلے ہی وہ پلاننگ کے تحت دارالحکومت سے باہر نکل گئے ہوں گے۔ تنویر ان کا انچارج تھا۔ اور وہ پلاننگ کے تحت ایک بڑی جیپ کا بندوبست کرنے گیا ہوا تھا۔ عمران نے اس بار ایک نئی پلاننگ کی تھی۔ اس پلاننگ کے تحت تنویر کی سرکردگی میں سیکرٹ سروس کی ٹیم براہِ راست سارتو پہاڑی پر پہنچے گی۔ اور اس کا مشن پاور ایجنسی کا خاتمہ یا پھر حالات دیکھ کر پاور ایجنسی میں شمولیت تھی۔ جب کہ عمران باقی ٹیم کو لے کر ناپال کے راستے کافرستان کے پہاڑی

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

علاقوں میں داخل ہوگا۔ اور وہاں موجود کسی اہم ترین پہاڑی قبیلے میں شامل ہو کر وہ اس قبیلے کے ساتھ سارتو پہنچے گا۔ اور اس کے بعد دونوں ٹیمیں مل کر سارتو پہاڑی کا مشن مکمل کریں گے۔ تنویر کی عدم موجودگی میں وہ تینوں بیٹھے اس مشن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ گائیگر کی مدد سے انہوں نے اس بات کی تسلی پہلے ہی کر لی تھی کہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔

"تنویر کے لئے یہ انتہائی مشکل کام ہے۔ کہ وہ پاور ایجنسی میں بطور ورکر شامل ہو۔ اس نے یہی کوشش کرنی ہے کہ عمران کے پہنچنے سے پہلے سب کا خاتمہ بالخیر کر دے"۔۔۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کی فطرت ہی ایسی ہے۔ وہ ناک کی سیدھ میں کام کرنے کا عادی ہے اور میرا خیال ہے یہی صورت زیادہ بہتر بھی ہے۔ اس طرح ہر قسم کا خطرہ ختم ہو جائے گا"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ اس سے حالات اور زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے پاور ایجنسی کے خاتمے کے ساتھ ہی حکومت کافرستان الرٹ ہو جائے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ مکمل فوج ہی اس پہاڑی کی حفاظت کے لئے بھیج دے۔ ایسی صورت میں وہاں مشن مکمل کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"تمہاری بات بھی درست ہے۔ بہرحال تنویر آئے تو تب پتہ چلے گا کہ وہاں جا کر کیا صورت حال بنتی ہے"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔
اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"کیا رہا"۔۔۔ نعمانی نے پوچھا۔ لدی

"نیچے جیپ موجود ہے۔ اس کے اندر اسلحہ بھی ہے اور میں تمام خصوصی اجازت نامے بھی حاصل کر لئے ہیں۔ ان اجازت ناموں کی رو سے ہمارا تعلق محکمہ معدنیات سے ہے۔ اور ہم ان پہاڑی علاقوں کے سروے کے لئے جا رہے ہیں۔ چلو اٹھو"۔۔۔ تنویر نے کہا۔
اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنا خاص ٹائپ کا سامان جیبوں میں بھرا اور کمرے سے نکل کر لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچ گئے۔ تنویر نے کاؤنٹر پر کہہ دیا کہ وہ ایک ہفتے کے لئے سرکاری سروے پر جا رہے ہیں۔ اس لئے ایک ہفتے تک ان کے کمرے بند رہیں گے۔ چونکہ کرایہ وہ ایک ماہ کا ایڈوانس دے چکے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے کاؤنٹر والوں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ انہوں نے بہرحال تنویر کی دی ہوئی اطلاع نوٹ کر لی۔
اور وہ چاروں ہوٹل سے نکل کر پارکنگ میں موجود اس جیپ میں بیٹھ گئے۔ تنویر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ چوہان اس کی ساتھ والی سیٹ پر اور نعمانی اور صدیقی عقبی سیٹوں پر تھے۔ جیپ ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکلی اور تیزی سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد وہ دارالحکومت کی آخری چوکی سے چیکنگ میں اوکے ہو کر باہر نکل آئے۔ اس پہاڑی سلسلے کا آغاز جس میں سارتو پہاڑی تھی۔ دارالحکومت سے تقریباً چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر شروع ہوتا تھا۔ اس لئے چار سو کلومیٹر تک انہوں نے میدانی سفر کرنا تھا۔

www.urdukorner.com

علاقوں۔ اگر انہوں نے ہماری چیکنگ کی تو انہیں لازماً معلوم ہو جائے گا
شاید چار افراد دارالحکومت سے باہر گئے ہیں" ۔۔۔ چوہان نے کہا
"تم فکر نہ کرو۔ میرے پاس جو کاغذات ہیں انہیں وہ کسی طرح
بھی نقلی قرار نہیں دے سکتے۔ اور چہروں پر میک اپ بھی سپیشل ہیں"
تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چوہان نے سر تو ہلا دیا لیکن اس
کے چہرے پر الجھن کے تاثرات بہرحال موجود تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں
تک مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ ایک اور شہر کی حدود میں داخل
ہوئے۔ اور نعمانی کے کہنے پر تنویر نے ایک ریستوران کے سامنے
جیپ روک دی۔ وہ اب کھانا کھا کر اور چائے پی کر آگے جانا چاہتے
تھے۔ کیونکہ اس کے بعد آئندہ راستے میں چھوٹے قصبے ہی تھے جہاں کھانا
اچھا نہ مل سکتا تھا۔

ریستوران میں بیٹھ کر انہوں نے اطمینان سے کھانا کھایا۔ اور
پھر چائے وغیرہ پینے کے بعد تنویر نے بل ادا کیا اور اٹھ کر باہر آ گئے۔
لیکن جیپ کے ساتھ کھڑے ہوئے دو پولیس افسروں کو دیکھ کر وہ
سب چونک پڑے۔

"کیا بات ہے جناب۔ خیریت" ۔۔۔ تنویر نے ایک پولیس آفیسر
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ اس جیپ پر آپ سفر کر رہے ہیں" ۔۔۔ اس پولیس
آفیسر نے چونک کر تنویر اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا اس کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"جی ہاں۔ کیوں۔ آپ کو کوئی اعتراض ہے" ۔۔۔ تنویر نے قدرے

بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ کھڑے چوہان نے جلدی
سے تنویر کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر دبا دیا۔ وہ تنویر کو تنبیہہ کر رہا تھا
کہ وہ غصے سے کام نہ لے۔ کیونکہ وہ تنویر کی فطرت کو سمجھتا تھا کہ
پولیس آفیسر کا سخت لہجہ اس کے لئے ناقابل برداشت ہو گا۔

"جی ہاں۔ ہمیں اعتراض ہے۔ ہمیں دارالحکومت سے اطلاع ملی
ہے کہ ہم آپ کو اور آپ کی جیپ کو مکمل طور پر چیک کر کے انہیں
رپورٹ دیں۔ اس کے بعد ہی آپ کو آگے سفر جاری رکھنے کی اجازت
ملے گی۔ آپ کو ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا" ۔۔۔ اسی پولیس آفیسر نے
پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے شک جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔
ہم آپ سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ ہم قانون پسند شہری ہیں
اور پولیس سے تعاون کرنا ہمارا فرض ہے" ۔۔۔ اس بار چوہان نے کہا۔
اور پولیس آفیسر کا ستا ہوا چہرہ قدرے ڈھیلا پڑ گیا۔

"شکریہ۔ آپ ایسا کریں جیپ لے کر ہماری جیپ کے پیچھے آ
جائیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کو جلد از جلد فارغ کر دیں" ۔۔۔
اس پولیس آفیسر نے کہا اور اپنے ساتھی کو اشارہ کرتے ہوئے وہ
تیزی سے ایک طرف کھڑی پولیس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کے اندر اسلحہ ہے اور جیپ چیکنگ میں یہ اسلحہ سامنے آ
جائے گا" ۔۔۔ تنویر نے جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے ساتھیوں
سے کہا۔

"کوئی بات نہیں تنویر۔ اسلحہ بیگ میں ہو گا۔ ہم راستے میں نمائشی

SCANNED BY JAMSHED
www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سے یہ بیگ کسی بھی محفوظ جگہ پر پھینک دیں گے۔ جہاں سے ہم واپسی پر اسے اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن ابھی پہاڑی سلسلے تک فاصلہ بے حد زیادہ ہے اور ہم مشکوک ہو گئے تو پھر ہمیں آگے بڑھنے نہ دیا جائے گا"۔ چوہان نے کہا اور تنویر کا ستا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔

"اوکے۔ عقبی طرف کی سیٹوں کے نیچے بڑا سا تھیلا پڑا ہے"۔ تنویر نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جیبوں میں جو اسلحہ ہو وہ بھی اس بیگ میں ڈال دو"۔ چوہان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریوالور اور خنجر نکال کر عقبی طرف بیٹھے نعمانی کی طرف بڑھا دیا۔ جو سیٹ کے نیچے سے سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا باہر نکال چکا تھا۔ تنویر نے جیپ آگے بڑھا دی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کا سارا اسلحہ بیگ میں منتقل ہو چکا تھا۔ اور اب نعمانی کوئی مناسب جگہ دیکھ رہا تھا اور پھر اچانک انہیں وہ مناسب جگہ نظر آ گئی۔ سڑک یہاں بائیں طرف کو گھومتی ہی دور کنارے پر ایک کھنڈر سا ٹوٹا پھوٹا مکان تھا۔ پولیس جیپ جیسے ہی وہاں سے آگے مڑی۔ تنویر نے جیپ کو بریک لگائے نعمانی نے تھیلے سمیت نیچے چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا وہ اس کھنڈر کی ٹوٹی ہوئی دیوار کے اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس خالی ہاتھ آیا تو تنویر نے جیپ آگے بڑھا دی۔ نعمانی جلدی سے جیپ پر چڑھ گیا۔ نعمانی جانتا تھا کہ تھیلے میں انتہائی طاقتور اور حساس بم بھی موجود ہیں۔ اگر وہ جیپ کے اندر سے ہی تھیلا دیوار کے عقب میں پھینک دیتا تو یقیناً یہ بم انتہائی خوف ناک دھماکوں سے پھٹ بھی سکتے تھے۔ جیپ تیزی سے موڑ کاٹ

کر آگے بڑھ گئی۔ اور اب ان سب کے چہروں پر مکمل اطمینان موجود تھا تھوڑی دیر بعد وہ مقامی پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی جس کے ایک کمرے میں انہیں پہنچا دیا گیا اور کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا۔ اور وہی پولیس آفیسر دو سپاہیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں میک اپ واشر تھا۔

"آپ کا میک اپ چیک ہو گا"۔ پولیس آفیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ پوری تسلی کر لیں"۔ چوہان نے کہا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کے چہروں پر سپیشل میک اپ ہے جسے واش کرنا اس عام سی مشین کے بس کا روگ بھی نہیں ہے۔ اور وہی ہوا۔ میک اپ واشر نے ان کے چہروں کے اصل ہونے کا اعلان کر دیا۔

"اوکے۔ آپ اپنے کاغذات مجھے دیں تاکہ میں دارالحکومت سے ان کی تصدیق کرا لوں"۔ آفیسر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے جیب سے ایک موٹا سا لفافہ نکال کر انتہائی اطمینان سے پولیس آفیسر کی طرف بڑھا دیا۔ پولیس آفیسر نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ دونوں سپاہی پہلے ہی باہر جا چکے تھے۔ کاغذات کے دارالحکومت سے چیکنگ کی بات سن کر نعمانی اور صدیقی قدرے بے چین سے نظر آنے لگے تھے۔ لیکن تنویر نے انہیں مسکراتے ہوئے آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ کیا تو ان کے چہروں پر بھی اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں۔ وہ جان بوجھ کر یہاں اصل باتیں نہ کر رہے تھے۔ کیونکہ انہیں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

خطرہ تھا کہ اس کمرے میں یقیناً ڈکٹا فون ٹائپ آلات موجود ہوں گے اس لئے وہ بس ویسے ہی ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے۔

" نجانے اور کتنی دیر لگے گی۔ بہرحال پولیس کی تسلی ہونی چاہیئے۔" چوہان نے کہا۔

" یہ لوگ سست بہت ہیں " ـــــ تنویر نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی پولیس آفیسر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر معذرت کے تاثرات موجود تھے۔

" میں معافی چاہتا ہوں دوستو۔ آپ کے کاغذات بھی درست ہیں۔ چہرے بھی اصلی ہیں اور جیپ میں بھی کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو خواہ مخواہ تکلیف اٹھانی پڑی۔ اب آپ حضرات اپنا سفر جاری رکھ سکتے ہیں " ـــــ پولیس آفیسر نے لفافہ تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں جناب۔ آپ کی تسلی ہو گئی۔ یہی ہمارے لئے کافی ہے " ـــــ چوہان نے کہا جب کہ تنویر لفافے میں سے کاغذات نکال کر ان کا جائزہ لے رہا تھا کہ وہ پورے بھی ہیں یا نہیں۔

" اصل میں دارالحکومت میں سیکرٹ سروس چار افراد کی شدت سے تلاش کر رہی ہے۔ جن کے قدوقامت آپ سے ملتے جلتے ہیں اس لئے جیسے ہی انہیں دارالحکومت کی آخری چوکی سے آپ کے جانے کی اطلاع ملی انہوں نے مجھے حکم دے دیا کہ میں تفصیلی چیکنگ کر کے انہیں رپورٹ دوں۔ آپ کی جیپ کا نمبر مجھے بتا دیا گیا تھا

اس لئے مجبوراً مجھے آپ حضرات کو روکنا پڑا " ـــــ پولیس آفیسر واقعی کافی شرمندہ نظر آ رہا تھا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی آپ کو بھی ہمارے ساتھ ہی زحمت ہوئی " ـــــ چوہان نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی جیپ میں بیٹھے مقامی پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گئے۔ اس موڑ تک انہوں نے اپنی نگرانی کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن جب نگرانی پر کسی کو نہ دیکھا تو تنویر نے اسی طرح موڑ مڑ کر جیپ روکی اور نعمانی اتر کر کھنڈر سے اسلحے کا تھیلا اٹھا کر واپس جیپ میں آ گیا۔ اور تنویر نے جیپ کی رفتار بڑھا دی۔ اب وہ سب پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے۔ کہ اب انہیں آئندہ کسی جگہ بھی نہ چیک کیا جائے اور وہ اپنا مشن اطمینان سے مکمل کر سکیں گے۔ لیکن اس قصبے سے نکل کر وہ تقریباً سو کلومیٹر ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ یک لخت انہیں اپنے سروں پر ایک ہیلی کاپٹر اڑنے کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر جیپ کے عین سائیڈ پر انتہائی نیچی پرواز کرنے لگا۔ چوہان نے سر باہر نکال کر دیکھا۔

" جیپ روک دو۔ فوراً۔ ورنہ جیپ پر میزائل فائر کر دیں گے " ـــــ ہیلی کاپٹر کے اوپن ڈور سے ایک بھاری چہرے والے آدمی نے جس کے ہاتھ میں میزائل گن تھی چیختے ہوئے کہا۔

" ہم جیپ روک رہے ہیں " ـــــ چوہان نے چیخ کر جواب دیا اور پھر اس نے سر اندر کر لیا۔

" کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اس لئے اب ہمیں جیپ چھوڑ کر اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہوگا۔ جلدی کرو۔ اسلحہ لے لو۔ جلدی کرو "

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جب تک تنویر نے جیپ روکی۔ اسلحے کے تھیلے میں موجود تمام اسلحہ انتہائی برق رفتاری سے چوہان، صدیقی اور نعمانی کی جیبوں میں منتقل ہو گیا۔ ایک مشین پسٹل چوہان نے تنویر کی جیب میں بھی ڈال دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر جیپ سے باہر آ گئے۔ ہیلی کاپٹر اب بھی جیپ کے اوپر معلق کھڑا تھا۔

"جیپ سے ہٹ کر دور کھڑے ہو جاؤ۔ اور اپنے دونوں ہاتھ سروں پر رکھ لو۔ جلدی کرو۔ ورنہ فائر کھول دیا جائے گا" ——— اسی آدمی نے چیخ کر کہا اور چوہان کے اشارے پر وہ سب تیزی سے ایک طرف ہٹتے گئے۔ تنویر کا چہرہ اس وقت آگ کی طرح بھبھوکا ہو رہا تھا۔ اس کا بس چلتا تو اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر پر چھلانگ لگا دیتا لیکن اپنے ساتھیوں کی وجہ سے وہ مجبور ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ان سے کچھ فاصلے پر اتر گیا۔ اور وہی بھاری چہرے والا نیچے اترا۔ اس کے ہاتھ میں وہی میزائل گن تھی۔ اور وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

"تم چاروں میری طرف پشت کر لو۔ اور سب اپنے دونوں ہاتھ پشت پر کر لو۔ جلدی کرو۔ ورنہ ابھی فائر کھول دوں گا" ——— اس نے قدرے قریب آ کر چیختے ہوئے کہا۔

"آخر اس کی وجہ۔ کیا ہم مجرم ہیں یا ڈاکو ہیں" ——— اچانک تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کوئی جواب دیتا، تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی چیخ مار کر

پیچھے الٹ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر بجلی کے کوندے کی طرح دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بھاگا۔ مگر اسی لمحے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھتا گیا۔ اس کا انجن چونکہ بند نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے پائلٹ نے جو اوپن ڈور میں سے اپنے ساتھی کو گرتا دیکھ چکا تھا ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا دیا۔ لیکن تنویر نے ہیلی کاپٹر کے اٹھتے ہی یک لخت کسی پرندے کی طرح اونچی چھلانگ لگائی اور وہ ہیلی کاپٹر کے پیڈ پکڑنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے فضا میں اٹھے ہوئے دونوں ہاتھ پیڈز سے صرف چند انچ نیچے رہ گئے۔ اور وہ واپس منہ کے بل نیچے زمین پر گرا۔ مگر نیچے گرتے ہی اس نے قلابازی کھائی۔ مگر اسی لمحے ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور اوپر کو اٹھ کر چکر کاٹ کر واپس آتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں سے یک لخت شعلے نکلے اور پھر ایک اور خوف ناک دھماکے کے ساتھ ہیلی کاپٹر منہ کے بل زمین سے ٹکرایا۔ اور اس کے پرزے دور دور تک بکھر گئے۔ وہ آگ کے ایک بڑے شعلے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ یہ کارنامہ نعمانی نے دکھایا تھا۔ اس نے اس مرنے والے کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والی میزائل گن سے ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کر دیا تھا۔ اور یہ اس میزائل کا نتیجہ تھا کہ ہیلی کاپٹر خوف ناک آگ میں جل رہا تھا ورنہ نیچے کھلے میدان میں وہ آسانی سے ہیلی کاپٹر سے ہونے والی فائرنگ کا شکار بن سکتے تھے۔

"اس لاش کو بھی اٹھا کر آگ میں ڈال دو تاکہ بعد میں آنے والے یہی سمجھیں کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے یہ مر گئے ہیں" ——— تنویر نے اٹھتے ہوئے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھیوں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نے بجلی کی سی تیزی سے زمین پر پڑی اس لاش کو ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور دوڑ کر بھڑکتی ہوئی آگ کے الاؤ میں پھینک دیا۔ اور پھر وہ سب تیزی سے جیپ کی طرف دوڑ پڑے۔ کیونکہ کسی بھی لمحے سڑک پر کوئی کار وغیرہ آسکتی تھی۔ اور وہ اس سے پہلے وہاں سے دور نکل جانا چاہتے تھے۔ چونکہ یہ سڑک ویران پہاڑی سلسلے کی طرف جاتی تھی اس لئے پچھلے قصبے کے بعد یہاں ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی کسی وقت کوئی بس نظر آتی تھی۔ ورنہ سڑک سنسان ہی تھی۔ تنویر نے اس بار جیپ کو پوری رفتار سے چلانا شروع کر دیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ وہاں سے کافی دور نکل آئے۔

"آخر انہیں ہم پر کس بات پر شبہ ہوا ہوگا"۔۔۔۔ تنویر نے کہا

"کچھ تو ہوا ہے۔ بہر حال اب ہمیں فوری طور پر اس جیپ سے چھٹکارا پانا ہے اور کوئی پناہ گاہ ڈھونڈھنی ہے۔ ورنہ اس پورے علاقے کو پولیس کے ہیلی کاپٹروں اور جیپوں نے گھیر لینا ہے"۔ چوہان نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"میرے خیال میں ہمیں جیپ چھوڑ کر کسی بس پر سفر کرنا چاہیے" نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ وہ بس کے مسافروں کی بھی چیکنگ کریں گے۔ ہمیں حلیے بھی بدلنے ہوں گے۔ لباس بھی اور سواری بھی۔ تب ہی ہم بچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ارے وہ دیکھو۔ ادھر دور دھواں نکلتا نظر آرہا ہے۔ ضرور کوئی زرعی فارم ہوگا۔ ایسا کرو۔ جیپ سامنے والے

درختوں کے جھنڈ میں روک دو۔ اب ہمیں یہاں سے پیدل جانا ہوگا۔ ورنہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات پر وہ سیدھے ہمارے پیچھے وہاں پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جیپ سڑک سے اتار کر درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھا دی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر بیگ اٹھا کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا ناپال کے دارالحکومت کے سب سے بڑے ہوٹل سبان کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اس لئے ہوٹل کا ہال لنچ کرنے والوں کی وجہ سے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر تھا۔ جس پر چار ناپالی خوب صورت لڑکیاں کھڑی آنے والوں کو اٹنڈ کر رہی تھیں۔ چونکہ کاؤنٹر پر کافی رش تھا۔ اس لئے عمران ایک طرف بیگ رکھ کر اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔

"یس سر۔ آپ فرمائیں" ۔۔۔ ایک لڑکی نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں ہوٹل میں ملازمت مقابلہ حسن جیتنے کے بعد ہی ملتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی اس کی بات سن کر چونک پڑی۔

"جی ۔۔۔ کیا فرمایا آپ نے۔ مقابلہ حسن" ۔۔۔ لڑکی شاید عمران

کے فقرے کا مطلب فوری طور پر سمجھ نہ سکی تھی۔

"جی ہاں۔ جس قدر آپ خوب صورت اور سمارٹ ہیں۔ مجھے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ گزشتہ کئی سالوں سے مقابلہ حسن جیتتی رہی ہوں گی۔ بلکہ آپ نے یقیناً دو تین ہیٹ ٹرک تو کر ہی لئے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار لڑکی کا سانولا چہرہ اس طرح جگمگا اٹھا جیسے کھال کے نیچے ہزاروں وولٹیج کا کوئی بلب اچانک جل اٹھا ہو۔

"اوہ اوہ۔ شکریہ ۔۔۔ آپ کا انداز واقعی منفرد ہے۔ فرمایئے کیا خدمت کروں" ۔۔۔ لڑکی نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"خدمت اور آپ سے۔ میرا تو جی چاہ رہا ہے کہ بقیہ ساری عمر آپ کی ہی خدمت کرتے گزار دوں" ۔۔۔ عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کی طرح کہا اور لڑکی کا چہرہ اور زیادہ جگمگا اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے قندیلیں سی جل اٹھی تھیں۔

"آپ ۔۔۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں" ۔۔۔ لڑکی سے شاید اور کوئی بات نہ بن سکی تھی۔

"جوہری ہوں جوہری۔ ایک نظر میں ہیرے کو پہچان لیتا ہوں۔ بہرحال کیا آپ بتا سکیں گی کہ سردیپ کہاں مل سکے گا۔ مجھے اس سے فوری ملنا ہے" ۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سر ۔۔۔ سردیپ۔ مم۔ مگر ......" لڑکی سردیپ کا نام سنتے ہی بری طرح گڑبڑا گئی۔

"فکر مت کریں۔ درمیان میں آپ جیسی خوب صورت حسینہ کا نام نہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

آئے گا"۔۔۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور لڑکی نے جلد پیڈ پر قلم سے کچھ گھسیٹا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"میں آپ جیسے قدر شناس کی بس یہی خدمت کر سکتی ہوں" لڑکی نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کاغذ پر ایک نظر ڈ اس پر ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا۔

"شکریہ۔ پھر آپ سے تفصیلی ملاقات ہو گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس نے لڑکی کے ہاتھ سے چیٹ نہ لی تھی۔ لڑکی نے جلدی سے چیٹ کو مروڑا اور کھ اسے منہ میں ڈال کر وہ دوسری طرف متوجہ ہو گئی۔

عمران ہوٹل کے باہر برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ فون بوتھ خالی پڑا ہوا تھا۔ اس نے جیب میں سے سکے نکا اور فون بیس میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور لڑکی کا لکھا ہو نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی۔

"آہستہ بولو۔ کیا بات ہے۔ بہرے ہو۔ اس طرح چیخ رہے ہو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کون ۔۔۔ کون بول رہے ہو۔ کس میں یہ جرأت پیدا ہو گئی ہے کہ سروپ کو اس کے خاص نمبر پر فون بھی کرے اور اس سے یہ توہین آمیز بات بھی کرے"۔۔۔ دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"ہونہہ۔ خاص نمبر۔ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکیاں تک تو تمہارا نمبر جانتی ہیں اور تم اسے خاص بنائے پھر رہے ہو۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم اس نمبر کے بورڈ چوکوں پر لگوا دو"۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"تم ہو کون۔ جلدی بولو۔ کون ہو تم"۔۔۔ اس بار سروپ کا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"اگر جلدی نہ بولوں تو پھر کیا ہو گا۔ کیا گاڑی نکل جائے گی تمہاری۔ ارے بھائی۔ آہستہ بولو۔ اطمینان سے بات کرو۔ مان لیا کہ تم یہاں کے نامی گرامی غنڈے ہو۔ پورا ناپال تمہارے نام سے تھر تھر کانپتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اس طرح چیخ چیخ کر بات کرو۔ میں نے تو سنا ہے کہ جو بڑے غنڈے ہوتے ہیں وہ بڑے ٹھنڈے مزاج کے ہوتے ہیں اور چیخ چیخ کر بولنے والے تو صرف ڈھول کی طرح بجنا جانتے ہیں اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ بہرحال تعارف کرا دوں۔ کہ میرا نام پرنس ہے۔ اور میں پاکیشیا سے تمہیں خاص طور پر ملنے آیا ہوں۔ بولو کہاں آ جاؤں"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"پاکیشیا سے پرنس"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ اتفاق ہے کہ دونوں سے پہلے "پ" آتی ہے۔ لیکن تمہارے آخر میں "پ" ہے۔ بس یہی فرق ہے تم میں اور مجھ میں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ کہاں سے فون کر رہے ہو"۔۔۔ اس بار قدرے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہوٹل سبان کے برآمدے میں موجود پبلک فون بوتھ سے"۔۔۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران نے کہا۔

"او کے۔ تم وہیں ٹھہرو۔ میرے آدمی آرہے ہیں تمہیں لینے کے لئے۔ سیاہ رنگ کی کار ہوگی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر فون بوتھ سے نکل کر باہر برآمدے میں ایک ستون کے ساتھ لگ کر اطمینان سے کھڑا ہوگیا۔ اس نے ایک نئی پلاننگ کی تھی۔ پڑتال کرنے پر اُسے معلوم ہوا تھا کہ ناپال کے دارالحکومت کا سب سے بڑا غنڈہ سردیپ اُس کے قد و قامت کا آدمی ہے اس لئے عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ وہاں جا کر سردیپ کا روپ دھار لے گا اور پھر اس کے ساتھیوں میں سے اپنے ساتھیوں جیسے قد و قامت کے افراد کو چن کر ان کے میک اپ میں اپنے آدمیوں کو لے آئے گا۔ اس کے بعد مزید اقدام اٹھائے گا۔ کیونکہ سردیپ کا تعلق دراصل نایال اور کافرستان کے پہاڑی علاقوں میں بسنے والے پہاڑی قبائل میں سب سے بڑے اور طاقتور قبیلے جاتوک سے تھا۔ اس لئے وہ سردیپ جاتوکی کہلاتا تھا۔ اور اس کی غنڈہ گردی کی کامیابی کا راز بھی یہی تھا کہ اس نے اپنا پورا گروپ جاتوکی افراد سے تیار کیا ہوا تھا۔ جو لڑنے مرنے کے کام میں ماہر تھے۔ اور سردیپ کا جاتوک قبیلے میں بڑا اثر و رسوخ تھا۔ عمران نے گو اس سے پہلے ٹیم کے ساتھ نایالی سرحد پار کر کے جاتوک قبیلے میں جانے اور وہاں سے آگے سارتو پہاڑی کی طرف بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن عین روانگی سے

چند لمحے پہلے اُسے کافرستان سے ناٹران کی کال ملی کہ شاگل کو ان کے پروگرام کی اطلاع ہو چکی ہے۔ ناٹران نے بتایا تھا کہ ان کی فون کال ٹیپ کر لی گئی تھی۔ اور شاگل نے اپنا پورا گروپ میلانی بھجوا دیا ہے۔ اس پر عمران نے فوری طور پر پلاننگ میں ترمیم کر دی۔ سب سے پہلے تو اس نے میلانی کے ہوٹل سارگان کے مینیجر آگوش کو جو اس کا دوست تھا فون کر کے کہہ دیا کہ وہ کچھ عرصے کے لئے زیر زمین چلا جائے اور پھر باقی ٹیم کو وہیں روک کر خود وہ اکیلا نایال آگیا تھا۔ گو اس نے سردیپ کے بارے میں معلومات ٹائیگر کی مدد سے حاصل کی تھیں۔ لیکن وہ ٹائیگر کو بھی ساتھ نہ لایا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ سردیپ کا روپ دھارنا سب سے بنیادی مرحلہ ہے۔ اور یہاں اکیلا ہونے کی وجہ سے اُسے خاصی آسانی رہے گی۔ ٹائیگر نے ہی اُسے بتایا تھا کہ سردیپ جاتوکی خوب صورت عورتوں کا بڑا رسیا ہے۔ اس لئے اس کا خاص فون نمبر یا پتہ کسی حسین عورت سے ہی معلوم ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے جب کاؤنٹر پر اس خوب صورت لڑکی کو دیکھا جو اپنی باقی ساتھی لڑکیوں سے واقعی کئی گنا زیادہ حسین اور سمارٹ تھی تو اس نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کیں کہ اگر یہ لڑکی سردیپ کے متعلق کچھ جانتی ہوگی تو لازماً بتا دے گی اور اس کا اندازہ درست نکلا۔ لڑکی سے اُسے سردیپ کا فون نمبر مل گیا تھا۔ اس نے سردیپ سے بھی یہ ساری باتیں اسی نفسیات کی بنا پر کی تھیں کہ اب سردیپ اس سے خود

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ملنے کے لئے بے چین ہو گا ۔ ورنہ بجلانے اُسے سرِ وپ تک پہنچنے کے لئے کتنے مراحل طے کرنے پڑتے کیونکہ اس ٹائپ کے غنڈے صرف اپنا رعب داب قائم رکھنے کے لئے اپنے گرد کئی حصار قائم کئے رکھتے ہیں ۔

اُسے وہاں کھڑے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے ۔ کہ ایک سیاہ رنگ کی لمبی سی نئے ماڈل کی کار برآمدے کے سامنے آکر رکی اور اس میں سے ایک مضبوط جسم کا آدمی نکل کر اس کی طرف بڑھا ۔

" تم پرنس ہو " ۔۔۔ اس آدمی نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے بات کرنے کی بجائے عمران کے سر پر لٹھ مار دیا ہو ۔ مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا ۔

" خبردار آئندہ ایسے توہین آمیز انداز میں مجھ سے بات کی تو گولی سے اڑا دوں گا " ۔۔۔ عمران نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے اور جیب سے ریوالور نکالنے کی کوشش کرنے والا وہ آدمی یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا ۔ عمران کے ہاتھ میں ریوالور کی جھلک بھی اُسے نظر آ رہی تھی ۔

" تم ۔۔۔ تم نے ساہاٹی کو تھپڑ مارا ہے ۔ ساہاٹی کو " ۔۔۔ اس آدمی نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔

" تم ساہاٹی ہو یا سیٹی ۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے ۔ مجھے ابھی میں نے صرف تھپڑ اس لئے مارا ہے کہ تم سرد یپ کے آدمی ہو ۔ ورنہ میں تھپڑ مارنے کی بجائے گولی مار دینے کا قائل ہوں

ہے " ۔۔۔ عمران کا لہجہ اُسی طرح سرد تھا ۔

" میں تمہیں بخشوں گا نہیں ۔ بہرحال چلو باس نے تمہیں بلایا ہے " ۔۔۔ ساہاٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ اور کار کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ شاید اکیلا آیا تھا ۔ کیونکہ اس دوران کار میں سے اور کوئی باہر نہ آیا تھا ۔

عمران نے اطمینان سے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور پچھلی نشست پر دھنستا گیا ۔ ساہاٹی سٹیرنگ پر بیٹھا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی ۔ چند لمحوں بعد کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر آندھی اور طوفان کی طرح اڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی ۔ ساہاٹی شاید عمران کا غصہ کار پر نکال رہا تھا ۔ لیکن عمران اس طرح اطمینان سے نشست سے سر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا جیسے تیز رفتاری سے باقاعدہ لطف اندوز ہو رہا ہو ۔ مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد کار ایک کلب کے گیٹ میں داخل ہوئی اور پھر کلب کے سامنے سے گزر کر اس کے عقبی طرف جا کر ایک دھچکے سے رک گئی ۔ اور عمران ساہاٹی سے پہلے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا ۔ عقبی طرف ایک چھوٹا سا دروازہ نظر آ رہا تھا ۔

" میرے پیچھے آؤ " ۔۔۔ ساہاٹی نے کار سے نیچے اتر کر اس دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا اس کے پیچھے چل پڑا ۔ دروازے کی دوسری طرف ایک طویل اور بند راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا ۔ اس کمرے میں پہنچ کر ساہاٹی نے دروازہ بند کیا اور سائیڈ پر موجود سوئچ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پینل میں سے ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب کمرے کی حرکت رکی تو ساہاٹی نے دروازہ کھولا اور وہ ایک چھوٹی سی راہداری سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں صوفوں کی دو قطاریں آمنے سامنے موجود تھیں۔ جن میں سے ایک پر ایک آدمی نیلے رنگ کا سوٹ پہنے اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے عقب میں پانچ مشین گنوں سے مسلح آدمی بڑے مودبانہ انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن اس آدمی کو دیکھتے ہی عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ ٹائیگر کی حاصل کردہ اطلاع غلط ثابت ہو رہی تھی۔ اس شخص کا جسم عمران کی نسبت خاصا بھاری تھا۔ اس لئے عمران کے لئے اس کا میک اپ کرنا تقریباً ناممکن تھا۔

"باس۔ اس شخص نے مجھے برسرعام تھپڑ مارا ہے۔ میں آپ کے حکم کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہوں ورنہ میں وہیں اس کی بوٹیاں نوچ ڈالتا"۔۔۔ ساہاٹی نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔ وہ بڑی زہریلی نظروں سے عمران کو بھی دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر یکلخت معصومیت کے ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ ابھی ابھی کسی تہہ خانے سے نکل کر پہلی بار دنیا کو دیکھ رہا ہو۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ آدمی جی دار ہے۔ حالانکہ شکل سے تو یہ کوئی مچھر مار قسم کا آدمی لگتا ہے"۔۔۔ صوفے پر بیٹھے ہوئے سروپ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں عمران

پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اس لئے تو مچھر مار کہا گیا۔ اور تمہیں کس نے یہ مشورہ دے رکھا ہے کہ تم مچھروں کو اپنا حفاظتی گارڈ بنا لو"۔۔۔ عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ اور اطمینان سے سروپ کے سامنے بالکل اسی کے انداز میں اکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ہونہہ۔۔۔ تم کوئی خاص قسم کی چیز لگتے ہو۔ شکل پر تو بچوں جیسی معصومیت ہے۔ لیکن کرتوت احمقوں جیسے ہیں۔ ساہاٹی"۔۔۔ سروپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور آخر میں عمران کے عقب میں کھڑے ساہاٹی سے مخاطب ہو گیا۔

"یس باس"۔۔۔ ساہاٹی نے چونک کر کہا۔

"تم اپنا بدلہ لے سکتے ہو۔ لیکن ہتھیار استعمال نہ کرنا۔ میں معصوم بچوں پر ہتھیار استعمال کرنے کے خلاف ہوں"۔۔۔ سروپ جاتو کی نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ باس۔ میں ہاتھوں سے ہی اس کی ہڈیاں توڑ سکتا ہوں"۔۔۔ ساہاٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جب کہ عمران اسی طرح اطمینان سے صوفے سے پشت لگائے اکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے ساہاٹی اور سروپ کی گفتگو اس کی بجائے کسی اور آدمی کے بارے میں ہو رہی ہو۔ دوسرے لمحے اس کے عقب میں کھڑا ساہاٹی بجلی کی سی تیزی سے عمران پر جھپٹا۔ لیکن عمران یکلخت کسی سپرنگ کی طرح اچھلا۔ اور اچھل کر

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سائیڈ پر ہو گیا۔ اور اس پر جھپٹتا ہوا ساہاٹی عمران کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور وہ آدھے دھڑ سے صوفے پر آگے کی طرف لٹک گیا۔ اُسی لمحے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ایک ہاتھ سے اس نے ساہاٹی کی گردن پکڑ کر اُسے زور سے نیچے کی طرف جھٹکا دیا تو ساہاٹی کا جسم قلابازی کھاتا ہوا سامنے کے صوفے پر گرا جب کہ اس کا اوپر والا جسم عمران کے صوفے پر اور نچلا دھڑ سامنے والے صوفے پر پہنچ چکا تھا۔ اور اس کا منہ اور سینہ اوپر کی طرف تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ساہاٹی سنبھلتا عمران یک لخت فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کی ایک لات ساہاٹی کی گردن اور ٹھوڑی کے ساتھ اور دوسری لات دوسرے صوفے پر اکٹھی جڑی ہوئی پنڈلیوں کے اوپر پہنچ گئی اور عمران نے اپنے جسم کو بیک وقت دونوں اطراف میں دبایا تو ساہاٹی کے حلق سے کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ عمران نے صرف دو جھٹکے دیئے۔ اور اس کے بعد ایک بار پھر اچھل کر وہ واپس اپنی جگہ پر بالکل اُسی طرح معصومانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ جیسے اس نے سرے سے کوئی حرکت ہی نہ کی ہو۔ اور ساہاٹی کا جسم بے جان ہو کر آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا درمیانی خلا میں گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ نیلا پڑ گیا تھا۔ اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ سرڈپ سمیت اس ہال نما کمرے میں موجود ہر شخص حیرت سے بت بنا اس عجیب و غریب شعبدے کو اس طرح دیکھ

رہا تھا جیسے انہیں یقین ہو کہ ابھی ساہاٹی نعرہ مار کر اٹھے گا اور عمران کو اٹھا کر نیچے فرش پر پٹخ دے گا۔ لیکن ظاہر ہے ساہاٹی بے چارہ تو اس قابل بھی نہ رہا تھا۔ کہ معمولی سی حرکت بھی کر سکے۔

"ہاں تو سرڈپ جاکوتی صاحب۔ اور سناؤ کیسی چل رہی ہے تمہاری بدمعاشی۔ یار کچھ منہ سے بولو۔ پہلے تو بڑے چیخ چیخ کر بھونک اوہ سوری بول رہے تھے"۔۔۔ عمران نے اچانک بڑے معصومانہ لہجے میں کہا تو سرڈپ اور اس کے ساتھی اس کی آواز سن کر اس طرح جھرجھری لے کر چونکے جیسے جادو ختم ہو جانے پر جادو کے زور پر بنے ہوئے مجسمے دوبارہ انسان بن گئے ہوں۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم کیا چیز ہو۔ تم ......"۔۔۔ سرڈپ کے منہ سے بے اختیار ٹوٹے ہوئے الفاظ نکلے۔

"میرا نام پرنس ہے۔ اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ کہو تو کسی کاغذ پر خوشخط لکھوا کر تمہارے گلے میں ڈال دوں"۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ تمہاری یہ جرأت"۔۔۔ سرڈپ نے یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں داخل ہوا تھا کہ یک لخت عمران اچھلا اور دوسرے لمحے سرڈپ بُری طرح چیختا ہوا اڑ کر پیچھے کھڑے چار مشین گنوں سے مسلح افراد سے ٹکرایا اور وہ سب ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر جا گرے۔ عمران نے واقعی انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے سرڈپ جیسے بھاری بدن کے آدمی کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر اس کے ساتھیوں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پر دے مارا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے یک لخت صوفہ اٹھایا اور ایک بار پھر سردپ سمیت اس کے چاروں اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ساتھی صوفے کی ضرب کھا کر نیچے جا گرے۔ اور اس کے ساتھ عمران نے بھی جمپ لگایا اور پھر اس کا جسم بالکل اس طرح حرکت میں آ گیا۔ جیسے کوئی لٹو پوری رفتار سے گھوم رہا ہو۔ اور کمرہ کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ سردپ سمیت اس کے چاروں ساتھی عمران کے بوٹوں کی زوردار ضربیں کھا کر دوسری چیخ مارنے کے قابل ہی نہ رہے تھے۔ عمران نے جلدی سے ان کی ادھر ادھر بکھری ہوئی مشین گنیں اٹھا کر ایک طرف کمرے میں پھینکیں اور پھر کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر بے ہوش پڑے سردپ کو اٹھا کر اس نے ایک اور صوفے پر پٹخا اور اس کے عقب میں کھڑے ہو کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد سردپ کے ڈھیلے پڑے ہوئے جسم میں ہلکی سی حرکت محسوس ہونے لگی تو عمران نے اسے صوفے پر لٹا کر خود اطمینان سے الٹا پڑا صوفہ اٹھا کر واپس اپنی جگہ پر رکھا اور خود سردپ کے سامنے جا کر بڑے معصومانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اسی لمحے سردپ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"بس اتنی ورزش کافی ہے۔ اب اطمینان سے بیٹھ کر میری بات سنو"۔۔۔ عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا اور سردپ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا جو فرش پر آڑے ترچھے بے ہوش پڑے ہوئے تھے عمران

اسی طرح اطمینان سے بیٹھا رہا۔ جب کہ سردپ چند لمحوں تک اسی طرح مڑے ہوئے انداز میں اپنے ساتھیوں کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ اس طرح آہستہ آہستہ عمران کی طرف مڑا جیسے بجلی کی وولٹیج میں یک لخت کمی آ جانے کی وجہ سے بجلی سے چلنے والے کھلونوں کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے تمہارے ساتھیوں کو صرف بے ہوش کیا ہے۔ اس لئے کہ فی الحال میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ورنہ یہاں ان کی ٹوٹی ہوئی گردنوں والی لاشیں پڑی ہوتیں"۔۔۔ عمران نے اس طرح دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا جیسے اس نے سردپ پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم کہیں پاکیشیا کے علی عمران تو نہیں ہو"۔۔۔ یک لخت سردپ کے منہ سے الفاظ نکلے اور اس بار عمران حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ سردپ اس طرح اچانک اس کا نام لے دے گا۔

"تم علی عمران کو جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاش جانتا ہوتا۔ بہرحال میں نے اس کے متعلق اتنا سن رکھا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا جادوگر ہے۔ اور تم نے بالکل جادوگروں والا کام کیا ہے۔ ورنہ میں اور میرے ساتھی کبھی اس طرح بے بس نہیں ہوئے"۔۔۔ سردپ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کس سے سنا تھا تم نے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

" پاکیشیا میں میرا ایک دوست تھا۔ ریالٹو۔ اس کا دوست ایک شخص ٹائیگر تھا اور ٹائیگر اس علی عمران سے واقف ہے۔ اس ٹائیگر نے ریالٹو کو اس علی عمران کے اس قدر کارنامے بتائے کہ وہ ریالٹو اُسے جادوگر کہا کرتا تھا۔ اور اس ریالٹو نے ہی مجھے اس علی عمران کے بارے میں تفصیل سے بتایا تھا۔ میں پچھلے سال پاکیشیا گیا بھی تھا تاکہ ریالٹو کے دوست کی مدد سے اس عمران سے مل سکوں لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ ریالٹو ایک حادثے میں مر گیا ہے۔ اس پر مجھے اتنا افسوس ہوا کہ میں اس ٹائیگر سے بھی ملے بغیر واپس آ گیا۔ اور پھر وہاں جانا نہ ہو سکا" ـــــ سروپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ایک سال پہلے شاید تمہارا جسم اس قدر بھاری نہ تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس وقت میں فیلڈ میں خود بھی کام کرتا تھا۔ لیکن اب مجھے فیلڈ میں کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ اس لئے بیٹھے بیٹھے بھاری ہو گیا ہوں۔ لیکن تم کیوں یہ بات پوچھ رہے ہو" ـــــ سروپ نے چونک کر پوچھا۔

" اس لئے کہ تمہارے اس بھاری بدن نے تمہاری زندگی بچا لی ہے۔ ورنہ میں یہاں آیا اسی ارادے سے تھا کہ تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ خود سروپ بن جاؤں۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میرا نام ہی علی عمران ہے۔ لیکن مجھے تو جادوگری وغیرہ بالکل آتی ہی نہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ تم علی عمران ہو۔ اوہ۔ پھر تو واقعی میرا اور میرے ساتھیوں

گا یہی حشر ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن مجھے کیوں مارنا چاہتے تھے۔ میری تمہاری کیا دشمنی ہے۔ میں تو تمہارا پرستار ہوں" ـــــ سروپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت مخلوق بیٹھی ہوئی ہو۔

" دشمنی تو واقعی کوئی نہیں ہے۔ البتہ ضرورت ضرور ہے۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ضرورت پوری کرنے کے لئے اگر گدھے کو باپ بنایا جا سکتا ہے تو تمہیں بھی مارا جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ تم بتاؤ۔ کیسی ضرورت۔ میرے پاس بے پناہ دولت ہے۔ میں سب تمہیں دے سکتا ہوں۔ پہلے تو میں نے صرف تمہارے متعلق سنا تھا۔ لیکن اب میں نے آنکھوں سے تمہاری جادوگری دیکھ لی ہے۔ اب تم میرے ہیرو ہو" ـــــ کوہستانی نفرت کے سروپ نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" اگر تم مجھے جادوگر تسلیم کرتے ہو تو جادوگروں کے پاس تو خزانے ہوتے ہیں۔ بہرحال مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے یہ بات ذہن سے نکال دو۔ تم مجھے اتنا بتا دو کہ اگر تمہیں کافرستان کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے تو کیا تم وہ کام کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کافرستان ـــــ کیا مطلب۔ تمہارا تعلق تو پاکیشیا سے ہے۔ پھر تم ......" سروپ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ہو سکتا ہے۔ میں ڈبل ایجنٹ ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ بھی ہو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن میں پہاڑی آدمی ہوں۔ پہاڑ کی طرح صاف اور سیدھا۔ میں کافرستان کے مفاد میں کوئی کام نہ کروں گا۔ کافرستان کی بُری نظریں ہر بار ناپال پر پڑتی رہتی ہیں اور وہ ناپال کو ہضم کرنا چاہتا ہے۔ مجھے کافرستان سے شدید نفرت ہے" ـــــ سردپ نے جو اس دوران صوفے پر بیٹھ گیا تھا انتہائی کھرے لہجے میں کہا۔

"حالانکہ تمہارا قبیلہ جاتوک کافرستانی علاقے میں رہتا ہے۔ اس لئے کافرستانی ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم پہاڑوں کے بیٹے ہیں۔ ہم کسی ملک کے ماتحت نہیں ہیں۔ یہ ماتحتی وغیرہ قبیلے کے سرداروں میں ہو گی۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ـــــ سردپ نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔ کافرستان نے سارتو پہاڑی پر ایک لیبارٹری قائم کی ہے۔ جس میں وہ ایسے ہتھیار بنا رہا ہے۔ جس کی مدد سے وہ جس وقت چاہے پاکیشیا اور ناپال سمیت باقی تمام ہمسایہ ملکوں کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ لاکھوں افراد کو تہہ تیغ کر سکتا ہے۔ بے گناہ شہریوں اور معصوم بچوں کے خون سے ہولی کھیل سکتا ہے۔ اور میں تمہارے قبیلے کی آڑ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ کر اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتا ہوں۔ بولو کیا تم اس معاملے میں کوئی مدد کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے اس بار صاف اور سیدھی بات کی۔

"میں تو تیار ہوں۔ لیکن میرا قبیلہ اس معاملے میں نہ آئے گا۔ کیونکہ ان کے مفادات بہرحال کافرستان سے متعلق ہیں اور قبیلے کا سردار تو کافرستانی حکومت کا خاص آدمی ہے۔ وہ میرا سگا چچا ہے۔ اور اس نے میرے باپ کو ہلاک کر کے سرداری پر زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں وہاں سے اپنے چند ساتھیوں سمیت فرار ہو کر یہاں ناپال میں آبسا ہوا ہوں" ـــــ سردپ نے بھی صاف لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہارے چچا سے سرداری لے کر تمہارے حوالے کر دوں تو......" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ سارا قبیلہ اب میرے چچا کا حمایتی بن چکا ہے۔ اس نے انہیں کافرستانی حکومت سے بے پناہ سہولتیں لے کر دی ہوئی ہیں۔ جب کہ میرا باپ کافرستان کے خلاف تھا۔ وہ ناپال سے ملنا چاہتا تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ حکومت کافرستان نے میرے چچا کو اپنے ساتھ ملا کر میرے باپ کو ہلاک کرا دیا تھا۔ بہرحال اب قبیلہ مکمل طور پر اس کا حمایتی ہے" ـــــ سردپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ تمہاری ان صاف باتوں کا شکریہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میری یہ پلاننگ اب قابل عمل نہیں رہی۔ ٹھیک ہے۔ میں کوئی اور پلاننگ تیار کر لوں گا۔ مجھے اب اجازت" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اس طرح واپس نہیں جا سکتے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

تمہیں اپنے ایک خاص آدمی سے ملواتا ہوں۔ وہ ان پہاڑی علاقوں کا کیڑا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ تمہیں کوئی ایسی ترکیب بتا دے جس سے تمہارا کام ہو سکے" ۔۔۔۔ سروپ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دراصل کافرستانی ایجنٹ ہو۔ اور نتیجہ یہ کہ ہم پہلے قدم پر ہی دھر لئے جائیں" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں شاکو ایسا نہیں ہے۔ وہ انتہائی کھرا اور صاف آدمی ہے اور کافرستانیوں سے تو اُسے شدید نفرت ہے۔ کیونکہ کافرستانی فوج کے ایک افسر نے جو وہاں پہاڑی علاقوں میں کیمپ لگائے ہوئے تھا۔ ایک رات اس کی بیوی کو زبردستی پکڑ کر اس سے منہ کالا کیا۔ اور اس عورت نے غیرت میں آکر ایک چٹان سے چھلانگ لگا کر اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا تھا۔ اس شاکو کو جب پتہ چلا تو اس نے مردوں کی طرح فوجی سپاہیوں سے بھرے ہوئے اس کیمپ میں داخل ہو کر اس افسر کے ٹکڑے اڑا دیئے۔ اور پھر روپوش ہو گیا۔ فوج نے اُسے تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پہاڑوں میں اُسے تلاش نہ کر سکی اور پھر شاکو میرے پاس آگیا" ۔۔۔۔ سروپ نے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ ملاؤ اس سے" ۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ اوپر دفتر میں بیٹھتے ہیں" ۔۔۔۔ سروپ نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر دوبارہ اس لفٹ میں آیا اور

اس بار لفٹ کافی اوپر جا کر رکی۔ سروپ نے آتے ہوئے مڑ کر بھی وہاں ہال نما کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ساتھیوں کی طرف نہ دیکھا تھا جیسے انہیں اس کی ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بڑی میز اور اس کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی موجود تھی۔ اور سامنے دو قطاروں میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ میز پر ایک سرخ رنگ کا ٹیلی فون اور ایک انٹرکام پڑا ہوا تھا۔ فرش پر قالین اور دروازے پر قیمتی پردے پڑے ہوئے تھے۔

"یہ تمہارا دفتر ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بہت سے دفتروں میں سے ایک ہے۔ میں خفیہ رہتا ہوں۔ کیونکہ اس طرح میرے آدمیوں پر میری دہشت اور رعب قائم رہتا ہے" ۔۔۔۔ سروپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ ڈجام گیم کلب" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"بلیک چیف سپیکنگ" ۔۔۔۔ سروپ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ یس سر۔ حکم سر" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔ اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ سمجھ گیا ہو۔ کہ سروپ کا واقعی رعب

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دبدبہ قائم ہے۔

"شاکو کو بولو۔ دس نمبر میں آجائے فوراً"۔۔۔ سمروپ نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ ایک طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی دو بوتلیں نکال کر وہ عمران کی طرف مڑا۔

"یہ نایال کی سب سے قیمتی شراب ہے عمران صاحب"۔۔۔ سمروپ نے کہا۔

"میں شراب نہیں پیا کرتا۔ کیونکہ جادوگری میں میرے استاد نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ جیسے ہی میں نے شراب کو منہ لگایا میری ساری جادوگری ناک کے راستے نکل جائے گی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ کمال ہے۔ کہ تم اس قدر جاندار لڑاکے ہو اور شراب نہیں پیتے۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ جو شراب نہیں پیتا وہ لڑ ہی نہیں سکتا"۔۔۔ سمروپ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ میں لڑاکا ہوں۔ بھائی میں تو انتہائی مرنجاں مرنج قسم کا آدمی ہوں۔ یقین نہ آئے تو چل کر میرے باورچی آغا سلیمان پاشا سے پوچھ لو۔ وہ مجھ سے اس بات پر لڑتا رہتا ہے کہ میں قرض خواہوں کے سامنے بھیگی بلی بن کر کیوں کھڑا ہو جاتا ہوں" عمران کی زبان چل پڑی اور سمروپ نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"تم واقعی دنیا کے حیرت انگیز ترین انسان ہو۔ میں اگر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا شاید دس بار مر کر بھی یقین نہ کرتا۔ کہ تمہارے اندر

اس قدر چستی، پھرتی اور مہارت ہے کہ تم نے پلک جھپکنے میں مجھ سمیت میرے پانچ آدمیوں کو بے کار کر دیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک نایال کا ماہر ترین لڑاکا ہے۔ اور اچھے اچھے لڑاکے ان کے سامنے سر اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتے"۔۔۔ سمروپ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ وہ لڑاکے تھے۔ اوہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا میں وہاں سے جان بچا کر بھاگ آتا۔ میں سمجھا مچھر ہیں اور مچھر مارنے میں تو مجھے مہارت حاصل ہے۔ تم خود ہی تو بتا رہے تھے کہ میں شکل سے مچھر مار ہی لگتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور سمروپ اس بار شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

"میں واقعی تمہیں نہ جانتا تھا۔ اگر تم پہلے اپنا تعارف کرا دیتے تو میں تمہارا استقبال خود ہی ہوٹل میں آکر کرتا۔ ارے ہاں تم نے میرا خاص نمبر کہاں سے حاصل کر لیا تھا"۔۔۔ سمروپ نے شراب کی بوتل منہ سے لگا کر ایک لمبا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ایک لڑکی سے۔ مجھے ٹائیگر نے بتایا تھا کہ نایال کی کسی بھی خوب صورت لڑکی سے تمہارا نمبر پوچھا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سمروپ ایک بار پھر شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

اسی لمحے دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی۔

"یس۔۔۔ کم ان"۔۔۔ سمروپ نے چونک کر تیز لہجے میں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ شکل سے ہی پہاڑی لگ رہا تھا۔

"باس آپ نے یاد فرمایا ہے" ۔۔۔ آنے والے نے اندر آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو شاکو۔ آج ہماری ضرورت پڑ گئی ہے" ۔۔۔ سردپ نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاکو کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔ شاید اس نے پہلی بار سردپ کو اس طرح مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ مؤدبانہ انداز میں صوفے کے کنارے پر ٹک گیا۔

"اطمینان سے بیٹھو۔ میں نے تمہیں آج یہ عزت بخش دی ہے کہ تم میرے سامنے بیٹھ سکو" ۔۔۔ سردپ نے بوتل میں موجود شراب کے آخری گھونٹ حلق میں انڈیلتے ہوئے بوتل کو ایک طرف لاپرواہی سے پھینکتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کا شکر گزار ہوں باس" ۔۔۔ شاکو نے جواب دیا۔

"سنو یہ میرے دوست بھی ہیں اور میرے ہیرو بھی۔ ان کا نام علی عمران ہے اور ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ یہ کافرستان کے خلاف ایک اہم مہم میں تمہاری مدد چاہتے ہیں۔ بولو کام کرو گے کافرستان کے خلاف" ۔۔۔ سردپ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کافرستان کے خلاف۔ باس۔ دل و جان سے کام کروں گا" ۔۔۔ شاکو نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران کو اس کے خلوص کا یقین آگیا۔

"شاکو۔ کافرستان سارتو پہاڑی کی چوٹی پر بنائی گئی ایک لیبارٹری میں ایسا ہتھیار تیار کر رہا ہے جس سے وہ پاکیشیا، ناپال اور ایسے ہی دوسرے ملکوں کو آسانی سے تباہ و برباد کر سکتا ہے اور ہم نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ اس لیبارٹری کے گرد اس نے حفاظتی جال بچھایا ہوا ہے۔ وہاں اس کے تربیت یافتہ افراد بھی موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے شاکو سے براہِ راست بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اکیلے وہاں جائیں گے" ۔۔۔ شاکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میرے ساتھ میرے چار پانچ ساتھی بھی ہوں گے۔ دراصل میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہاں پہنچنے تک کسی کو ہماری آمد کی اطلاع نہ ہو سکے۔ اسی لئے پہلے میرا خیال تھا کہ جاتوک قبیلے کے آدمیوں کے روپ میں وہاں جاؤں۔ لیکن سردپ نے مجھے بتایا ہے کہ جاتوک قبیلہ اور اس کا سردار کافرستان کے حامی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ سب کافرستانی بن چکے ہیں بے غیرت۔ لیکن اگر آپ سارتو پہاڑی تک پہنچنا چاہتے ہیں تو یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ میں آپ کو وہاں تک ایسے ایسے راستوں سے لے جاؤں گا کہ ہوا میں اڑنے والے پرندے بھی آپ کی وہاں موجودگی سے واقف نہ ہو سکیں گے" ۔۔۔ شاکو نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

عمران کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تم پڑھے ہوئے ہو۔ نقشہ سمجھ لیتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں سردار۔ میں یہاں آنے سے پہلے کافرستان کے ایک محکمے میں کام کرتا تھا۔ پھر اس بے غیرت فوجی نے میری معصوم بیوی کی عزت پر ہاتھ ڈالا اور میں نے اس کی بوٹیاں اڑا دیں۔ اور پھر میں ان بے غیرتوں کی نوکری چھوڑ کر سردار سرڈپ کے قدموں میں آگیا ہوں۔ سردار سرڈپ غیرت مند اور مرد ہے"۔۔۔ شاکو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اُسے میز پر پھیلا دیا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ تم کس کس راستے سے ہمیں لے جانا چاہتے ہو۔ پوری تفصیل سے بتانا۔ کیونکہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ پوری کافرستانی حکومت اور فوج ہمارے خلاف ایکشن میں آسکتی ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ مسئلہ یہ ہے جناب کہ میں نقشے پر تو آپ کو وہ دراڑیں اور وہ کریک اور قدرتی سرنگیں نہیں دکھا سکتا۔ یہ تو میری زندگی کے تجربات ہیں۔ میں تین ماہ تک اسی پہاڑی سلسلے میں کافرستانی فوج سے چھپتا پھرتا رہا ہوں۔ حالانکہ کم از کم ایک ڈویژن پہاڑی فوج مجھے مسلسل تلاش کرتی رہی تھی"۔۔۔ شاکو نے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تذبذب کے آثار تھے کہ عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ میں بعد میں تمہیں بلا لوں گا" عمران نے نقشہ تہہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا حکم ہے"۔۔۔ شاکو نے سرڈپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اس دوران خاموش بیٹھا صرف شراب پینے میں مصروف رہا تھا۔

"اگر عمران صاحب نے تمہیں اجازت دے دی ہے تو جاؤ"۔۔۔ سرڈپ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور شاکو سلام کر کے تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اچھا سرڈپ۔ اب مجھے اجازت دو۔ تمہارا بے حد شکریہ"۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کہاں عمران صاحب۔ کہاں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ سرڈپ کے پاس آئیں اور پھر اس طرح اٹھ کر چلے جائیں۔ آپ یہاں میرے مہمان ہیں۔ ابھی تو میں نے آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کی" سرڈپ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے شراب کی بوتل رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے پاس کوئی خصوصی نمبر نہیں ہے جو میں خدمت کے عوض دے دوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو سرڈپ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ابھی اس کا قہقہہ کمرے میں گونج ہی رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور سرڈپ گھنٹی کی آواز سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے فون کی گھنٹی بجنے پر شدید حیرت ہوئی ہو۔ اس کے اس انداز کی وجہ سے عمران بھی سنجیدہ ہو گیا۔

"بلیک چیف"۔۔۔ سرڈپ نے رسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"شاکو بول رہا ہوں باس۔ میں ابھی ساترا کلب میں پہنچا ہوں۔ میں نے وہاں آکاش کلب کے جالکو کے خاص آدمی رتنا گر کو دیکھا ہے۔ اس کے پاس عمران صاحب کا فوٹو ہے اور وہ ان کے متعلق پوچھ گچھ کرتا پھر رہا ہے۔ میں نے سوچا آپ کو اطلاع دے دوں"۔۔۔ دوسری طرف سے شاکو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جالکو کا آدمی کیوں ڈھونڈھ رہا ہے۔ اس کا کیا تعلق"۔۔۔ سروپ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس، آکاش کلب کافرستانیوں کا اڈہ ہے۔ اور جالکو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کافرستانیوں کا ایجنٹ ہے"۔۔۔ شاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کی یہ جرأت کہ وہ میرے مہمان کے بارے میں پوچھ گچھ کرے۔ میں ابھی اس کا پورا کلب بموں سے اڑا دیتا ہوں"۔۔۔ سروپ نے انتہائی غصے میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بس اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا۔ سنو۔ جیسے ہی تم نے اسے چھیڑا۔ کافرستانیوں کو معلوم ہو جائے گا کہ میں تمہارے پاس ہوں۔ اور اس کے بعد کافرستانیوں نے ہر اس آدمی کی نگرانی شروع کر دینی ہے جس کا معمولی سا تعلق بھی تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس طرح شاکو بھی ان کی نظروں میں آجائے گا۔ اور ظاہر ہے اس کا نقصان مجھے ہی ہوگا"۔۔۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر میں یہ کیسے برداشت کروں کہ وہ میرے مہمان کے متعلق

پوچھ گچھ کرتا پھرے"۔۔۔ سروپ نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کرتا پھرے۔ اس سے تمہارے مہمان کی صحت پر کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ بہرحال شاکو کی اس اطلاع نے کم از کم یہ بات ظاہر کر دی ہے۔ کہ کافرستانیوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ او کے سروپ اب تمہاری خدمت کا موقع آگیا ہے۔ مجھے ایک کوٹھی۔ دو بڑی جیپیں۔ میک اپ کا جدید سامان اور کچھ اسلحہ چاہیئے۔ بولو۔ مہیا کر سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا چیزیں ہیں۔ تمہارے لئے پورا نایپال حاضر کر سکتا ہوں"۔۔۔ سروپ نے کہا۔

"تم فی الحال اتنا ہی کرو۔ باقی نایپال میں واپسی میں تم سے وصول کروں گا۔ ادھار رہا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سروپ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

شاگل کا چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ سامنے قصبے کا پولیس آفیسر نظریں جھکائے سہما ہوا کھڑا تھا۔

"کس الو کے پٹھے نے تمہیں پولیس چیف بنایا ہے۔ جب ان کے کاغذات بتا رہے تھے کہ وہ معدنی سروے کرنے پہاڑیوں پر جا رہے ہیں۔ تو تم نے کم از کم یہ تو چیک کرنا تھا کہ جیپ میں سروے کے آلات بھی ہیں یا نہیں" ـــــ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے اس کا خیال بھی نہ آیا تھا۔ میں تو اسلحہ چیک کر رہا تھا" ـــــ پولیس آفیسر نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاگل کو دراصل اطلاع ملی تھی کہ چار افراد ہوٹل میں سے اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ اور یہ لوگ پاکیشیا سے آئے تھے تو وہ بُری طرح چونک پڑا اور اس نے پوری سیکرٹ سروس کو ان کی تلاش میں لگا دیا۔

پھر اُسے اطلاع ملی کہ ان جیسے قد وقامت کے چار افراد نے دارالحکومت سے پہاڑیوں کی طرف جانے والی چوکی کراس کی ہے۔ تو وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ لازماً سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے۔ کیونکہ وہ اب عمران کی نفسیات سے کافی حد تک واقف ہو گیا تھا کہ وہ اس طرح دوسروں کو ڈاج دیتا ہے۔ اس نے خود تو ناپال کی طرف سے کافرستان میں داخل ہونے کی خبر اڑائی اور شاید ہو بھی ایسا۔ لیکن اپنے دوسرے گروپ کو اس نے دارالحکومت کے راستے سارتو پہاڑی کی طرف روانہ کر دیا ہو گا۔ اس نے فوری طور پر دارالحکومت سے آگے بڑے قصبے کے پولیس آفیسر کو ان لوگوں کی فوری چیکنگ اور گرفتاری کا حکم دیا۔ پھر بے چینی کی وجہ سے وہ ایکشن گروپ کے چند افراد کو ساتھ لے کر مخصوص ہیلی کاپٹر میں خود بھی اس قصبے کی طرف چل پڑا تھا۔ لیکن یہاں آتے ہی اُسے معلوم ہوا کہ پولیس آفیسر نے ساری چھان بین کرنے کے بعد انہیں آگے جانے کی اجازت دے دی ہے تو اس کی امیدوں پر جیسے اوس سی پڑ گئی۔ پولیس آفیسر نے اُسے بتایا تھا کہ اس نے ان کی جیپ کی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ ان کے چہروں کو میک اپ واشر سے چیک کیا ہے اور ان کے کاغذات کو دارالحکومت کے محکمے سے تصدیق کرائی ہے۔ سب کچھ اوکے تھا۔ اس لئے اس نے انہیں جانے کی اجازت دے دی ہے۔ محکمے کا نام سن کر شاگل چونکا اور جب اس نے محکمے کے متعلق دریافت کیا تو پولیس آفیسر نے بتایا کہ وہ معدنی سروے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ تھے اور پہاڑیوں پر معدنی سروے کے لئے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

جا رہے تھے۔ اس پر شاگل نے اس سے پوچھا کہ معدنی سروے کے مخصوص آلات ان کے پاس موجود تھے اور جب پولیس آفیسر نے نہیں کا لفظ کہا تو شاگل بے اختیار غصے سے پاگل سا ہو گیا۔ اس نے اپنے ایکشن گروپ کے چیف کو فوراً ہیلی کاپٹر پر اس جیپ کے پیچھے جانے اور انہیں زندہ یا مردہ ہر صورت میں واپس لانے کا حکم دے دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ خود اپنے سامنے ان کی چیکنگ کرے گا۔ اور ایکشن گروپ کا چیف ہیلی کاپٹر لے کر ان کی تلاش میں چلا گیا تھا جب کہ شاگل اب پولیس آفیسر پر چڑھائی کئے ہوئے تھا۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور دوسرے لمحے ایک پولیس آفیسر ہانپتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"جج ۔۔۔ جج ۔۔۔ جناب۔ وہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے زمین پر گر کر" ۔۔۔ اس نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔ شاگل نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ہو۔

"جناب۔ ابھی زیمدٹا در سے اطلاع آئی ہے۔ وہ اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہیلی کاپٹر پہلے نیچے اتر گیا پھر اوپر چڑھا۔ لیکن اس کی بلندی اتنی زیادہ نہ تھی کہ اچانک وہ شعلوں کی لپیٹ میں آگیا اور پھر زمین پر گر کر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ کس کا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس لئے انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ مجھے معلوم تھا۔ اس لئے میں آپ کو فوراً اطلاع دینے کے لئے یہاں تک دوڑتا ہوا

آیا ہوں جناب" ۔۔۔ آنے والے نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اب اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیں۔ ہمیں اب ہر صورت میں انہیں گرفتار کرنا ہے۔ جیپیں نکالو۔ جلدی کرو۔ اگر یہ لوگ نکل گئے تو میں تم سب کو زندہ دفن کر دوں گا" ۔۔۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور دونوں پولیس آفیسر پاگلوں کے سے انداز میں باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

تھوڑی دیر بعد دو پولیس جیپیں پوری رفتار سے دوڑتی ہوئیں پولیس ہیڈ کوارٹر سے نکلیں اور آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئیں سڑک پر دوڑنے لگیں۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر وردی پولیس آفیسر تھا جسے شاگل جھاڑ رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر شاگل بیٹھا بُری طرح ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ جب کہ عقبی سیٹ پر اس کے ایکشن گروپ کے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

"کاش مجھے معلوم ہوتا تو میں اس ایکشن گروپ کے چیف کی بجائے خود جاتا یا پھر دوسرا ہیلی کاپٹر بھی ساتھ لے آتا۔ وہ تو اب یقیناً نکل جائیں گے" ۔۔۔ شاگل نے انتہائی بے بسی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جناب میں نے ٹرانسمیٹر کال کر دی ہے۔ اگلے قصبے کے پولیس چیف کو اس نے کہا کہ وہ ہر صورت میں زندہ یا مردہ انہیں گرفتار کر لے گا" ۔۔۔ پولیس آفیسر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اگر وہ اسی طرح پولیس کے ہتھے آسانی سے چڑھنے والے ہوتے تو آج شاگل ان کے پیچھے پاگل نہ ہوا پھرتا" ۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ شاگل کی جیپ کے پیچھے دوسری جیپ میں پولیس کے مسلح سپاہی تھے۔ اور پھر وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ہیلی کاپٹر کا ملبہ سڑک سے ہٹ کر پڑا ہوا تھا۔ وہ اب جل کر مکمل طور پر راکھ ہو چکا تھا۔ جیپیں وہاں رکیں اور شاگل اچھل کر نیچے اترا۔ اس نے سب سے پہلے ملبے کے قریب جا کر اسے دیکھا۔ ملبے کے اندر دو افراد کی جلی ہوئی لاشیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ لیکن ایک بالکل ہیلی کاپٹر کے جلے ہوئے کاک پٹ کے اندر تھی جب کہ دوسری باہر پڑی ہوئی تھی۔

"جناب۔ ادھر خون کے دھبے بھی ہیں" ۔۔۔ ایک سپاہی نے اچانک چیخ کر کہا۔ اور شاگل تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑا۔ اور وہاں واقعی زمین پر سوکھے ہوئے خون کا اتنا بڑا دھبہ دکھائی دے رہا تھا جیسے یہاں خون کا پورا تالاب سا بن گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی گولیوں کے خول بھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے دکھائی دیئے۔

"اوہ اوہ۔ ایکشن گروپ کے چیف کو یہاں مشین پسٹل سے ہلاک کیا گیا ہے۔ اور پھر اس کی لاش کو اٹھا کر جلتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے ملبے میں پھینکا گیا ہے۔ ٹائروں کے نشانات تلاش کرو" ۔۔۔ شاگل نے چیخ کر کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے سڑک کے کنارے جیپ کے چوڑے ٹائروں کے تازہ نشانات چیک کر لئے۔

"اوہ اوہ۔ نشانات اور ملبے سے نکلنے والی گرمی بتا رہی ہے کہ وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔ چلو آگے بڑھو" ۔۔۔ شاگل نے چیخ کر کہا اور ایک بار پھر آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں جیپیں تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگیں۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ لوگ دائیں طرف گئے ہیں" ۔۔۔ یک لخت شاگل نے جو باہر کی طرف جھکا ہوا نیچے دیکھ رہا تھا چیختے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دوڑتی ہوئیں جیپوں کی بریکوں سے ماحول گونج اٹھا۔

"ادھر ادھر چلو۔ ادھر یہ لوگ یقیناً آس پاس چھپے ہوئے ہوں گے" شاگل نے کہا اور دونوں جیپیں تیزی سے آگے بڑھنے لگیں۔ کچی زمین پر اب چوڑے ٹائروں کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد جیپیں درختوں کے ایک جھنڈ میں پہنچ کر رک گئیں۔ وہاں واقعی وہ جیپ موجود تھی۔ جس کا وہ پیچھا کر رہے تھے۔ وہ سب تیزی سے جیپوں سے اتر کر اس جیپ کے گرد پھیل گئے۔ لیکن جیپ خالی تھی۔

"ادھر ادھر دوڑو۔ تلاش کرو انہیں وہ یقیناً قریب ہی کہیں چھپے ہوئے ہوں گے" ۔۔۔ شاگل نے چیخ کر کہا اور اس کے ایکشن گروپ کے افراد اور پولیس کے سپاہی سب درختوں کے جھنڈ سے نکل کر ادھر ادھر دوڑ گئے۔ اب شاگل اکیلا اس جھنڈ میں کھڑا تھا۔ وہ جان بوجھ کر وہاں رہ گیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ اس قدر آسانی سے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ اور چونکہ وہ اسے پہچانتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اسے دور سے ہی گولی مار دیں۔ اس

www.urdukorner.com

کے کان کہیں نہ کہیں سے فائرنگ کی آوازیں سننے کے منتظر تھے۔ لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ اچانک اُسے دور سے ایکشن گروپ کا ایک آدمی دوڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ شاگل نے چیخ کر پوچھا۔

"چیف۔ یہاں سے کچھ دور ایک چھوٹی سی دیہاتی بستی ہے۔ دس بارہ گھر ہیں۔ اس بستی کو ہم نے گھیر لیا ہے۔ یقیناً وہ اس بستی کے اندر چھپے ہوئے ہوں گے۔ اس لئے میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں چیف"۔۔۔۔ آنے والے نے کہا۔

"او۔ کے۔ دوسری جیپ تم چلا کر لے آؤ۔ یہ میں لے آتا ہوں"

شاگل نے کہا اور اچھل کر اپنے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھی نے تیزی سے جیپ آگے دوڑائی اور شاگل نے جیپ اس کے پیچھے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک چھوٹی سی بستی کے قریب پہنچ گئے۔ دس بارہ کچے گھروں کے درمیان ایک بڑا اور پختہ سا مکان بھی نظر آ رہا تھا۔ شاگل جیپ دوڑاتا اس مکان کی طرف بڑھ گیا۔ مکان کے باہر ایک بڑا سا احاطہ تھا۔ جس میں جگہ جگہ مویشی بندھے ہوئے تھے۔ اور چارپائیوں پر چند افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ جو دو پولیس جیپوں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاگل جیپ اندر ان کے قریب لے گیا اور پھر جیپ روک کر وہ اچھل کر نیچے اترا۔

"کون ہے یہاں کا بڑا۔ کون ہے۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔۔ شاگل نے نیچے اترتے ہی چیخ کر کہا۔

"جناب۔ میں ہوں یہاں کی زمینوں کا مالک رام بھروسے۔ جناب میں نمبردار بھی ہوں جناب۔ حکم فرمائیں جناب"۔۔۔۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے جلدی سے آگے بڑھ کر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ جیپوں کو اندر جاتے دیکھ کر ادھر ادھر بکھرے ہوئے تمام دیہاتی اور دوسرے لوگ بھی دوڑتے ہوئے اندر آ گئے تھے۔

"وہ چار آدمی جو یہاں آئے ہیں۔ تقریباً گھنٹہ پہلے۔ وہ کہاں ہیں" شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چار آدمی۔ اوہ جناب۔ وہ سرکاری افسر۔ ان کی جیپ خراب ہو گئی تھی۔ ہم نے انہیں گھوڑے دیئے ہیں۔ تاکہ وہ یہاں سے قریبی ریلوے اسٹیشن تک جا سکیں"۔۔۔۔ نمبردار نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے۔ کتنے گھوڑے دیئے تھے"۔۔۔۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دو گھوڑے جناب۔ وہ سرکاری افسر تھے جناب۔ اس لئے ہم نے انہیں کہا تھا کہ وہ گھوڑے اسٹیشن ماسٹر کے پاس چھوڑ دیں۔ ہم وہاں سے لے لیں گے۔ آدھا گھنٹہ ہوا ہو گا جناب۔ انہیں یہاں سے گئے ہوئے"۔۔۔۔ نمبردار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرف ہے ریلوے اسٹیشن۔ وہ سرکاری افسر نہیں پاکیشیا کے جاسوس تھے"۔۔۔۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"جاسوس۔ اوہ جناب۔ وہ تو اپنے آپ کو افسر کہہ رہے تھے۔ ان کے پاس شناختی کارڈ بھی تھے۔ ریلوے اسٹیشن مشرق کی طرف ہے جناب۔ یہاں سے آٹھ کوہ کے فاصلے پر جناب"۔۔۔۔

SCANNED BY JAMSHED
www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نمبردار نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں جناب۔ نرکی ریلوے اسٹیشن ہے"۔۔۔ شاگل کے ساتھ کھڑے ہوئے پولیس آفیسر نے کہا تو وہ سب تیزی سے مڑے اور پھر جیپوں پر سوار ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جیپیں ایک بار پھر انتہائی تیز رفتاری سے کچی سڑک پر دوڑ رہی تھیں۔ ان کے اس طرح دوڑنے سے دھول اور مٹی کے بادل سے اڑ رہے تھے۔ لیکن دونوں جیپیں پوری رفتار سے آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی انتہائی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ اس چھوٹے سے نیم پختہ اسٹیشن تک پہنچ ہی گئے۔ اسٹیشن کی عمارت سے باہر دو گھوڑے کھڑے تھے۔

"اسلحہ لے کر چلو۔ یہ لوگ خطرناک ہیں"۔۔۔ شاگل نے نیچے اترتے ہی چیخ کر کہا اور پھر خود بھی ریوالور سنبھالے تیزی سے ریلوے اسٹیشن کی عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ چھوٹا سا دیہاتی ریلوے اسٹیشن تھا۔ جس کا اسٹیشن ماسٹر ہی ٹکٹ فروخت کرتا تھا۔ اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ چھوٹے سے ہال نما کمرے میں اسٹیشن ماسٹر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ خوف اور دہشت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ جیسے اس پر تشدد کیا گیا ہو۔ اور باقی کمرہ خالی تھا۔

"اوہ اوہ۔ ادھر ادھر معلوم کرو گاڑی تو نہیں گزری یہاں سے"۔ شاگل نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور باقی افراد تو تیزی سے کمرے سے نکل کر ادھر ادھر دوڑنے لگے جبکہ پولیس آفیسر

نے آگے بڑھ کر ایک طرف رکھا ہوا ۔۔۔ ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ بغیر ڈائل کا فون تھا۔ اور اس کا رابطہ دارالحکومت کے ریلوے اسٹیشن سے مستقل رہتا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں نرکی ریلوے اسٹیشن سے بول رہا ہوں"۔۔۔ پولیس آفیسر نے چیختے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔ شاید آپریٹر اسٹیشن ماسٹر کی آواز پہچانتا تھا۔ اس لئے غیر مانوس آواز اور بدلا ہوا لہجہ سن کر وہ چونک پڑا تھا۔

"میں پولیس آفیسر بول رہا ہوں۔ اسٹیشن ماسٹر کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ نرکی اسٹیشن سے کوئی گاڑی اس وقت گزری ہے۔ اگر گزری ہے تو اب سے کتنی دیر پہلے"۔۔۔ پولیس آفیسر نے اپنے مخصوص سخت لہجے میں کہا۔

"نرکی اسٹیشن سے آخری گاڑی اب سے دو گھنٹے پہلے گزری ہے۔ اس کے بعد کوئی گاڑی نہیں گزری۔ اب دو گھنٹے بعد ایک ٹرین گزرے گی"۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور پولیس آفیسر نے رسیور رکھ دیا۔

"جناب۔ آخری گاڑی تو دو گھنٹے پہلے گزری ہے اور اسٹیشن ماسٹر کی لاش بتا رہی ہے کہ اسے مرے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری اس لئے یہ لوگ یہیں اردگرد چھپے ہوئے ہوں گے یا پھر پیدل جا رہے ہوں گے"۔۔۔ پولیس آفیسر نے جلدی سے باہر برآمدے میں موجود شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ اوہ۔ تو جلدی سے ادھر ادھر تلاش کرو۔ دوڑو۔ میں انہیں ہر صورت میں زندہ یا مردہ حالت میں دیکھنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ شاگل نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور پولیس آفیسر سر جھکائے تیزی سے ایک طرف کو دوڑ پڑا۔ اس نے شاگل کی ذہنی کیفیت ایسی محسوس کی تھی کہ وہ اس کے قریب مزید زیادہ دیر تک نہ رہنا چاہتا تھا۔

شاگل انتہائی بے بسی اور غصے کے عالم میں برآمدے میں ٹہلنے لگا۔ اُسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر وہ کہاں جا کر ان لوگوں کو ٹریس کرے۔ گھوڑے بھی موجود تھے۔ اور ٹرین بھی نہ گزری تھی پھر یہ لوگ آخر کہاں جا سکتے ہیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک اسی طرح وہاں رکنے کے بعد آخر کار ایک ایک دو دو کر کے سارے لوگ واپس آ گئے۔ ان کے چہروں پر لکھی ہوئی مایوسی صاف بتا رہی تھی کہ وہ ان لوگوں کا سراغ حاصل نہیں کر سکے تھے۔

"ہم نے دور دور تک ڈھونڈ لیا ہے جناب۔ ان کا کہیں سراغ نہیں مل سکا" ۔۔۔ پولیس آفیسر نے سب کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا۔

"چلو واپس۔ اب مجھے دوسرا ہیلی کاپٹر اور سیکرٹ سروس کی فورس منگوانی پڑے گی۔ چلو واپس" ۔۔۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر دھول اڑاتیں واپس جا رہی تھیں۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور آرام کرسی پر نیم دراز ایک پستہ قد لیکن بھاری جسم کے آدمی نے چونک کر منہ سے لگا ہوا شراب کا جام ہٹا دیا۔

"کچھ پتہ چلا رامو" ۔۔۔ اس پستہ قد نے جو نایال میں کافرستان سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ جالکو تھا چونک کر آنے والے سے پوچھا۔

"بظاہر تو وہ غائب ہے باس۔ البتہ ایک مبہم سی رپورٹ ضرور ملی ہے" ۔۔۔ آنے والے لمبے قد کے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی رپورٹ۔ تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ جالکو نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ علی عمران ایئرپورٹ سے ٹیکسی پر ہوٹل سبان کے بیرونی گیٹ پر اترا۔ اس کے بعد اس کا کہیں پتہ نہیں چل رہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہم نے پورا نایال چھان مارا ہے۔ البتہ ایجنٹ ہری ہری نے رپورٹ دی ہے کہ سبان ہوٹل کی ایک استقبالیہ کاؤنٹر پر کام کرنے والی لڑکی جاگشیری سے اُسے کافی دیر تک باتیں کرتے دیکھا گیا تھا اس کے بعد وہ ہوٹل سے باہر چلا گیا تھا۔ یہ جاگشیری اس سے بڑی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔ اس اطلاع پر میں نے جاگشیری سے پوچھ گچھ کا حکم دیا۔ لیکن یہ اطلاع ملی ہے کہ جاگشیری پولیس چیف سردار رتنا سنگھ کی عورت ہے اور وہ دونوں مشوری ہوٹل میں موجود ہیں۔ انہوں نے وہاں کمرہ بھی بک کرا رکھا ہے۔ شاید رات وہ وہیں رہیں۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ کل صبح جب وہ دوبارہ ڈیوٹی پر آئے تو اس سے پوچھ گچھ کی جائے ورنہ آپ جانتے ہیں کہ سردار رتنا سنگھ کس قدر کینہ پرور اور غصیلی طبیعت کا آدمی ہے" ـــــ رامو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن چیف تو ہمیں کچا چبا جائے گا۔ یہ علی عمران پاکیشیا کا انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ ہو سکتا ہے صبح تک وہ اپنا کام سرانجام بھی دے ڈالے جس کی خاطر چیف نے ہمیں اس کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے جاگشیری سے ابھی اور اسی وقت پوچھ گچھ ہو گی" ـــــ جالکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر باس۔ پولیس چیف" ـــــ رامو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو پولیس چیف پر۔ تم ایسا کرو۔ چار آدمی ساتھ لے

لو۔ انہیں کہنا کہ وہ میک اپ کر لیں۔ تم بھی میک اپ کر لو۔ اور میں بھی۔ ہم دو کاریں چوری کر لیں گے جنرل پارکنگ سے آسانی سے کاریں اڑائی جا سکتی ہیں۔ اس لڑکی کو ہم زبردستی وہاں سے اغوا کر کے پوائنٹ ٹو پر لے جائیں گے اور پھر اس سے پوچھ گچھ کے بعد اُسے چھوڑ دیں گے۔ کاریں بھی سڑک پر چھوڑ دیں گے۔ اور میک اپ بھی ختم کر دیں گے۔ ایسی صورت میں وہ پولیس چیف ہمارا کیا بگاڑ لے گا" ـــــ جالکو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یہ پلاننگ واقعی درست رہے گی۔ لیکن آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود ہی اس پلاننگ کے تحت اس لڑکی کو اغوا کر کے پوائنٹ ٹو پر لے جاؤں گا۔ اور اس سے پوچھ گچھ کر کے آپ کو رپورٹ دے دوں گا" ـــــ رامو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس لئے پوچھ گچھ میں خود کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ اُسے پوائنٹ ٹو پر لے آؤ۔ میں وہاں ابھی پہنچ جاتا ہوں" ـــــ جالکو نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ہم زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک جاگشیری سمیت پوائنٹ ٹو پر پہنچ جائیں گے" ـــــ رامو نے کہا اور جالکو کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

جالکو رامو کے جانے کے بعد دفتر سے ملحقہ ڈریسنگ روم

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ بالکل مختلف میک اپ اور لباس پہن کر باہر آیا اور کار لے کر پوائنٹ اڈ کی طرف چل پڑا۔ یہ پوائنٹ شہر کی ایک مضافاتی کالونی کی آبادی سے ہٹ کر ایک کوٹھی تھی۔ جو جالکو نے اسی قسم کے مقاصد کے لئے خفیہ طور پر خرید رکھی تھی۔ یہاں اس نے چند افراد کو بھی ملازم رکھا ہوا تھا۔ جو مستقل طور پر یہیں رہتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جالکو اس کالونی میں داخل ہوا تو اس نے کار ایک طرف کر کے درختوں کے نیچے روکی اور پھر کار سے اتر کر پیدل ہی آگے بڑھنے لگا کیونکہ اس کے ذہن میں پولیس چیف کا خطرہ بہرحال موجود تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر سردار رتنا سنگھ کو کسی بھی طرح اس بات کا علم ہو گیا۔ کہ اس کی عورت کو اغوا کرنے میں جالکو کا ہاتھ ہے تو پھر جالکو کے لئے کم از کم نایال میں رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس خدشے کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہ پیدل اس کوٹھی کی طرف گیا تھا۔

وہاں جا کر اُسے معلوم ہوا کہ لڑکی وہاں پہنچ بھی چکی ہے۔ رامو نے اُسے تفصیل بتائی کہ کس طرح انہوں نے سردار رتنا سنگھ کے کمرے کے بند دروازے پر دستک دی اور جیسے ہی سردار رتنا سنگھ نے دروازہ کھولا انہوں نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار کر اُسے بے ہوش کیا اور جاگشیری جو اس وقت غسل خانے میں تھی۔ وہ دھماکے کی آواز سن کر باہر آئی تو اُسے بھی بے ہوش کر کے عقبی سیڑھیوں سے باہر لایا گیا۔ اور پھر بے ہوشی کے

عالم میں اُسے چوری کی کار میں ڈال کر یہاں پہنچا دیا گیا۔ اور چوری کی گاڑیاں فوری طور پر واپس بھجوا دی گئیں۔ اب وہاں مستقل رہنے والے ملازموں کے علاوہ گروپ میں سے صرف رامو ہی رہ گیا تھا۔

جالکو نے یہ تفصیل سن کر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ رامو کے ساتھ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ جہاں ایک کرسی پر جاگشیری بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ جالکو نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا اور پھر اس وقت تک تھپڑ مارتا رہا جب تک جاگشیری چیخ مار کر ہوش میں نہ آ گئی۔

"کک ــ کک ــ کون ہو تم" ـــ جاگشیری نے ہوش میں آتے ہی انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ جاگشیری۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تم وہ بتا دو گی تو ہم تمہیں زندہ اور اسی شکل و صورت میں واپس بھجوا دیں گے ورنہ تمہارے چہرے پر تیزاب بھی پھینکا جا سکتا ہے۔ دونوں آنکھیں بھی نکالی جا سکتی ہیں۔ اور جسم کی تمام ہڈیاں بھی توڑی جا سکتی ہیں" ـــ جالکو نے آواز بدلتے ہوئے انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"تم ـــ تم ـــ مجھ پر رحم کرو۔ میں بے گناہ ہوں" ـــ جاگشیری نے بری طرح کانپتے ہوئے کہا۔ جالکو کے ان خوف ناک فقروں نے ہی جاگشیری کو لرزنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"اس کا فیصلہ تم نے خود کرنا ہے" ـــ جالکو نے اُسی طرح

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

سرد لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر ساتھ کھڑے رامو سے مخاطب ہو گیا
"اسے تصویر دکھاؤ"۔۔۔ جالکو نے کہا اور رامو نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے علی عمران کی تصویر نکال کر جاگشیری کے سامنے کر دی۔

یہ وہ تصویر تھی جو عمران کے پاسپورٹ پر لگی ہوئی تھی۔ چونکہ ناپال میں ہر چیز کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات کی فوٹو کاپیاں ایئرپورٹ کے ریکارڈ میں موجود تھیں جہاں سے یہ تصویر حاصل کی گئی تھی۔

"یہ آدمی سیان ہوٹل میں تم سے ملا تھا۔ اور تم اس سے ہنس ہنس کر باتیں کرتی رہی ہو۔ ہم نے اس آدمی کو تلاش کرنا ہے"۔ جالکو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاں ہاں۔ یہ آدمی آیا تھا۔ اس نے میرے حسن کے متعلق خوب صورت باتیں کی تھیں۔ اور پھر میرے پوچھنے کے باوجود کچھ کہے بغیر واپس چلا گیا تھا"۔۔۔ جاگشیری نے کہا۔

"خنجر نکالو اور اس لڑکی کی ایک آنکھ نکال دو۔ یہ اصل بات نہیں بتا رہی"۔۔۔ جالکو نے رامو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور رامو نے تصویر واپس جیب میں ڈالی اور دوسرے لمحے ایک تیز دھار چمکتا ہوا خنجر نکال کر وہ جاگشیری کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ اس نے مجھ سے سردپ کا پتہ پوچھا تھا۔ میں نے اسے سردپ کا خاص فون نمبر بتا دیا۔ سردپ نے چونکہ مجھے منع کر رکھا تھا کہ میرا فون نمبر کسی

کو نہ بتایا جائے ورنہ وہ مجھے قتل کر دے گا۔ اس لئے میں تمہیں نہ بتا رہی تھی۔ میں اس آدمی کو بھی نہ بتاتی لیکن اس نے مجھے اتنا جذباتی کر دیا تھا کہ میں نے لاشعوری طور پر بتا دیا"۔۔۔ جاگشیری نے کہا اور جالکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لڑکی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے اور ویسے بھی جالکو کے علم میں تھا کہ سردپ پاکیشیا جاتا رہتا ہے۔ اور کافرستان سے نفرت بھی کرتا ہے۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ عمران لازماً سردپ کے پاس ہو گا۔ اسی لئے اس کے متعلق پتہ نہ چل رہا تھا۔

"اسے بے ہوش کر کے کسی چوک پر ڈال دو۔ اس نے سچ بولا ہے اس لئے اس کی جان بخشی کی جاتی ہے۔ اور سنو جاگشیری۔ اگر تم نے ہمارے متعلق یا ان باتوں کا ذکر اس پولیس چیف سے کیا تو کسی بھی جگہ تمہارے چہرے پر تیزاب پھینکا جا سکتا ہے۔ وہ پوچھے تو بتا دینا کہ تمہاری آنکھ ہی اسی چوک پر کھلی تھی"۔۔۔ جالکو نے سرد لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

اسی لمحے رامو نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے جاگشیری کی کنپٹی پر مکہ مارا اور جاگشیری چیخ کر ایک بار پھر بے ہوش ہو گئی۔ جالکو پوائنٹ ٹو میں بنے ہوئے دفتر نما کمرے میں آ کر بیٹھ گیا وہ اب سوچ رہا تھا کہ کس طرح وہ اس عمران کا پتہ چلائے۔ کیونکہ وہ سردپ کی طاقت سے بھی واقف تھا۔ اگر سردپ کو علم ہو گیا کہ اس کے آدمی کے پیچھے وہ لگے ہوئے ہیں۔ تو سردپ میں بہرحال اتنی طاقت موجود تھی کہ وہ جالکو اور اس کے پورے گروپ کا آسانی سے خاتمہ کر سکتا تھا۔ لیکن باوجود مسلسل سوچنے کے اس کے ذہن میں کوئی ایسی ترکیب نہ آ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

رہی تھی جس سے اس کا مسئلہ حل ہو جاتا اور سرڈپ کو بھی اس کا علم نہ ہوتا۔ تھوڑی دیر بعد رامو دفتر میں داخل ہوا۔

"میں اُسے چوک پر چھوڑ آیا ہوں باس" ——— رامو نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور جالکو نے سر ہلا دیا۔

"باس۔ آپ پریشان نظر آتے ہیں" ——— رامو نے کہا۔ وہ جالکو کا نمبر ٹو اور اس کا رائٹ ہینڈ تھا۔ پوری تنظیم کو عملی طور پر وہی کنٹرول کرتا تھا۔ اور جالکو نے اُسے اپنی مشکل بیان کر دی۔

"باس۔ سرڈپ کا ایک خاص آدمی میرا مخبر ہے۔ میں اُسے بھاری رقم ادا کرتا رہتا ہوں۔ کیونکہ اس سے مجھے اندر کی انتہائی مفید معلومات مل جاتی ہیں۔ میں اس سے بات کرتا ہوں" ——— رامو نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یہاں سے فون مت کرو۔ کسی پبلک فون بوتھ سے کرو" ——— جالکو نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ وہ آدمی انتہائی با اعتماد ہے" ——— رامو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ دکی بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"دکی۔ میں رامو ہوں۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے" ——— رامو نے کہا۔

"ایک منٹ" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں

بعد دکی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں۔ اب کھل کر بات کرو" ——— دکی نے کہا۔

"تمہارے باس کے پاس پاکیشیا سے ایک آدمی آیا ہے۔ علی عمران۔ اس کے متعلق معلومات چاہئیں۔ کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے" ——— رامو نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن رقم ڈبل ہو گی۔ کیونکہ باس نے خاص طور پر منع کیا ہے کہ اس بارے میں منہ سے بھاپ بھی نہ نکالی جائے" ——— دوسری طرف سے دکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ڈبل ملے گی۔ بولو" ——— رامو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ وہ آدمی علی عمران باس کے پاس آیا۔ اور باس نے اُسے راجیش کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ٹھہرا دیا ہے۔ اور مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ شاکو کو بھی اس سے ملوایا گیا ہے۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے اس کے چار اور ساتھی بھی آ گئے ہیں اور وہ شاکو کے ساتھ آج شام کو خصوصی جیپوں پر کافرستان جا رہے ہیں۔ لیکن وہ ڈسار کی جنگل سے خفیہ طور پر سرحد پار کریں گے۔ شاکو یہ تمام راستے جانتا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اب وہ سب اس کوٹھی میں ہیں" ——— رامو نے پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی تک تو وہیں ہیں۔ اب یہ پتہ نہیں کہ کس وقت جائیں گے۔ ہو سکتا ہے ابھی چلے جائیں اور ہو سکتا ہے رات کو جائیں" ——— دکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"او۔کے۔ رقم مل جائے گی" ـــــ رامو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بتایئے باس۔ کیا اس کوٹھی پر ریڈ کیا جائے" ـــــ رامو نے رسیور رکھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ ہمیں صرف نگرانی کا حکم ملا تھا۔ میں چیف سے بات کر لوں۔ پھر جو وہ حکم دے گا۔ اس کے مطابق عمل کریں گے" ـــــ جالکو نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ناپال سے ایس۔ایس۔ون بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کرائیں" ـــــ جالکو نے کہا۔

"چیف اس وقت دارالحکومت میں موجود نہیں ہیں۔ پیغام نوٹ کرا دیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ چیف جہاں بھی ہوں ان سے رابطہ کرائیں" ـــــ جالکو نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ ہولڈ آن کریں۔ میں چیک کرتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر تقریباً دس منٹ کے طویل وقفے کے بعد لائن پر آواز ابھری۔

"ہیلو۔ ایس۔ایس۔ون۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ آواز سنائی دی۔

"ہاں" ـــــ جالکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف سے بات کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ایس۔ایس۔ون۔ کیا رپورٹ ہے" ـــــ چیف کی سخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور جالکو نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں وکی سے ملنے والی اطلاع تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ ویری گڈ نیوز۔ انہیں تمہارے متعلق کوئی شبہ تو نہیں ہوا" چیف نے پوچھا۔

"نو باس۔ انہیں تو ہمارے متعلق علم بھی نہیں۔ آپ حکم کریں تو ہم ان کی رہائش گاہ پر ریڈ کر دیں" ـــــ جالکو نے کہا۔

"وہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں۔ ایس۔ایس۔ون۔ ان سے میں ہی نمٹ سکتا ہوں۔ کون سی سرحد بتائی تھی تم نے۔ جہاں سے انہوں نے کراس کرنا ہے" ـــــ چیف نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ڈساری جنگل جو ناپال کے دارالحکومت سے مشرق کی طرف تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بہت گھنا اور خطرناک جنگل ہے" ـــــ جالکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس جنگل کے بعد کافرستان کی طرف پہلا قصبہ، شہر یا بستی کون سی آتی ہے" ـــــ چیف نے پوچھا۔

"رام شوری باس۔ چھوٹا سا پہاڑی قصبہ ہے" ـــــ جالکو نے جواب دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"او۔کے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم نے سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے صرف یہ اطلاع کرنی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت نایالی دارالحکومت سے کس وقت روانہ ہوا اور کس سواری پر گیا ہے۔ اگر وہ جیپیں استعمال کریں جیسا کہ تم نے پہلے بتایا تھا۔ تو پھر تم نے جیپوں کے نمبر بھی بتانے ہیں۔ سمجھ گئے ہو۔ انہیں بالکل شک نہیں پڑنا چاہیئے کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ ورنہ وہ فوراً پلاننگ بدل دیں گے" ـــــ چیف نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں" ـــــ جالکو نے کہا۔ اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ جالکو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھا۔ اور پھر چیف سے ہونے والی بات چیت اور ان کی ہدایات سے رامو کو آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

"بے فکر رہیں باس۔ میں ابھی ان کی نگرانی شروع کرا دیتا ہوں۔ انہیں پتہ ہی نہ چلے گا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے" ـــــ رامو نے کہا اور جالکو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم نے مجھے فوری مطلع کرنا ہے۔ میں جہاں بھی ہوں۔ تم بھی وائرلیس ٹرانسمیٹر استعمال کرنا" ـــــ جالکو نے کہا اور رامو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور جالکو مطمئن انداز میں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایک بڑی سی غار کے اندر مادام ریکھا ایک فولڈنگ چیئر پر نیم دراز تھی۔ اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی۔ اور سر پر باقاعدہ اس نے پی کیپ پہن رکھی تھی۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی سی میز پر ایک مشین رکھی ہوئی تھی۔ جس میں ایک بڑی سی سکرین تھی۔ جسے چار واضح خانوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ریکھا نے یہاں آتے ہی سارتو پہاڑی کے گرد اپنی مرضی سے حفاظتی انتظامات کئے تھے۔ اس نے اپنے ساتھ آنے والے خصوصی تربیت یافتہ افراد کو چار چار کی پانچ ٹکڑیوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اور سارتو پہاڑی کے چاروں طرف مختلف جگہوں پر ان کے خفیہ کیمپ بنا دیئے تھے۔ وہاں اونچی چوکیوں پر مخصوص انداز کی کیمرہ نما مشینیں بھی فٹ تھیں۔ جو چاروں طرف کا منظر نیچے کیمپ میں موجود مشین تک مسلسل پہنچاتی رہتی تھیں۔ اور وہاں سے یہ منظر یہاں مین کیمپ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

میں دیکھا کے سامنے رکھی ہوئی مشین پر بھی پہنچ جاتا تھا۔ سکرین کے چاروں خانے چار مختلف مشینوں کی کارکردگی کو منظر پر لاتے تھے دیکھا جب بھی چاہتی ایک بٹن دبا کر سارتو پہاڑی کے کسی بھی حصے کا منظر یہاں بیٹھے بیٹھے چیک کر سکتی تھی۔ اس نے چاروں گروپوں کو ون سے فور تک کے نمبرز دے دیئے تھے۔ ہر گروپ کے پاس ایک آٹومیٹک اینٹی ایئر کرافٹ گن بھی تھی ۔ جو انہوں نے ایسی جگہ پر نصب کر رکھی تھی۔ کہ اوپر سے انہیں چیک بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ اور اگر وہ چاہتے تو اس کا کور ہٹا کر اس سے فضا میں اڑتے ہوئے انتہائی تیز رفتار اور انتہائی بلند طیارے کو بھی آسانی سے نشانہ بنا سکتے تھے۔ سب گروپوں کے پاس ایک ایک تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر بھی تھا۔ تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس سے زمین پر کسی کو بھی ٹارگٹ بنا سکیں۔ اس کے ساتھ بھی چار آدمی تھے۔ اور یہاں بھی انہوں نے ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن اور ایک تیز رفتار جنگی ہیلی کاپٹر بھی چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ پہاڑی راستوں پر سفر کرنے والی خصوصی جیپ بھی تھی۔ وہ مسلسل چاروں گروپوں سے رپورٹیں لیتی رہتی تھی۔ اس طرح اس نے سارتو پہاڑی کے گرد ایک ایسا حصار قائم کر دیا تھا۔ جسے کراس کرنا کسی کے بس کا روگ نہ تھا۔ اور ویسے بھی ابھی تک کسی مشکوک آدمی یا گروپ کے بارے میں اُسے کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ عام پہاڑی راستہ جس پر پہاڑی افراد کے قافلے سفر کرتے تھے ۔۔۔ سارتو پہاڑی سے تقریباً دو ڈھائی میل دور سے

گزرتا تھا۔ اور نمبر تھری گروپ اس سڑک کے قریب تھا اور اوپر چوٹی پر لگی ہوئی کیمرہ نما مشین سڑک پر سے گزرنے والے ہر آدمی کو مسلسل چیک کرتی رہتی تھی۔

دیکھا ہاتھ میں شمپین کا جام پکڑے گھونٹ گھونٹ شراب پینے میں مصروف تھی۔ شمپین اس کی پسندیدہ شراب تھی۔ اور وہ مسلسل اور باقاعدگی سے تو نہ پیتی تھی لیکن وہ اس کی بوتلیں ہمیشہ ساتھ رکھتی تھی۔ اور جب بھی اس کا موڈ بنتا تو وہ کم از کم دو جام ضرور پیتی تھی۔ اب بھی اس کے ہاتھ میں دوسرا جام تھا۔ اور وہ مسلسل گھونٹ گھونٹ پیتی جا رہی تھی۔ اس کا ذہن عمران کی طرف تھا۔ گزشتہ کیس میں جب اس کا ٹکراؤ عمران سے پہلی بار ہوا تھا اور جب وہ شاگل کے ساتھ سیکرٹ سروس میں تھی تو عمران نے اُسے ایسی شکست دی تھی کہ جس کا زخم آج تک مندمل نہ ہوا تھا اور اس کی شدید خواہش تھی کہ زندگی میں ایک بار پھر عمران سے سابقہ پڑ جائے تو وہ اپنی گزشتہ ناکامی کا داغ دھو ڈالے اور اب یہ موقع آ گیا تھا بشرطیکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کافرستان کے اس نئے مشن کا علم ہو گیا ہو۔ ویسے تو کئی بار اس کا خود دل چاہا تھا۔ کہ وہ فون پر عمران کو اس مشن سے مطلع کر دے تاکہ عمران یہاں آئے اور پھر وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے جسم میں مشین گن کا پورا برسٹ اتار کر اپنا انتقام پورا کر سکے لیکن پھر ملک کی خاطر اس نے اپنی اس سوچ کا گلہ گھونٹ دیا تھا۔ کیونکہ اس راز کو لیک آؤٹ کرنا ملک کے مفادات کے خلاف تھا۔ اور وہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بہرحال ایک محب الوطن عورت تھی۔ وہ یہی باتیں سوچ رہی تھی کہ اچانک مشین کی ایک سائیڈ سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھریں اور ریکھا بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ یہ ٹرانسمیٹر کال تھی۔ اس کی تیز نظریں مشین کے اس حصے پر پڑیں جہاں سے آواز نکل رہی تھی۔ آواز ایک جالی سے نکل رہی تھی۔ اور اس کے اوپر ایک بڑے سے ڈائل میں سرخ اور پیلے رنگ کی دو سوئیاں مختلف ہندسوں پر لرز رہی تھیں۔ ان سوئیوں کو دیکھتے ہی ریکھا اور بھی زیادہ چونک پڑی۔ کیونکہ ڈائل بتا رہا تھا کہ کال اس کے کسی گروپ کی بجائے دارالحکومت سے مین ٹرانسمیٹر پر آ رہی ہے۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــــ چیف آف سیکرٹ سروس شاگل کالنگ اوور" ــــــ بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے شاگل کی تیز آواز سنائی دی۔ اور ریکھا کے اعصاب لاشعوری طور پر تن سے گئے۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ اوور" ــــــ ریکھا نے جواب بھی قطعی لاشعوری طور پر دیا تھا۔ اس کے ذہن کے کسی بعید ترین گوشے میں یہ خیال نہ تھا کہ شاگل کی کال بھی اس طرح اچانک آسکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اب تک اس کا شعور اس کال سے ایڈجسٹمنٹ نہ کر سکا تھا۔

"مس ریکھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو چار افراد پر مشتمل ہے۔ رام پور قصبے کی طرف سے سار تو پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ میرے آدمی ان کا تعاقب کر رہے

…نے۔ لیکن ابھی ابھی مجھے ایک مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے …ساتھیوں سمیت نایال کے دارالحکومت سے کافرستان …کے پہاڑی علاقے میں داخل ہو رہا ہے۔ اس کا مقصد عقب سے …سار تو پہاڑی پر پہنچنا ہے۔ اور چونکہ جس گروپ میں عمران موجود ہو …وہ زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں فوری طور پر اس کے خاتمے کے لئے نایال کی سرحد کی طرف جا رہا ہوں۔ اس …دوسرے گروپ کو تم آسانی سے سنبھال سکتی ہو۔ ہوشیار رہنا۔ یہ لوگ بظاہر معدنی سروے کرنے والے محکمے کے افراد کا روپ …دھارے ہوئے ہیں اوور" ــــــ شاگل کی تیز آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں سنبھال لوں گی۔ لیکن یہ لوگ دارالحکومت کراس کر کے ادھر آتے ہوں گے۔ آپ نے انہیں کور کیوں نہیں کیا اوور" ــــــ ریکھا نے جان بوجھ کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مجھے جب اطلاع ملی وہ دارالحکومت سے نکل چکے تھے۔ میں نے انہیں آکوشو شہر کے قریب گھیر لیا تھا۔ لیکن میرے پہنچنے سے پہلے وہ مقامی پولیس کو جل دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ میں ان کا پیچھا کر رہا تھا کہ مجھے عمران کے بارے میں نایال سے اطلاع مل گئی۔ چنانچہ میں نے مناسب سمجھا کہ میں تمہیں ہوشیار کر کے ادھر پوری توجہ مبذول کر دوں۔ اوور اینڈ آل" ــــــ شاگل نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔ اور ریکھا نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"کاش ان کے ساتھ عمران ہوتا" ـــــ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی دوسری سائیڈ میں لگے ہوئے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو اوور" ـــــ ریکھا نے بٹن دبا کر تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"یس۔ مادام گروپ نمبر ون اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ابھی دارالحکومت سے اطلاع ملی ہے۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد کا گروپ رام پور قصبے کی طرف سے ہماری طرف آ رہا ہے۔ یہ لوگ معدنی سروے کرنے والے ڈیپارٹمنٹ کا روپ دھارے ہوئے ہیں۔ یہ تمہاری سائیڈ پڑتی ہے۔ تم نے اب پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ مجھے ان کی لاشیں چاہیں ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ سمجھ گئے اوور" ریکھا نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ لوگ بچ کر نہ جا سکیں گے اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ریکھا نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی پھر اس نے اٹھ کر ایک طرف کونے میں رکھی ہوئی میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک نقشہ نکال کر اس نے میز پر پھیلا دیا اور جھک کر اُسے غور سے دیکھنے لگی۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے یونیفارم کی جیب سے ایک پنسل

...ی اور نقشے پر نشان لگانے شروع کر دیئے۔ اُسے یقین تھا کہ عمران اور ...ی کے گروپ کو روکنا شاگل کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے یہ ...ں لازماً یہاں تک پہنچیں گے یہی وجہ تھی کہ وہ ان راستوں کو چیک ...ر رہی تھی جہاں سے شاگل نے عمران اور اس کے گروپ کے کافرستان ...یں داخلے کے متعلق بتایا تھا۔ وہ اس سلسلے میں پہلے سے جامع ...نصوبہ بندی کر لینا چاہتی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ سیدھی ...ہوئی تو اس کے چہرے پر اطمینان کے نمایاں تاثرات موجود تھے۔ ...وہ ایک خاص پلاننگ کر چکی تھی۔ اس نے نقشہ اٹھایا اور آکر کرسی ...پر بیٹھ گئی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اپنے اس گروپ کو ہدایات دینا شروع کر دیں جو اس طرف موجود تھا۔ جدھر سے عمران اور اس کا گروپ آ سکتا تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

تنویر اور اس کے ساتھی گھوڑوں پر سوار تیزی سے قریبی ریلوے اسٹیشن کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے اب سڑک کی نسبت ریلوے کا سفر زیادہ محفوظ رہ سکتا تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ اس پہاڑی علاقے میں ریلوے کا آخری اسٹیشن موریز تھا۔ جہاں سے انہیں آسانی سے پہاڑی راستوں پر سفر کرنے والے مخصوص خچر مل سکتے تھے۔ اور وہ ان خچروں کی مدد سے آسانی سے سار توبہ پہاڑی کے قریب پہنچ سکتے تھے۔ اسلحے کا تھیلا نعمانی نے اپنی کمر پر باندھ رکھا تھا۔ وہ دو دو کی تعداد میں گھوڑے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ریلوے اسٹیشن پہنچنے پر انہوں نے گھوڑوں کو باہر ہی درختوں سے باندھا اور پھر ریلوے اسٹیشن کی عمارت کی طرف بڑھتے گئے۔ اسی لمحے ایک نوجوان آدمی جس کے جسم پر ریلوے کی مخصوص یونیفارم تھی۔ شاید گھوڑوں کی ٹاپوں اور ان کے

ہنہنانے کی آواز سن کر کمرے سے نکل کر باہر برآمدے میں آگیا۔

"تم یہاں اسٹیشن ماسٹر ہو" ـــــ تنویر نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ لوگ کون ہیں۔ پہلے تو اس طرف کبھی نظر نہیں آئے" ـــــ نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم معدنی سروے کرنے والے ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر ہیں۔ ہم نے فوری طور پر موریز پہنچنا ہے۔ ہماری جیپ راستے میں خراب ہو گئی ہے اور ہم قصبے کے نمبردار سے گھوڑے لے کر یہاں آئے ہیں۔ گاڑی کس وقت یہاں سے آگے جائے گی" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"گاڑی اُسے تو ڈھائی گھنٹے دیر ہے۔ اور ویسے بھی یہ برانچ لائن ہے۔ یہاں تو اکثر گاڑیاں کئی کئی گھنٹے لیٹ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کم از کم تین ساڑھے تین گھنٹوں سے پہلے آپ کو گاڑی نہیں مل سکتی" ـــــ اسٹیشن ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہو سکتا ہے۔ سوائے انتظار کے" ـــــ چوہان نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اندر دفتر میں آجائیں۔ میں اپنے کوارٹر سے آپ کے لئے چائے بنا کر لے آتا ہوں" ـــــ اسٹیشن ماسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے" ـــــ تنویر نے اُسے جھڑک دیا۔ اور اسٹیشن ماسٹر ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا۔ اور وہ سب وہیں اسٹیشن پر ہی ٹہلنے لگے۔

"وہ لوگ اگر ہمارے پیچھے قصبے تک پہنچ گئے تو پھر انہیں لازماً پتہ لگ جائے گا کہ ہم ادھر آئے ہیں اور گاڑی کا کوئی پتہ نہیں اس

www.urdukorner.com

لئے کیوں نہ ہم گھوڑوں پر ہی آگے سفر جاری رکھیں"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"گھوڑوں کے ذریعے ہم کہاں تک جا سکیں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں بہرحال گاڑی کا انتظار کر لینا چاہیئے" صدیقی نے کہا۔ اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کی تو تنویر ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا۔ لیکن بے چینی بہرحال ان سب کو محسوس ہو رہی تھی۔

"ارے یہ کیا۔ یہ اتنی دھول"۔۔۔ اچانک نعمانی نے کہا اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو مڑ گئے جدھر نعمانی دیکھ رہا تھا۔

"اوہ۔ واقعی۔ اوہ اوہ۔ یہ ضرور تیز رفتار جیپیں ہیں۔ ان کی تیز رفتاری کی وجہ سے اتنی دھول اڑ رہی ہے اور یہ آبھی ادھر ہماری طرف رہے ہیں"۔۔۔ چوہان نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تنویر کا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ ہمیں چیک کر لیا گیا ہے"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"اب تو گھوڑوں پر بیٹھ کر بھی دور نہیں جایا جا سکتا۔ اب کیا کریں۔ ادھر کہیں چھپ جائیں"۔۔۔ صدیقی نے بے چین ہو کر کہا۔

"یہ اسٹیشن ماسٹر سب کچھ بتا دے گا۔ پہلے میں اس کا بندوبست کر لوں"۔۔۔ تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا اس ہال نما کمرے کے اندر گیا جس میں وہ اسٹیشن ماسٹر اپنی ڈیوٹی پر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی گولیاں چلنے کی آوازیں اور انسانی چیخیں سنائی دیں۔

"مجھے یقین ہے۔ یہ لوگ یہاں گھوڑے اور اسٹیشن ماسٹر کی لاش دیکھ کر ارد گرد کا سارا علاقہ پوری تفصیل سے چیک کریں گے"۔۔۔ چوہان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آؤ چلیں۔ ادھر ادھر بکھر کر چھپ جائیں۔ وہ لوگ اب قریب آ چکے ہیں"۔۔۔ تنویر نے باہر آتے ہوئے کہا اور چوہان نے اپنا خیال دوہرا دیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر کیا کریں۔ پھر اسلحہ نکالو اور آنے والوں کو بموں سے اڑا دو"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر۔ ہو سکتا ہے۔ ان کے پیچھے بھی لوگ آرہے ہوں۔ اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ سنو اگر ہم اس اسٹیشن کی چھت پر چڑھ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ ان کا خیال چھت کی طرف کبھی نہ جائے گا۔ یہ لوگ یہی سوچیں گے کہ ہم ادھر ادھر چھپے ہوئے ہیں۔ اور آخر یہ تھک ہار کر واپس چلے جائیں گے۔ اس کے بعد گاڑی آجائے گی تو ہم اس پر سوار ہو جائیں گے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور چند لمحوں کی بحث کے بعد آخر کار سب نے چوہان کی تجویز قبول کر لی۔ کیونکہ اگر وہاں بھی انہیں چیک کر لیا گیا تو پھر ان کے پاس انتہائی طاقتور اسلحہ تو بہرحال موجود ہی تھا وہ آسانی سے انہیں اوپر سے ہلاک بھی کر سکتے تھے۔ چھت پر جانے کے لئے سیڑھیاں وغیرہ موجود نہ تھیں۔ اس لئے وہ دوڑتے ہوئے عمارت کے آخری کونے میں موجود کھمبے کی طرف بڑھ گئے۔

اور پھر اس کھمبے کی مدد سے ایک ایک کر کے وہ چاروں چھت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اس کے بعد وہ چاروں کونوں میں

SCANNED BY JAMSHED
www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

چھت پر اس طرح لیٹ گئے۔ کہ اسٹیشن کے چاروں طرف کا ماحول
وہ آسانی سے چیک کر سکتے تھے۔ لیکن انہیں اوپر آئے بغیر نیچے سے
چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔ مشین گنیں ان سب کے ہاتھوں میں تھیں
دھول اب بالکل قریب پہنچ چکی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس دھول
میں سے دو پولیس جیپیں نمودار ہوئیں اور گھوڑوں کے قریب آکر رک
گئیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑے
کہ جیپ میں سے سب سے پہلے نکلنے والا کافرستان سیکرٹ
سروس کا چیف شاگل تھا۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں چیخ چیخ کر جیپ
سے اترنے والے دوسرے افراد کو ہدایات دے رہا تھا۔ جیپ
میں سے نکلنے والوں کی زیادہ تعداد البتہ پولیس کے سپاہیوں کی تھی ان
میں اس پولیس آفیسر کو بھی انہوں نے پہچان لیا جو انہیں ہیڈ کوارٹر
لے گیا تھا۔ وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور انہوں
نے اسٹیشن کی چھوٹی سی عمارت کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ شاگل اور
وہ پولیس آفیسر اندر کمرے میں چلے گئے۔ جہاں اس اسٹیشن ماسٹر کی لاش
پڑی ہوئی تھی۔ وہ سب دم سادھے خاموش پڑے ہوئے تھے۔ اور
تھوڑی دیر بعد انہوں نے سپاہیوں اور پولیس آفیسر کو اسٹیشن کے
گرد چاروں طرف دوڑتے ہوئے دیکھا وہ بڑے محتاط انداز میں
دوڑ بھی رہے تھے اور چیکنگ بھی کر رہے تھے جب کہ شاگل باہر نہ
آیا تھا۔ یا تو وہ اندر کمرے میں تھا یا پھر برآمدے میں تھا۔ سپاہیوں
نے واقعی ارد گرد کے علاقے کو چھان مارا۔ لیکن ظاہر ہے وہ وہاں
ہوتے تو انہیں نظر بھی آتے۔ وہ تو ان کے سروں کے اوپر موجود تھے۔

[illegible] کی طرف ان کا خیال بھی نہ جاسکتا تھا۔ خاص طور پر شاگل کا۔ کیونکہ
وہ شاگل کا مزاج جانتے تھے۔ وہ اتنے قریب کا کبھی سوچ بھی
نہ سکتا تھا۔ حالانکہ اسٹیشن ماسٹر کی لاش دیکھ کر اُسے سمجھ جانا
چاہیئے تھا کہ اُسے قتل ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری اور اتنے کم
وقت میں۔ ظاہر ہے وہ زیادہ دور کہاں جا سکتے تھے۔ اس صورت
میں لامحالہ انہیں چھت کی چیکنگ کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن وہ اُسی
طرح دور دور تک انہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ پھر تقریباً
ایک گھنٹے تک وہ انہیں تلاش کرتے رہے۔ پھر جیپوں میں بیٹھ کر
واپس چلے گئے۔ لیکن وہ ان کے جانے کے باوجود اُسی طرح چھت
پر لیٹے رہے۔ کیونکہ اس طرح ڈاج بھی ہو سکتا تھا۔ وہ دور جیپیں
روک کر واپس پیدل بھی ادھر ادھر بکھر کر آسکتے تھے۔ حالانکہ اڑتی ہوئی
دھول انہیں بتا رہی تھی کہ جیپیں واقعی واپس جا رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی
وہ احتیاطاً وہیں پڑے رہے۔ ویسے بھی نیچے جا کر انہوں نے کیا کرنا
تھا۔ ریلوے اسٹیشن ویسے ہی سنسان پڑا ہوا تھا۔ دھول اڑتے
اڑتے آخر کار بیٹھ گئی۔ اور ماحول پر ہر طرف سکوت سا طاری ہو گیا۔
کافی دیر بعد اچانک انہیں دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے
دور سے کوئی ریلوے ٹرالی آ رہی ہو اور وہ بے اختیار چونک پڑے۔
"یہ ریلوے ٹرالی ادھر کیوں آ رہی ہے" ـــــ صدیقی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"انہیں یقیناً اسٹیشن ماسٹر کے قتل کی خبر دے دی گئی ہو گی اس
لئے تحقیقات کے لئے ریلوے پولیس آ رہی ہو گی" ـــــ چوہان نے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

جواب دیا۔

"ہاں، تمہاری بات درست ہے۔ یہ مقامی پولیس تھی۔ یہ ریلوے کی حدود میں ہونے والے جرم کی تحقیقات نہیں کر سکتی۔ پولیس آفیسر نے یقیناً اندر موجود ون سائیڈ فون پر اطلاع دی ہو گی"۔ تنویر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہمیں اس ٹرالی پر قبضہ کرنا ہے۔ یہ ہمارے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"اگر یہ ہمارے قد و قامت کے ہوں تو پھر زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ ہم ریلوے پولیس کی یونیفارمز میں آسانی سے آخری ریلوے اسٹیشن تک پہنچ سکتے ہیں۔ ورنہ شاگل اس طرح آسانی سے جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہے۔ اس نے یقیناً اب ہیلی کاپٹر کے ذریعے سڑک اور ارد گرد کے علاقے کو چیک کرنا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ تمام ریلوے اسٹیشنوں پر بھی اپنے آدمی پہنچا دے" ـــــ نعمانی نے کہا۔ اور اس کے بعد وہ چاروں تیزی سے اُسی کھمبے کے ذریعے جس سے وہ اوپر گئے تھے نیچے اتر آئے۔

"خیال رکھنا۔ انہیں اس طرح مارنا ہے کہ ان کی یونیفارمز خراب نہ ہوں" ـــــ چوہان نے کہا۔ اور اس کے بعد وہ چاروں سائیڈ کے برآمدے کے ایک کونے میں جا کر چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ یہاں سے وہ ریلوے پٹڑی کو دور سے چیک کر سکتے تھے۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے موٹر سے چلنے والی ٹرالی آتی

ہوئی دکھائی دی۔ اس کے آگے سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ ٹرالی میں پانچ افراد سوار تھے۔ جن میں سے ایک ٹرالی ڈرائیور اور چار ریلوے پولیس کے آفیسر تھے۔ ٹرالی خاصی تیز رفتاری سے پٹڑی پر دوڑتی ہوئی اس ریلوے اسٹیشن کے قریب آئی اور پھر رک گئی۔ چاروں پولیس آفیسر اچھل کر ٹرالی سے اترے اور تیزی سے دوڑتے ہوئے ریلوے اسٹیشن کی حدود میں داخل ہو کر اس ہال نما کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ جس میں اس اسٹیشن ماسٹر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"تم نے اس ٹرالی ڈرائیور کو بے ہوش کرنا ہے۔ یہ ہمیں لے جائے گا۔ باقی چار کو ہم تینوں ختم کریں گے" ـــــ چوہان نے صدیقی سے کہا۔ اور صدیقی نے سر ہلا دیا۔ تنویر کی سرکردگی میں نعمانی اور چوہان محتاط انداز میں سائیڈ سے نکل کر برآمدے سے ہوتے ہوئے اس کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ اندر سے تیز تیز باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو" ـــــ اچانک تنویر نے مشین گن سمیت کمرے میں داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا۔ اور اس کے پیچھے چوہان اور نعمانی بھی مشین گنیں لئے اندر داخل ہو گئے۔ چاروں پولیس آفیسر پہلے تو انہیں دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے۔ اس کے بعد ان کے ہاتھ خود بخود اوپر کو اٹھتے گئے۔ ان سب کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"کک ـــ کک ـــ کون ہو تم" ـــــ ان میں سے ایک نے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہکلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"دیوار کی طرف منہ کر کے ہاتھ دیوار پر رکھ دو۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دوں گا۔ جلدی کرو" ــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ــ مم ــ مگر" ــــ ان میں سے ایک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ گولیوں کی بوچھاڑ ان کے قریب سے گزر کر دیوار سے ٹکرائی اور ان چاروں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ دوسری بوچھاڑ تمہارے جسموں پر پڑے گی" ــــ تنویر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور وہ چاروں اس بار بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور انہوں نے دیوار پر ہاتھ رکھ دیئے۔ چوہان نے آگے بڑھ کر ان چاروں کے سائیڈ ہولسٹروں میں موجود ریوالور نکال لئے۔

"چلو اب سیدھے ہو جاؤ" ــــ تنویر نے کہا۔ اور وہ چاروں سیدھے ہو گئے۔ اسی لمحے صدیقی بھی اندر داخل ہوا۔

"میں نے اُسے کور کر لیا ہے" ــــ صدیقی نے اندر آ کر کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"چاروں اپنی یونیفارمز اتار دو۔ جلدی کرو" ــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"یونیفارم" ــــ ان چاروں کے حلق سے بے اختیار نکلا۔ اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کے ساتھ گولیاں ایک بار پھر ان کی سائیڈ سے دوبارہ نکل گئیں۔ اور ایک بار پھر ان چاروں نے تیزی سے یونیفارم اتارنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ چاروں قمیض اور انڈرویئر کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ چوہان نے آگے بڑھ کر ان کی یونیفارمز ایک طرف کر دیں۔

"اب اپنا اپنا تعارف بھی کرا دو" ــــ تنویر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام آر۔ ایس۔ چوپڑہ ہے۔ میں ریلوے پولیس انسپکٹر ہوں" ایک نے جلدی سے کہا۔ دوسرے نے اپنا نام رمیش۔ تیسرے نے منگا رام اور چوتھے نے اپنا نام کمار بتایا۔ باقی تینوں اسسٹنٹ سب انسپکٹر تھے۔ تنویر نے باقاعدہ ان سے تفصیلی انٹرویو لیا اور اس کے بعد اچانک اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے وہ چاروں گولیوں کی بوچھاڑ میں چیختے ہوئے گھوم کر نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

"یونیفارمز لباس کے اوپر ہی پہن لو۔ یہ لوگ تو حرام کھا کھا کر خاصے پلے ہوئے ہیں" ــــ تنویر نے مڑ کر کہا اور اس کے بعد ان چاروں نے تیزی سے اپنے لباس کے اوپر ہی یونیفارمز پہننا شروع کر دیں۔ سروں پر پی کیپ رکھنے کے بعد انہوں نے نام بھی باقاعدہ بانٹ لئے۔ تنویر چوپڑہ۔ نعمانی پر نام کمار۔ صدیقی منگا رام اور چوہان رمیش بن گیا۔

"اب ان چاروں کو گھسیٹ کر ہمیں کسی کھڈ میں پھینکنا پڑے گا۔ تاکہ فوری طور پر ہمارا تعاقب نہ ہو سکے" ــــ تنویر نے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم انہیں یہیں چھوڑ دو۔ صرف ان کے چہرے مسخ کر دو۔ پیچھے گاڑی آنے والی ہے۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہیئے"۔۔۔ یوہان نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر مشین گن سیدھی کی اور کمرہ ایک بار پھر تیز تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ اس بار گولیاں لاشوں کے چہروں پر پڑ رہی تھیں۔

"اس ٹرالی ڈرائیور کو بھی اٹھا لاؤ تاکہ وہ یہ لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لے"۔۔۔ تنویر نے صدیقی سے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس نے بے ہوش ٹرالی ڈرائیور کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ کمرے میں لا کر اس نے اسے زمین پر پٹخا اور پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ ہاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر جیسے ہی اس ٹرالی ڈرائیور کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی صدیقی پیچھے ہٹ گیا۔ ٹرالی ڈرائیور کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی وہ چیخ مار کر بے اختیار اٹھ بیٹھا۔

"سس۔ سس"۔۔۔ اس نے بے اختیار اپنے سامنے کھڑے پولیس آفیسروں کو ۔۔۔ دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اجنبی آواز سن کر ٹرالی ڈرائیور بے اختیار جھٹکا لے کر کھڑا ہو گیا اب اس کی آنکھیں شدید حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"تمہارے ساتھیوں کی لاشیں ادھر پڑی ہیں۔ انہیں اچھی طرح دیکھ لو۔ اور بتاؤ کیا تم بھی ان کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہو۔ یا ہم سے تعاون کر کے زندہ رہنا چاہتے ہو"۔۔۔ تنویر نے انتہائی

کرخت لہجے میں کہا۔ اور ٹرالی ڈرائیور تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس کا جسم مسخ شدہ لاشوں کو دیکھ کر بری طرح لرزنے لگا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں غریب آدمی ہوں۔ مجھے مت مارو"۔۔۔ ٹرالی ڈرائیور نے مڑ کر ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیں ٹرالی پر بغیر کسی کو اشارہ کئے یا کوئی غلط حرکت کئے آخری اسٹیشن مورنیر تک پہنچا دو گے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں ورنہ ٹرالی ہم خود بھی چلا سکتے ہیں البتہ تمہاری لاش بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائے گی"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں لے جاؤں گا۔ میں لے جاؤں گا اور کوئی غلط حرکت نہ کروں گا"۔۔۔ ٹرالی ڈرائیور نے فوراً ہی کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

"آصف ۔۔۔ میرا نام آصف ہے"۔۔۔ ٹرالی ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ۔ تم مسلمان ہو"۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں مسلمان ہوں"۔۔۔ آصف نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"پھر تمہارے زندہ رہنے کے چانس اور بھی بڑھ گئے ہیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ورنہ میں سمجھ رہا تھا کہ تم بھی ان چوپڑے، منگا رام، رمیش کے ہم مذہب ہو" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آ ـــ آپ مسلمان ہیں" ـــــ آصف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں چلو۔ اب وقت ضائع مت کرو۔ گاڑی آنے والی ہو گی" تنویر نے کہا۔

"گاڑی تو آج دو گھنٹے لیٹ ہے۔ آیئے" ـــــ آصف نے کہا۔ اس کے چہرے پر اب کافی اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ریلوے پولیس آفیسرز کی یونیفارم میں ٹرالی پر بیٹھے خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کیا ہمیں ہر اسٹیشن پر رکنا پڑے گا" ـــــ تنویر نے آصف سے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ پولیس ٹرالی کو روکنے کی کس میں جرأت ہے"۔ آصف نے جواب دیا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"ج ـــ جناب۔ آپ نے اسٹیشن ماسٹر کو مارا تھا" ـــ اچانک آصف نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں ساتھ بیٹھے تنویر سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں" ـــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں جناب۔ ویسے پوچھ رہا تھا۔ کیا آپ مجرم ہیں" ـــــ آصف کا تجسس بدستور قائم تھا۔

"ہاں۔ اس ملک میں ہم مجرم ہی سمجھے جائیں گے" ـــــ تنویر نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ آصف بڑی مہارت سے ٹرالی کو آگے بڑھانے کے لئے جا رہا تھا۔ وہ راستے میں آنے والے پٹڑی کے کانٹے بدلنے والے کیبن والوں کو دور سے ہاتھ لہرا کر مخصوص اشارے کرتا اور اس کے ساتھ ہی کانٹا بدل دیا جاتا اس طرح وہ اسٹیشن پر رکے بغیر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اگر آصف ان سے تعاون نہ کر رہا ہوتا تو وہ زیادہ سے زیادہ اگلے اسٹیشن تک ہی پہنچ سکتے پھر انہیں وہاں قتل و غارت کرنی پڑتی اور زبردستی کانٹے بدلوانے پڑتے۔ یہی وجہ تھی کہ تنویر کا رویہ آصف کے ساتھ اتنا سخت نہ رہا تھا۔

"اس ملک میں۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کا تعلق کسی اور ملک سے ہے" ـــــ آصف نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ یہاں سارتو پہاڑی پر ایک لیبارٹری قائم کی گئی ہے جہاں دنیا کا خوفناک ترین ہتھیار بنایا جا رہا ہے۔ ایسا ہتھیار جس کی مدد سے پاکیشیا کے لاکھوں کروڑوں معصوم اور بے گناہ مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے گا اور ہم مسلمانوں کو بچانے کے لئے یہ لیبارٹری تباہ کرنا چاہتے ہیں"۔ تنویر نے لفظ "مسلمانوں" پر خاص طور پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ ارادے ہیں ان ہندوؤں کے۔ اوہ" ـــ آصف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت جذبات کی حدت واضح طور پر نظر آنے لگ گئی تھی۔

"بہرحال۔ اس بارے میں تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ہے۔ تم بس ہمیں مورنیر تک پہنچا دو" ـــــ تنویر نے کہا۔

"جناب۔ اگر آپ مجھ پہ اعتماد کریں تو میں مورنیر سے آگے بھی آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ میں مسلمان ہوں۔ اور بحیثیت مسلمان یہ میرا فرض ہے کہ میں مسلمانوں کے خلاف ان ہندوؤں کی سازش کو ناکام کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کروں" ـــــ آصف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے خلوص ٹپک رہا تھا۔

"تم آگے ہماری کیا مدد کر سکتے ہو" ـــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ سارتو پہاڑی سے دس میل ادھر ایک گاؤں ہے۔ جاکدانی۔ وہاں میرا سسرال ہے۔ یہ سارا گاؤں مسلمانوں کا ہے۔ وہاں سے آپ کو بڑی مدد مل سکتی ہے" ـــــ آصف نے کہا۔

"نہیں۔ ہم کسی گاؤں میں نہیں جا سکتے۔ حکومت نے وہاں ہر طرف اپنے مخبر چھوڑ رکھے ہیں" ـــــ تنویر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اگر یہ بات ہے تو آپ گاؤں میں نہ جائیں۔ میں جاؤں گا۔ گاؤں میں ایک آدمی رہتا ہے۔ اس کا نام تو رفیق ہے لیکن سب گاؤں والے اسے پہاڑی نیولا کہتے ہیں۔ وہ ان پہاڑوں کے اندر ایسے ایسے راستے جانتا ہے کہ جن کی خبر آج تک وہاں رہنے والوں کو بھی نہیں ہو سکی۔ اس کا شوق ہے پہاڑوں کے اندر گھومنے اور نئے نئے راستے تلاش کرنے کا۔ وہ بھی مسلمان ہے۔ اسے ہندوؤں سے شدید نفرت ہے۔ میں اسے بلا لاؤں گا۔

یقیناً آپ کی بے حد مدد کر سکتا ہے۔ ویسے بھی وہ انتہائی جی دار مضبوط اور کھرا آدمی ہے۔ ایک بار جو منہ سے نکال دے گا۔ پھر چاہے اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے وہ اپنی بات سے نہ پھرے گا" ـــــ آصف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا آدمی واقعی ہمارے لئے معاون ثابت ہو سکتا ہے" ـــــ تنویر نے کہا۔

اور پھر تقریباً چار گھنٹوں تک پوری رفتار سے ٹرالی دوڑانے کے بعد وہ مورنیر اسٹیشن کی حدود میں داخل ہو گئے۔

"صاحب۔ میں ٹرالی ذرا پہلے روک دوں گا۔ آپ سب مل کر اس ٹرالی کو اٹھا کر پٹڑی سے اتار کر دھکیل کر ایک کھڈ میں چھپا دیں ورنہ مورنیر بڑا اسٹیشن ہے وہاں باقاعدہ فوج بھی ہوتی ہے۔ وہ آسانی سے آپ کو جانے نہ دیں گے اور ایک بات اور کہ مورنیر کا اسٹیشن ماسٹر جوبڑہ کا سگا بھائی بھی ہے" ـــــ آصف نے کہا۔

اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ پھر آصف نے واقعی اسٹیشن سے کافی پہلے ٹرالی روک دی۔ ان چاروں نے نیچے اتر کر آصف کے ساتھ مل کر ٹرالی کو اٹھا کر پٹڑی سے اتارا اور اسے دھکیلتے ہوئے ایک کھڈ کی طرف لے گئے۔ اس کھڈ کے کناروں پہ جھاڑیاں تھیں جو اس طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ کھڈ کا دہانہ نظر نہ آتا تھا۔ آصف نے ٹرالی اس کے اندر دھکیل دی اور ٹرالی ایک زوردار دھماکے سے اندر جا گری۔ اور لچک دار جھاڑیاں ایک بار پھر آپس میں مل گئیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"آیئے جناب" ـــ آصف نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اور
پھر وہ انہیں لے کر ریلوے کی پٹڑیاں کراس کرتا ہوا ایک پہاڑی
راستے پر بڑھنے لگا۔
"یہ یونیفارمز آنا دیں یا یہ فائدہ دیں گی" ـــ تنویر نے پوچھا
"جناب بڑا فائدہ دیں گی۔ یہاں پولیس والوں سے جتنا لوگ
ڈرتے ہیں اتنا شاید اپنے دیوتاؤں سے بھی نہ ڈرتے ہوں گے"
آصف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی اس بات پر سب
بے اختیار ہنس پڑے۔
"تم واپس جا کر کیا کہو گے۔ ظاہر ہے تم سے پوچھ گچھ تو ہوگی"
چوہان نے پوچھا۔
"مشین گن کی نوک پر لے جایا گیا تھا اور پھر انہوں نے بیہوش
کر کے جھاڑیوں میں پھینک دیا۔ جہاں سے ہوش آنے کے بعد
وہ گرتا پڑتا ہوا نیر اسٹیشن پہنچا اور اس کے بعد آگے کی کہانی
شروع" ـــ آصف نے جواب دیا اور ان سب نے سر ہلا
دیئے۔
آگے ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ تھا۔ جہاں سے انہوں نے
پولیس کی یونیفارمز کی وجہ سے خچر حاصل کر لئے۔ اور اس کے
بعد ان کا سفر کہیں زیادہ رفتار سے ہونے لگا۔ شام کے قریب
ایک پہاڑی درے کے قریب آصف نے خچر رکوائے اور پھر
وہ نیچے اتر آیا۔
"آپ یہاں ٹھہریں جناب۔ میں جا کر پہاڑی ٹولے کو بلا لاتا

ہوں" ـــ آصف نے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا اور آصف
پگڈنڈی سے آگے بڑھ گیا۔
"ادھر ادھر چھپ جاؤ۔ ہو سکتا ہے یہ شخص ہمیں ڈاج دے
گیا ہو" ـــ تنویر نے کہا اور وہ سب خچروں کو وہیں پتھروں سے
باندھ کر بکھر کر چٹانوں کے پیچھے چھپ گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد
انہیں ایک چٹان کے پیچھے سے دو آدمی آتے دکھائی دیئے۔ ان
میں سے ایک آصف تھا۔ دوسرا مقامی پہاڑی آدمی تھا۔ لیکن
اس کا جسم خاصا مضبوط اور جفاکش لگتا تھا۔ اس کے جسم پر کپڑے
بھی موٹے اور سستے سے تھے۔ جیسے عام طور پر پہاڑی علاقوں
کے غریب لوگ پہنتے ہیں۔ اور اس کا چہرہ واقعی کسی پہاڑی ٹولے
سے ملتا جلتا تھا۔ تنویر سب سے پہلے چٹان کے پیچھے سے نکلا۔
اور آگے بڑھ گیا۔
"جناب میں نے رفیق کو بتا دیا ہے۔ یہ آپ لوگوں کی مدد کرنے
کے لئے تیار ہے" ـــ آصف نے کہا۔
"کیا آپ اکیلے ہیں" ـــ رفیق نے حیرت سے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔
"پہلے تم کلمہ پڑھ کر وعدہ کرو کہ ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں
کرو گے" ـــ تنویر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے
سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور رفیق نے واقعی کلمہ پڑھ کر وعدہ کر
لیا تو تنویر کو اطمینان ہو گیا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے
اپنے ساتھیوں کو بلایا اور وہ سب چٹانوں کے پیچھے سے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نکل آئے۔

"جناب۔ ادھر آجائیں۔ یہ راستہ ہے۔ یہاں کوئی بھی آسکتا ہے۔ ادھر ایک بڑی غار ہے وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں"۔۔۔ رفیق نے کہا۔ اور وہ سب رفیق کے پیچھے خچروں کو کھینچتے ہوئے کافی ایک طرف ہٹ کر ایک بڑی غار میں پہنچ گئے۔ خچروں کو باندھ دیا گیا۔

"جناب آپ مجھے تفصیل بتائیں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اور کہاں جانا چاہتے ہیں۔ اور آپ کو کس قسم کی امداد درکار ہے۔ میں ان ہندوؤں کی سازش کو ناکام بنانے کے لئے آپ کا ہر طرح سے ساتھ دوں گا"۔۔۔ رفیق نے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے اُسے مختصر طور پر سارتو پہاڑی پر قائم لیبارٹری اور پاور ایجنسی کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ ہاں۔ میں نے ان کی چیک پوسٹ دیکھی ہے۔ یہاں سے بارہ میل دور ایک پہاڑی پر انہوں نے مشینیں لگا رکھی ہیں۔ بڑی عجیب سی توپ بھی ہے جس کا منہ آسمان کی طرف ہے اور ایک ہیلی کاپٹر بھی انہوں نے چھپا رکھا ہے۔ میں ایک پہاڑی خرگوش کو پکڑنے کے لئے وہاں تک جا پہنچا تھا۔ ان کی تعداد چار ہے۔ وہ لمبے تڑنگے فوجی ہیں"۔۔۔ رفیق نے چونک کر کہا۔

"ان میں کوئی لڑکی بھی ہے"۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ لڑکی کوئی نہیں ہے۔ چاروں مرد ہیں"۔۔۔ رفیق نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں یہ ان کی کوئی ۔۔۔ چوکی ہوگی۔ وہ دیکھا یقیناً

ہیں کیمپ میں ہوگی"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"او۔کے۔ تم ہمیں وہاں تک لے چلو۔ ہم ان سے مزید پوچھ گچھ کر لیں گے"۔۔۔ تنویر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر جناب ہمیں چکر کاٹ کر جانا پڑے گا۔ انہوں نے پہاڑی پر گھومنے والی کیمرہ نما مشین لگائی ہوئی ہے۔ اور میں نے ان کے قریب دو پہاڑی آدمیوں کی لاشیں بھی دیکھی تھیں۔ میں تو ڈر کے مارے واپس آگیا تھا۔ کہ فوجی ہیں۔ مجھے بھی مار ڈالیں گے"۔۔۔ رفیق نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال تمہارے ساتھ جانے کا صرف ہمیں یہ فائدہ ہونا چاہیئے کہ وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں آپ کو ایسے راستوں سے لے جاؤں گا کہ ہم ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے اور انہیں خبر تک نہ ہوگی"۔۔۔ رفیق نے کہا۔

"مجھے اب اجازت ہے جناب"۔۔۔ آصف نے کہا۔

"ہاں۔ تم جاؤ۔ تمہارے اس تعاون کا شکریہ"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ یہ میرا فرض تھا"۔۔۔ آصف نے کہا۔ اور پھر وہ باقاعدہ تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے مصافحہ کر کے غار سے نکلا اور دوڑتا ہوا ایک چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دو بڑی اور طاقتور جیپیں تیزی سے سڑک پر آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر شاکو تھا۔ اس کے ساتھ جونیا تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر عمران اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ پچھلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر اور عقبی سیٹوں پر جوانا اور جوزف موجود تھے۔ عمران نے شاکو کے ساتھ پوری تفصیل سے ساری پلاننگ کر لی تھی۔ اور اب وہ ناپال سے کافرستان اور پھر وہاں سے پہاڑیوں کے اندر ہوتے ہوئے سارتو پہاڑی کی طرف جانے کا پروگرام بنائے ہوئے تھے۔ جیپیں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئیں آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ کیونکہ انہوں نے کافرستان کی سرحد میں داخل ہونے تک اچھا خاصا طویل سفر طے کرنا تھا۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے" ـــــ اچانک پچھلی نشست پر خاموش

بیٹھے ہوئے عمران نے کہا۔ اور جیپ میں بیٹھے ہوئے سب افراد بے اختیار چونک پڑے۔

"تعاقب ـــ کیا مطلب۔ ہمارا تعاقب کون کر سکتا ہے جناب"۔ شاکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک سبز رنگ کی کار کو میں کالونی سے ہی اپنے پیچھے دیکھ رہا تھا۔ انتہائی محتاط انداز میں تعاقب کیا جا رہا ہے۔ وہ سبز رنگ کی کار تیسرے چوک پر ایک سیاہ رنگ کی کار کے قریب جا کر رک گئی۔ اور پھر وہ سیاہ رنگ کی کار ہمارے پیچھے آنے لگ گئی۔ اب وہ پیچھے ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں جیپ کے سائیڈ مرر پر جمی ہوئی تھیں۔

"پھر اب کیا کرنا ہے" ـــــ جولیا نے کہا۔

"کرنا کیا ہے"۔ انہیں گھیر کر معلوم کرنا ہے۔ کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ویسے میرا خیال ہے یہ اس جالکو کے آدمی ہوں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"جالکو ـــــ وہ کون ہے" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شاکو انہیں جانتا ہے۔ کافرستانی ایجنٹ ہیں۔ اور اگر وہی ہیں تو اس کا واضح مطلب ہے کہ مجھے تلاش کر لیا گیا ہے اور ایسا صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ سروپ کے گروپ میں سے کسی نے مخبری کی ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"جناب۔ باس کے گروپ میں سے کسی کی جرأت نہیں کہ ذرا سی غلط بات بھی منہ سے نکال سکے" ـــــ شاکو نے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم ایسا کرو۔ کسی ویران سڑک پر جیپ موڑ کر لے جاؤ۔ پھر مجھے کسی موڑ پر اتار کر تم آگے بڑھ جانا۔ اس طرح آخری چیکنگ بھی ہو جائے گی۔ کیا واقعی ہماری نگرانی ہو رہی ہے یا نہیں۔ اور میں اس کا ٹائر پھاڑ کر اُسے روک بھی لوں گا۔ ویران سڑک کی وجہ سے کام میں کوئی مداخلت بھی نہ ہو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"جناب۔ آگے ایک چوک آ رہا ہے۔ میں وہاں سے دائیں طرف کو مڑ جاؤں گا۔ وہ قطعی ویران سڑک ہے۔ آگے ایک موڑ ہے۔ وہاں آپ اتر جائیں۔ ہم آگے جا کر رک جائیں گے اور پھر واپس آ جائیں گے۔ اس دوران آپ انہیں آسانی سے روک سکتے ہیں" شاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور پھر اس کا بٹن دبا کر اس نے ٹائیگر کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ شاکو نے اگلے چوک سے جیپ دائیں طرف جانے والی سنگل روڈ کی طرف موڑ دی۔ ٹائیگر کی جیپ بھی ان کے پیچھے ہی مڑ گئی۔

"موڑ آ رہا ہے جناب" ـــــ شاکو نے کہا۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا۔ اور جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ دوسرے لمحے موڑ پر شاکو نے جیپ روکی اور عمران اچھل کر نیچے کودا اور دوڑتا ہوا ایک سائیڈ پر موجود درخت کے بھاری تنے کے پیچھے ہو گیا۔ ٹائیگر کی جیپ

بھی آگے نکل گئی۔ اب سڑک صاف تھی اور پھر دور سے اُسے وہ سیاہ رنگ کی کار آتی ہوئی دکھائی دی اور عمران نے ریوالور ہاتھ میں لیا۔ اور چوکنا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ کار تیزی سے آگے آ رہی تھی۔ پھر جیسے ہی وہ ریوالور کی رینج میں آئی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹشاک کی آواز کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے کار قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک کی سائیڈ پر دور جا گری۔ عمران نے اس کے اگلے پہیے پر اس وقت فائر کیا تھا جب وہ موڑ مڑ رہی تھی۔ اس لئے ڈرائیور کار کو بروقت سنبھال نہ سکا اور چار قلابازیاں کھا کر کار جیسے ہی رکی اس میں سے اچھل کر دو آدمی باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے کار سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ کار میں آگ کے شعلے نکلتے نظر آ رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکے سے کار کی پٹرول ٹنکی پھٹی اور کار کے پرزے شعلوں کی صورت میں دور دور تک بکھر گئے۔ وہ دونوں مڑے اور دوڑتے ہوئے سڑک پر آ گئے۔ اور پھر ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جب باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اُسی لمحے عمران نے دوسری بار ٹریگر دبایا اور وہ آدمی یک لخت چیخ مار کر گھوم کر نیچے گرا اور اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر نکل کر سڑک پر دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ دوسرے آدمی نے ایک جھاڑی کے پیچھے چھلانگ لگائی ہی تھی کہ عمران نے تیسری بار ٹریگر دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسرے آدمی کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ جھاڑی کے اوپر گر کر بری طرح تڑپنے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

لگا۔ عمران تنے کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا اس جھاڑی پر پڑے پھڑکتے ہوئے آدمی کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے گولی اس کی ران میں ماری تھی۔ اس لئے وہ پھڑکنے کے بعد اب اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور عمران نے قریب پہنچتے ہی پوری قوت سے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ دے مارا اور وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدمی کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی ران سے خون بہہ رہا تھا عمران نے اُسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے گھسیٹتا ہوا سڑک کے کنارے لے آیا۔ اور پھر اس نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے زخم پر ڈالنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اُسے اپنی جیپیں واپس آتی ہوئی دکھائی دیں۔ جیپیں قریب آکر رک گئیں اور عمران کے ساتھی اچھل کر نیچے اتر آئے۔ مٹی پڑنے سے زخم سے نکلنے والا خون بند ہو گیا۔ اور عمران نے جھک کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت ہوئی۔ اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر ٹانگ پر زخم کی وجہ سے وہ چیخ کر دوبارہ گر گیا۔ اس کا ایک ہاتھ بے اختیار زخم پر جم گیا۔ اور پھر وہ اس حالت میں اپنے گرد کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔ اس کے

چہرے اور آنکھوں میں خوف و ہراس کی پرچھائیاں لہرانے لگی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میلارام۔۔۔ نم۔۔۔ میرا نام میلارام ہے"۔۔۔ اس آدمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جالکو کے آدمی ہو"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں"۔۔۔ اس آدمی کے حلق سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے اس نے لاشعوری طور پر یہ الفاظ بول دیئے ہوں۔

"ہمارا پیچھا کرنے کے لئے کیا سکیم بنائی گئی ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"پیچھا۔۔۔ کس کا پیچھا۔ ہم تو کسی کا پیچھا نہیں کر رہے تھے"۔۔۔ میلارام نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوانا۔ اس کی بتیسی باہر نکال دو"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ایک طرف کھڑا ہوا جوانا یک لخت اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا۔ اور دوسرے لمحے میلارام جوانا کے ہاتھ میں جکڑا ہوا اس طرح فضا میں اٹھتا گیا جیسے وہ کوئی پلاسٹک کا بنا ہوا غبارہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی جوانا کا دوسرا ہاتھ گھوما اور میلارام کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا حلق میں لٹکتا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ جوانا کے ایک ہی زوردار تھپڑ سے اس کے منہ سے دانت پھلجھڑیوں کی طرح باہر آگرے تھے۔ گال پھٹ گیا تھا اور اس کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔

"بس کہیں مر ہی نہ جائے"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا نے جھٹکا دے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کر اُسے واپس زمین پر پٹخ دیا۔ اس آدمی کا جسم نیچے گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اسے ہوش میں لاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جوانا نے لات اس کی پسلیوں میں مار دی۔ دوسرے لمحے میلا رام کا جسم بُری طرح پھڑکا اور وہ ہوش میں آ کر چیخنے لگا۔

"بولو۔ ورنہ اس بار جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی"۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ رامو نے ہمیں حکم دیا تھا۔ جالکو کے نمبر ٹو نے"۔۔۔ میلا رام نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری سکیم بتلا دی۔ کہ کس طرح انہوں نے چھ کاروں اور دو جیپوں کی مدد سے ان کا ڈساری جنگل تک تعاقب کرنا تھا۔ لیکن وہ یہ نہ بتا سکا کہ یہ تعاقب کیوں ہو رہا ہے۔

"جالکو یا رامو کہاں ہوگا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور میلا رام نے جالکو اور رامو کے متعلق تفصیل بتا دی۔ عمران نے ان کا علیہ بھی معلوم کر لیا۔ اس نے ریوالور کا ٹریگر دبا یا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ گولی میلا رام کی پیشانی میں گھس گئی۔ اور وہ چیخ مارے بغیر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"ٹائیگر تم، جوزف اور جوانا کے ساتھ جیپ لے کر جاؤ اور اس جالکو کو پکڑ کر یہاں لے آؤ۔ رامو کے ساتھ تو کافی آدمی ہوں گے جب کہ بقول اس میلا رام کے جالکو اس وقت اکیلا ہوگا۔ شاکو کو ساتھ لے جاؤ یہ ان جگہوں کو جانتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں جالکو کی رہائش گاہ جانتا ہوں جناب۔ وہ ایسی جگہ پر ہے کہ عام آدمی وہاں آسانی سے پہنچ بھی نہیں سکتا"۔۔۔ شاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اسے زندہ پکڑ کر یہاں لے آؤ۔ ہم یہیں تمہارا انتظار کریں گے اور شاکو ایسے راستے سے جانا جہاں سے ان کے ساتھی تمہاری جیپ نہ پہچان سکیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اسے لے کر یہاں پہنچ جائیں گے"۔۔۔ شاکو نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"تم جالکو سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"میلا رام نے ڈساری جنگل کا نام لے کر مجھے چونکا دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری پوری پلاننگ کا علم ہے اور جالکو شاگل کا آدمی ہے۔ تو پھر لازماً یہ پلاننگ شاگل تک بھی پہنچ چکی ہوگی۔ اور شاگل ہمارے لئے جال بچھا چکا ہوگا۔ وہ ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں یہاں سے دور ہٹ جانا چاہئے۔ کیونکہ اب میلا رام کی کار جب اگلے پوائنٹ پر نہ پہنچے گی اور نہ ہی جیپیں پہنچیں گی تو پھر لازماً یہ لوگ چونک پڑیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ تلاش کرتے ہوئے ادھر آنکلیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیپ لے کر آگے نکل چلتے ہیں۔ شاکو ادھر سے ہی گیا ہے۔ اور ظاہر ہے ادھر سے ہی واپس آئے گا"۔۔۔ عمران

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نے کہا۔ اور وہ سب جیپ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے جیپ کافی آگے لے جا کر سڑک کی سائیڈ پر بنے ہوئے ایک پرانے سے کھنڈر نما مکان کی اوٹ میں روک دی اور خود نیچے اتر کر وہ ادھر ادھر بکھر گئے۔ تاکہ اگر راموسا اس کے آدمی ادھر آ بھی جائیں تو انہیں آسانی سے کور کیا جا سکے۔ لیکن طویل انتظار کے باوجود ادھر سے کوئی آدمی نہ آیا۔ اور وہ سمجھ گئے کہ راموسا اس کے آدمیوں کو اس طرف کا خیال ہی نہ آیا ہو گا۔ پھر تقریباً سوا گھنٹے کے بعد انہیں دور سے اپنی والی جیپ آتی ہوئی دکھائی دی۔ اور عمران اور جولیا اوٹ سے نکل کر سڑک پر آ گئے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر جیپ کو رکنے کا اشارہ کیا اور جیپ ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"جالکو کے ساتھ چار آدمی بھی تھے۔ ان کی وجہ سے دیر لگ گئی ہے، انہیں پہلے خاموشی سے بے ہوش کرنا پڑا تھا"۔۔۔ جوزف نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے جوانا ایک پستہ قد لیکن بھاری جسم کے بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھائے نیچے اتر آیا۔

"ادھر کھنڈر میں لے آؤ اسے۔ اور شاکو تم جیپ کو کسی اوٹ میں کر لو۔ اور جوزف اور جوانا کے علاوہ باقی سب باہر رک کر خیال رکھیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کھنڈر کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ جوانا جولکو کو اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔ اور اس کے پیچھے جوزف تھا۔

"اس کے ہاتھ اور پیر بیلٹس سے باندھ دو۔ یہ آسانی سے سب کچھ نہیں اگلے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا نے اُسے نیچے گرد آلود

فرش پر پٹخ دیا۔

"میرے پاس رسی ہے باس"۔۔۔ جوزف نے کہا۔ اور اس نے پشت پر لدے ہوئے بڑے سے تھیلے میں سے ہاتھ ڈال کر نائلون کی سیاہ رنگ کی باریک رسی کا گچھا نکالا۔ اس میں گانٹھیں لگی ہوئی تھیں اور ایک طرف مخصوص قسم کا آنکڑہ تھا۔ یہ کمند تھی۔ بہرحال اسے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ چند لمحوں بعد جالکو کے ہاتھ اور پیر بندھ گئے۔ اور جوانا جھک کر اس کا ناک اور منہ بند کر کے اُسے ہوش میں لانے لگا۔ چند لمحوں بعد جولکو کے جسم میں حرکت ہوئی۔ پھر آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ کہ عمران نے لات اس کی گردن پر رکھ کر اُسے گھما دیا۔ جولکو کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"تمہارا نام جولکو ہے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی لات کو ذرا سا واپس گھما دیا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں"۔۔۔ جولکو کے حلق سے مسلسل ہاں ہاں کے الفاظ نکلنے لگے۔ اس کی حالت اتنی دیر میں غیر ہو گئی تھی۔ اور اُسی لمحے عمران نے یک لخت لات اس کی گردن سے ہٹائی۔ کیونکہ اس نے جولکو کے سینے کو عجیب انداز میں پھولتے پچکتے دیکھ لیا تھا۔ یہ انداز بتا رہا تھا کہ جولکو دل کا مریض ہے۔ اگر عمران چند لمحے اور لات گردن پر رکھے رہتا تو جولکو یقیناً ختم ہو جاتا۔ لات ہٹنے کے کافی دیر بعد جا کر جولکو کی بری طرح بگڑی ہوئی حالت سنبھل سکی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم نے شاگل کو ہمارے متعلق کیا اطلاع دی تھی" ——— عمران نے دوبارہ لات اس کی گردن کی طرف بڑھاتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ لیکن اس بار اس نے لات کا پورا زور ایڑی پر ہی رکھا تھا اور صرف پنجے کا معمولی سا دباؤ گردن پر دیا تھا۔

"بولو۔ ورنہ ایک لمحے میں مسل کر رکھ دوں گا" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت ——— تت ——— تم کون ہو۔ کون ہو تم" ——— جالکو نے بری طرح خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"وہی جس کا تعاقب رامو اور اس کے آدمی کر رہے ہیں" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ چونکہ عمران میک اپ میں تھا اس لئے ظاہر ہے جالکو اسے کیسے پہچان سکتا تھا۔

"اوہ اوہ۔ تم عمران ہو۔ علی عمران" ——— جالکو کے لہجے سے اور زیادہ خوف کا اظہار ہونے لگا۔

"ہاں بولو۔ کیا رپورٹ دی ہے تم نے شاگل کو" ——— عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا اور جالکو نے فوراً ہی وہ ساری باتیں دوہرا دیں جو اس نے شاگل کو بتائی تھیں۔

"کس نے تمہیں بتایا تھا ان کے بارے میں۔ بولو" ——— عمران نے پنجے کا دباؤ ذرا سا بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ پلیز میں دل کا مریض ہوں۔ مجھے کچھ نہ کہو میں بتاتا ہوں سب کچھ بتاتا ہوں" ——— جالکو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے بتایا کہ سروپ کے گروپ کا ایک

آدمی ہے وکی۔ وہ رامو کے لئے مخبری کرتا ہے۔ اس نے رامو کو سب بتایا تھا" ——— جالکو نے کہا اور عمران نے لات گردن پر رکھ کر اسے ... سے گھما دیا۔ جالکو کا جسم ایک لمحے کے لئے زور سے تڑپا پھر ساکت ... گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور سانس بند ہو گیا تھا۔

"رسی کھول لو جوزف اور اسے یہیں پڑا رہنے دو" ——— عمران ... نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔

"کوئی آدمی وکی ہے۔ سروپ کے گروپ میں" ——— عمران نے ... کو سے پوچھا۔

"وکی۔ جی ہاں۔ باس کا خاص آدمی ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— شاکو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ وکی اس رامو کو تمہارے باس کی مخبری کرتا رہتا ہے۔ اور ہمارے متعلق بھی اس نے ہی بتایا ہے۔ ڈساری جنگل والی بات بھی وکی نے ہی انہیں بتائی ہے۔ کیا تم نے وکی سے بات کی تھی۔ کیونکہ ڈساری جنگل والی بات تو میرے اور تمہارے درمیان ہوئی تھی" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے خود باس کو یہ سب کچھ بتایا تھا۔ کیونکہ باس کا اپنا بڑا اڈہ ڈساری جنگل میں ہے۔ کیونکہ کافرستان سے تمام سمگلنگ اسی جنگل کے راستے ہوتی ہے۔ میں نے باس کو اس لئے بتایا تھا تاکہ باس اڈے میں موجود اپنے آدمیوں کو ہمارے متعلق بتا دے۔ ورنہ ہم کسی صورت بھی یہ جنگل کراس نہ کر سکتے۔ اور باس نے مجھے کہا کہ میں آپ سمیت اطمینان سے جنگل کراس کر دوں۔ وہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اڈے میں موجود سب افراد کو ہمارے متعلق بریف کر دے گا"۔۔۔ شاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس کون سا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں اسے وکی کے متعلق بتانا چاہتا ہوں۔ اگر ہے تو اس کی فریکونسی بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور شاکو نے سر ہلاتے ہوئے اسے فریکونسی بتا دی۔

"جوزف۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر جیپ سے نکال لاؤ"۔۔۔ عمران نے پاس کھڑے جوزف سے کہا اور جوزف تیزی سے اپنے والی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بڑا سا ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر شاکو کی بتائی ہوئی فریکونسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ پرنس کالنگ اوور"۔۔۔ عمران نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ تقریباً دس یا بارہ کالوں کے بعد دوسری طرف سے سر دیپ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ سر دیپ اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ سر دیپ کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔ اور ظاہر ہے ہونی بھی چاہیئے تھی۔ کیونکہ عمران کی کال اس کے لئے قطعی غیر متوقع تھی۔

"سر دیپ۔ کیا وکی نام کا کوئی آدمی تمہارے گروپ میں ہے اوور" عمران نے کہا۔

"وکی۔ ہاں ہے۔ میرا خاص اسسٹنٹ ہے۔ کیوں اوور"۔۔۔ سر دیپ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تو پھر سن لو کہ تمہارا یہ وکی جاگو کے اسسٹنٹ راموکو مخبری

بتاتا ہے اوور"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

مخبری کرتا ہے وکی۔ کیا کہہ رہے ہو پرنس اوور"۔۔۔ سر دیپ نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اسے اب تک ہونے

وکی تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

عمران اوہ اوہ۔ میں اس وکی کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ میں اس کا عبرتناک کر دوں گا۔ اوہ اوہ۔ میرا خاص اسسٹنٹ اور مخبری کرے اوور"

سر دیپ کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو گئی تھی۔

وہ تم کرتے رہنا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ شاکو نے تم سے ڈساری جنگل بات کی تھی اوور"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

شاکو نے۔ ہاں۔ اور میں نے ڈساری جنگل میں اطلاع بھی کر دی ہے۔ تم لوگ آ رہے ہو۔ وہ شاکو کو پہچانتے ہیں۔ اس لئے وہ تمہاری پوری مدد کریں گے۔ کیوں۔ یہ بات تم کیوں پوچھ رہے ہو اوور"

سر دیپ نے کہا۔

میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ شاکو نے تو تم سے بات کی پھر وکی کو اس کا پتہ کیسے چلا اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا اسسٹنٹ ہے۔ میں نے اپنے دفتر میں ریکارڈنگ سسٹم لگایا ہوا ہے۔ ہماری بات چیت ٹیپ ہو گئی ہو اور یہ ٹیپ وکی نے سن لیا ہو گا۔ وہ اس ریکارڈنگ سسٹم کا انچارج ہے اوور"۔۔۔ سر دیپ نے کہا۔

"اچھا آدمی رکھا ہوا ہے تم نے ریکارڈنگ سسٹم کا انچارج۔ یہ لوگ ہمارے تعاقب کی حماقت نہ کرتے تو ہم پکے ہوئے پھل

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کی طرح ڈساری جنگل سے نکلتے ہی کافرستانی سیکرٹ سروس کی جھولی میں جا گرتے اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"شاکو۔ اب بتاؤ۔ ڈساری جنگل میں سے نکلنے کا اور بھی کوئی پوائنٹ ہے پہلے سے مختلف یا نہیں" ـــــ عمران نے اس بار شاکو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں ابھی تک تلخی کا عنصر موجود تھا۔

"جی ہاں۔ ایک اور پوائنٹ بھی ہے۔ ادھر سے ذرا فاصلہ بھی بڑھ جائے گا اور راستہ بھی زیادہ دشوار ہو گا۔ لیکن بہرحال وہ محفوظ رہے گا" ـــــ شاکو نے جواب دیا۔

"او کے پھر چلو" ـــــ عمران نے کہا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

پہاڑ کی ایک کھلی غار کے دہانے پر شاگل اور کاشی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی آنکھوں سے دوربینیں لگی ہوئی تھیں۔ اور سامنے چٹان سے نیچے گہرائی میں انتہائی گھنا جنگل نظر آ رہا تھا۔ اس وقت صبح طلوع ہو رہی تھی۔ اس لئے منظر انتہائی دلکش سا تھا۔ شاگل اپنے ساتھ تقریباً بیس آدمی لے آیا تھا۔ اس کے آدمیوں نے یہاں باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت مورچے سنبھالے ہوئے تھے۔

"باس۔ کہیں یہ لوگ کسی اور راستے سے نہ نکل جائیں۔ اب تک تو انہیں پہنچ جانا چاہئے تھا" ـــــ کاشی نے دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ کیوں راستہ بدلیں گے۔ انہیں تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم ان کی گھات لگائے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں" ـــــ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس، جنگل بے حد وسیع ہے۔ وہ کسی بھی طرف سے نکل سکتے ہیں۔ ویسے میں نے اپنے سپیشل گروپ کے آدمیوں کو آٹھ میل دور اونچی چوٹی پہ بٹھایا ہوا ہے۔ تاکہ اگر وہ کسی اور جگہ سے نکلیں تب بھی ہمیں اطلاع مل جائے۔ وہاں سے سارا جنگل اور اس کے کنارے تک نظر آتے ہیں" ——— کاشی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ لیکن وہاں سے بھی کوئی اطلاع نہیں آئی اب تک" شاگل نے کہا۔

" میں خود بات کرتی ہوں" ——— کاشی نے کہا اور اٹھ کر غار کے اندر چلی گئی۔ جہاں ان کا سامان موجود تھا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا۔ اس نے باکس کے کونے میں موجود ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے باکس میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں۔ کاشی نے شاگل کی اجازت سے سیکرٹ سروس کے دس افراد کو علیحدہ کر کے براہِ راست اپنی ماتحتی میں لیا ہوا تھا۔ اور وہ خود ان کی ٹریننگ بھی کرتی رہتی تھی۔ اسے اس نے سپیشل گروپ کا نام دیا ہوا تھا۔ اور شاگل کے ساتھ آتے ہوئے وہ اپنے سپیشل گروپ کو بھی ساتھ لے آئی تھی جسے اس نے شروع سے علیحدہ ذمہ داریاں سونپ رکھی تھیں۔

" ہیلو ہیلو ——— سپیشل نمبر ون کالنگ اوور" ——— کاشی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ سپیشل ٹو اٹنڈنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" ایس ٹو۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور" ——— کاشی نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام۔ ابھی تک رپورٹ کے قابل کوئی پوائنٹ ہی سامنے نہیں آیا اوور" ——— ایس ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل" ——— کاشی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" انہیں اب تک کہیں نہ کہیں سے تو نکل ہی آنا چاہیئے تھا۔ کہیں انہوں نے ارادہ ہی نہ بدل دیا ہو" ——— کاشی نے ٹرانسمیٹر بند کرتے ہوئے کہا۔

" وہ ارادہ بدلنے والا آدمی نہیں ہے کاشی۔ لیکن میرا دل کہہ رہا ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا ہے۔ کہ ہم یہاں اس کے انتظار میں موجود ہیں۔ اس لئے وہ کوئی ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔ جس کے بارے میں ہم سوچ بھی نہ سکتے ہیں" ——— شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اسے کیسے علم ہو سکتا ہے باس۔ کیا اسے الہام ہوتا ہے" ——— کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" الہام تو نہیں ہوتا۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ ایسے معاملات میں ہمیشہ خوش قسمتی اس کے ساتھ رہتی ہے" ——— شاگل نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہوتی اچانک

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ساتھ پڑتے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلی اور کاشی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔ شاگل بھی چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

"ہیلو ہیلو —— سپیشل ٹو کالنگ سپیشل ون اوور" —— بٹن دبتے ہی پُرجوش آواز سنائی دی۔

"یس سپیشل ون اٹنڈنگ اوور" —— کاشی نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

"مادام۔ اندھیری پوائنٹ کی طرف سے دو جیپیں جنگل میں سے نکلی ہیں اور اب وہ انتہائی تیز رفتاری سے ادکھلی قصبے کی طرف بڑھی جا رہی ہیں۔ میں نے مخصوص دوربینوں سے چیک کیا ہے۔ ان میں سات افراد ہیں جن میں ایک لڑکی بھی شامل ہے اوور" —— سپیشل ٹو نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ہمیں انہیں فوری طور پر ادکھلی پہنچنے سے پہلے گھیر لینا چاہیے" —— شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سپیشل ٹو۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت فوراً ادکھلی قصبے سے پہلے شمال کی طرف دو نوکوں والی پہاڑی کے پیچھے مورچہ لگا دو۔ وہاں ایک تنگ درہ ہے۔ اس درے سے گزرتے ہوئے انہیں آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن خیال رکھنا یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہیں بالکل تمہاری وہاں موجودگی کا علم نہیں ہونا چاہیے۔ اور میں باس شاگل اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ

ے کی جنوبی سمت کو کور کر دوں گی۔ اور جب تک میں آرڈر نہ کوئی فائر نہیں ہونا چاہیے۔ سمجھ گئے ہو تم اوور" —— کاشی چیخ کر کہا۔

"یس مادام اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور کاشی ٹرانسمیٹر آف کیا اور تیزی سے شاگل کے پیچھے دوڑ کر نیچے چلی گئی۔ شاگل پہلے ہی نیچے موجود اپنے ساتھیوں کی طرف گیا تھا۔

وہ۔ وہ اندھیری پوائنٹ سے نکلے ہیں۔ اور ادکھلی قصبے کی جا رہے ہیں۔ ہم نے انہیں ہر قیمت پر قصبے میں پہنچنے سے ختم کرنا ہے۔ نقشہ نکالو نقشہ۔ جلدی کرو" —— شاگل وہاں پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔

"باس۔ میں نے پہلے نقشہ دیکھ کر تمام ممکنہ راستوں پر نشان لگا دیئے تھے۔ ادکھلی سے تقریباً چار میل پہلے ایک درہ آتا ہے۔ جہاں سے گزر کر ہی ادکھلی جایا جا سکتا ہے۔ نے اپنے سپیشل گروپ کو وہاں پہنچنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ وہ اس کی شمالی طرف پر مورچہ لگائیں گے۔ ہم یہاں سے فوری روانہ ہو کر ان سے پہلے وہاں جنوبی طرف پہنچ کر مورچہ بندی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اندھیری سے نکل کر ایک لمبا راستہ طے کر کے ادکھلی پہنچنا پڑے گا۔ جب کہ ہمارا راستہ بے حد شارٹ ہے۔ اس طرح جیسے ہی ان کی جیپیں اس تنگ درے سے گزریں گی ہم دونوں اطراف سے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ان پر میزائلوں اور بموں کی بارش کر کے انہیں یقینی طور پر ہلاک کر سکتے ہیں۔ وہ انتہائی آسان ٹارگٹ ہوں گے"۔۔۔ کاشی نے قریب پہنچ کر تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ چلو جس طرح کاشی کہتی ہے ویسے ہی کرو۔ جلدی کرو"۔۔۔ شاگل نے چیخ کر کہا۔ اور چند لمحوں بعد چار جیپیں دوڑتی ہوئے وہ پہاڑی راستوں کے اندر تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ سب سے آگے والی جیپ میں کاشی اور شاگل تھے جبکہ عقبی جیپوں میں سیکرٹ سروس کے ارکان تھے ان کی تعداد بیس کے قریب تھی اور اس کے ساتھ ساتھ جیپوں میں ہر قسم کا انتہائی خطرناک اسلحہ بھی بھرا ہوا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سیکرٹ سروس کا وہ آدمی تھا جو انہی علاقوں کا رہنے والا تھا۔ اس لئے وہ اس سارے علاقے کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ واقعی ایک تنگ درے کے قریب پہنچ گئے۔ پھر کاشی نے ہی عملی طور پر کمان سنبھال لی۔ جیپیں کھائیوں میں چھپا دی گئیں۔ اور اسلحہ لے کر وہ درے کے اوپر والے حصے پر اس طرح پھیل کر بیٹھ گئے۔ کہ پورا درہ ان کی زد میں تھا۔ اس درے کی طوالت خاصی تھی۔ اور جیپیں چاہے کتنی بھی تیز رفتاری سے کیوں نہ گزریں وہ ان کے اسلحے کی زد سے باہر نہ نکل سکتی تھیں۔ اور گہرائی اور درے کی بناوٹ اس قدر تھی کہ نیچے سے کسی طرح بھی ان پر فائر نہ ہو سکتا تھا کاشی نے واقعی انتہائی ذہانت سے یہ سپاٹ منتخب کیا تھا۔

"ویری گڈ کاشی۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ ویری گڈ۔ اب مجھے یقین ہے کہ یہ عمران لاکھ چالاک بنے اس درے سے زندہ

بچ کر نہ جا سکے گا"۔۔۔ شاگل نے سچویشن دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اب صرف یہ بات طے ہونی باقی ہے کہ یہ لوگ واقعی وہی ہیں جو ہم سمجھ رہے ہیں یا کوئی اور ہیں۔ اس کے لئے میرے ذہن میں ایک تجویز موجود ہے۔ جیسے ہی یہ جیپیں درے میں داخل ہوں۔ آپ ٹرانسمیٹر کی جنرل فریکوئنسی پر عمران کو کال کریں۔ اس کے پاس لازماً ٹرانسمیٹر موجود ہو گا۔ جنرل فریکوئنسی کی وجہ سے اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ ہم کہاں سے اسے کال کر رہے ہیں۔ کوئی بھی بات کریں اسے اگر اس کا جواب آ جائے۔ اور آپ اس کا لہجہ پہچان لیں تو پھر اس بات کا یقین ہو جائے گا۔ کہ یہی لوگ درے میں سے گزر رہے ہیں"۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت ہے اور کون یہاں سے گزر سکتا ہے۔ وہ چوکنا ہو جائے گا۔ اور پھر ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ انتہائی ضروری ہے۔ اس طرح ہمیں مکمل اطمینان ہو جائے گا۔ اور ایک بار درے میں سے گزرنے کے بعد وہ کسی طرح بھی واپس یا آگے زندہ بچ کر نہ جا سکے گا"۔۔۔ کاشی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کال ہی کرتے رہ جائیں اور وہ درہ کراس کر جائے پھر اس کا ہاتھ آنا انتہائی مشکل ہو جائے گا"۔ شاگل نے کہا۔

www.urdukorner.com

"درے کی طوالت آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ وہ اتنی جلدی کہاں سے نکل سکتے ہیں" ——— کاشی نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اس کی جیب میں موجود سپیشل ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ کاشی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"سپیشل ٹو کالنگ اوور" ——— نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سپیشل ون اٹنڈنگ اوور" ——— کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ دونوں جیپیں درے کے قریب پہنچنے والی ہیں۔ میں نے نمبر ایٹ کو اونچی چوٹی پر بٹھا دیا تھا۔ اس نے ابھی اطلاع دی ہے۔ ویسے ہم سب جنوبی طرف پوری طرح تیار بیٹھے ہوئے ہیں اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ جیسے ہی ہماری طرف سے فائر ہو تم لوگوں نے بھی فائر کھول دینا ہے اوور اینڈ آل" ——— کاشی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے پاس پڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"باس۔ جیسے ہی جیپیں درے میں داخل ہوں آپ کال دینا شروع کر دیں" ——— کاشی نے کہا اور شاگل نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے دو جیپیں تنگ درے میں داخل ہوتی دکھائی دیں۔ درہ یہاں اتنا تنگ تھا کہ

SCANNED BY JAMSHED

دونوں جیپیں ساتھ ساتھ چلنے کی بجائے آگے پیچھے چل رہی تھیں۔ کافی فاصلہ ہونے کی وجہ سے دونوں جیپیں بالکل کھلونا جیپیں نظر آ رہی تھیں۔ شاگل نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا اور ٹرانسمیٹر میں سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ——— شاگل کالنگ۔ علی عمران۔ ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ علی عمران۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ میری کال اٹنڈ کرو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے اوور" ——— شاگل نے تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔ پہلے تو کافی دیر تک کال اٹنڈ ہی نہ کی گئی۔ اور جیپیں اب خاصی واضح ہو چکی تھیں۔ لیکن پھر اچانک ٹرانسمیٹر میں سے عمران کی مخصوص آواز نکلی۔

"ہیلو چھاگل۔ اوہ سوری۔ وہ کیا کیا کہتے ہیں۔ وہ جیسے دماغی شفاخانے میں داخل کرایا جاتا ہے۔ ایک تو یہ لفظ عین وقت پر راہِ فرار اختیار کر جاتے ہیں۔ بہرحال جو بھی ہو۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کا عہدہ ایک معزز عہدہ ہے۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ۔ تم نے ایسا کون سا ٹرانسمیٹر ایجاد کر لیا ہے کہ کافرستان میں بیٹھ کر پاکیشیا میرے فلیٹ پر بھی تمہاری کال سنی جا رہی ہے۔ یا پھر کہیں تم میرے فلیٹ کے باہر تو نہیں کھڑے اوور" ——— عمران کی مخصوص شوخ آواز سنائی دی۔ اور کاشی کے ہونٹ بری طرح بھنچ گئے۔ عمران اس کے باس کی واضح طور پر توہین کر رہا تھا۔

"سنو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سارتو پہاڑی کی طرف جا رہے ہو۔ لیکن تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اس ارادے سے باز

www.urdukorner.com

آجاؤ۔ کیونکہ اس بار یقینی موت نے تمہارے چاروں طرف اپنے جال پھیلا رکھے ہیں۔ بس میری طرف سے اتمام حجت مکمل ہو گیا۔ آگے تمہاری مرضی اوور اینڈ آل "۔۔۔۔ شاگل نے چیخ کر کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ واقعی عمران ہے۔ واقعی تسلی ہو جانا زیادہ بہتر رہا ہے۔ لیکن اب ہمیں فوراً فائر کھول دینا چاہیئے۔ وہ شیطان الرٹ ہو چکا ہو گا "۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

" اس نے آپ کی بے عزتی کی ہے باس۔ اور اُسے اس کا پورا پورا حساب دینا پڑے گا "۔۔۔۔ کاشی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جیپیں اب کافی نزدیک آ چکی تھیں۔ کاشی نے ساتھ پڑی ہوئی میزائل گن اٹھائی اور پھر سب سے آگے آنے والی جیپ کا نشانہ لے کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گن کی لمبی سی نال سے نکلنے والا میزائل اڑتا ہوا جیپ کی طرف بڑھا۔ لیکن تیز ہوا کی وجہ سے میزائل جیپ پر جا کر لگنے کی بجائے سائیڈ پر زمین پر جا گرا۔ اور ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ پڑا۔ اُسی لمحے شاگل نے بھی فائر کھول دیا۔ اور پھر تو درے کے دونوں اطراف سے دونوں جیپوں پر میزائلوں، مشین گنوں اور بموں کی جیسے بارش سی ہو گئی۔ جیپیں الٹ گئیں اور اس میں سے عمران کے ساتھی نکل نکل کر دیوانہ وار ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ لیکن اس خوفناک بارش میں وہ کہاں جا سکتے تھے۔ چنانچہ چند لمحوں بعد وہ ڈھیر ہو گئے۔ پھر جیپیں بھی خوف ناک دھماکے سے پھٹ گئیں۔ درے کے دونوں اطراف سے ہونے والی فائرنگ اس قدر اچانک شدید

اور زور دار تھی کہ جیپوں پر سوار افراد کو ایک لمحے کے لئے بھی سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب تنگ سے درے میں دونوں جیپوں کے پرزے اور انسانی لاشوں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے پڑے نظر آ رہے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ فائرنگ ختم ہوتی چلی گئی۔

" وہ مارا۔ ویری گڈ کاشی ویری گڈ "۔۔۔۔ شاگل نے اٹھ کر بے اختیار ناچتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ خوشی کی شدت سے بُری طرح پھڑک رہا تھا۔ آج اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حسرت پوری کر لی تھی۔ آج اس کا خوف ناک دشمن جس نے اُسے ہمیشہ اور ہر قدم پر شکست دی تھی اس کے ہاتھوں عبرتناک موت سے دوچار ہو گیا تھا۔

" مبارک ہو باس "۔۔۔۔ کاشی نے بھی اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ کاشی۔ گریٹ کاشی۔ آج میں خوش ہوں بے حد خوش " شاگل نے چیخ کر کہا اور کاشی بھی ہنس پڑی۔ دونوں اطراف سے ان کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

" آؤ اب نیچے چلیں۔ میں اس عمران کے سر کو خود ٹھوکریں مارنا چاہتا ہوں۔ میں اس کا سر اٹھا کر لے جاؤں گا اور صدر اور وزیراعظم کے سامنے پیش کر دوں گا۔ سنو کاشی۔ آج سے تم کافرستان سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو "۔۔۔۔ شاگل اس قدر خوش تھا کہ مسرت اس سے سنبھالے نہ سنبھالی جا رہی تھی۔ اور پھر وہ سب اپنا اپنا اسلحہ اٹھائے نیچے جاتے ہوئے تنگ راستوں سے درے میں اترنے لگے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ لاشوں کے سروں پر پہنچ چکے

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

تھے۔ کٹی پھٹی اور مسخ شدہ لاشیں ہر طرف بکھری ہوئی تھیں۔

"یہ ــــ یہ اس لڑکی جولیا کا سر ہے"ــــ کاشی نے ایک عورت کے سر کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں اسے ٹھوکر ماری۔ کیونکہ شاگل نے اسے بتا دیا تھا کہ سیکرٹ سروس کی اس رکن کا نام جولیا ہے اور جولیا عمران کے بے حد قریب ہے۔

"ارے یہ کیا"ــــ اچانک کاشی بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ اس نے جیسے ہی اس لڑکی کے سر کو ٹھوکر ماری تھی اس کے سر پر موجود وگ ایک طرف جا گری۔ اب اصل مردانہ بال نظر آنے لگ گئے تھے۔

"مردانہ بال"ــــ کاشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس نے جلدی سے جھک کر اس کٹے ہوئے سر کو اٹھایا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں اس کے چہرے پر موجود کٹے پھٹے ماسک کو کھینچ کر اتارا تو وہ واقعی ایک ناپالی آدمی کا چہرہ تھا۔ ماسک میک اپ سے اسے لڑکی کا چہرہ بنایا گیا تھا۔

"عمران کا سر کہیں نظر نہیں آ رہا"ــــ اسی لمحے شاگل نے قریب آ کر کہا۔

"باس۔ یہ دیکھیں یہ لڑکی نہیں تھی۔ اس پر لڑکی کا ماسک میک اپ کیا گیا تھا۔ یہ ناپالی آدمی کا چہرہ ہے"ــــ کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ــــ کیا کہہ رہی ہو۔ ماسک میک اپ"ــــ شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی

بات ہوتی۔ کاشی کے کاندھے سے لٹکے ہوئے بیگ سے ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ کاشی نے بے اختیار ہاتھ میں پکڑا ہوا سر پھینک دیا اور تھیلے میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس پر چونکہ وہی جنرل فریکوئنسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی۔ اس لئے کال اسی جنرل فریکوئنسی سے ہی آ رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو ــــ علی عمران کالنگ۔ جناب شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اوور"ــــ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور شاگل اور کاشی دونوں کے چہرے عمران کی آواز سنتے ہی اس طرح زرد پڑ گئے جیسے وہ صدیوں قبر میں دفن رہنے کے بعد ابھی باہر نکلے ہوں۔

"تت ــــ تت ــــ تم کہاں سے بول رہے ہو اوور"ــــ شاگل کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ظاہر ہے لہجہ بھیک مانگنے والوں جیسا تھا۔

"عالم بالا سے بول رہا ہوں۔ مجھے دراصل حکم ہوا ہے کہ تم لوگوں کو بھی عالم بالا لے آؤں۔ تاکہ یہاں بھی چھیڑ خوباں سے چلی رہے۔ اس لئے تیار ہو جاؤ۔ عالم بالا میں حاضری کے لئے اوور اینڈ آل"ــــ عمران کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اوہ ــــ دوڑو دوڑو ــــ وہ ہمارے سروں پر ہیں"ــــ شاگل نے پاگلوں کے سے انداز میں ٹرانسمیٹر پھینک کر کاشی کا ہاتھ پکڑا۔ اور ساتھ ہی اس نے درے کی قریبی چٹانوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ اسی لمحے ایک بار پھر اوپر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ساتھ ہی درے میں سے انسانی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ فائرنگ پہلے کی طرح مسلسل اور خوفناک انداز میں کی جا رہی تھی۔ لیکن شاگل بروقت دوڑ پڑنے کی وجہ سے کاشی سمیت ایک چھوٹی سی غار میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اُسی لمحے درے کی شمالی سمت سے بھی فائرنگ شروع ہو گئی۔ لیکن یہ فائرنگ درے کے اندر کی بجائے اوپر کی طرف ہو رہی تھی۔

"میرے آدمیوں نے ان پر فائر کھول دیا ہے۔ وہ انہیں یقیناً مار ڈالیں گے"۔۔۔ کاشی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری طرف سے فائرنگ ہوتے ہی درے کے اندر ہونے والی فائرنگ یک لخت ختم ہو گئی۔ اب صرف کاشی کے آدمیوں کی طرف سے فائرنگ جاری تھی۔ وہ بھی تھوڑی دیر بعد ختم ہو گئی۔ کاشی تیزی سے غار کے دہانے کی طرف جانے لگی تھی کہ شاگل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

"رک جاؤ۔ یہ عمران اتنی آسانی سے مرنے والوں میں سے نہیں۔ وہ اب تمہارے آدمیوں کو ٹریپ کر کے ان پر دوبارہ فائر کھولے گا۔ کاش ہمارے پاس ٹرانسمیٹر ہوتا"۔۔۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کاشی ہونٹ چباتی ہوئی رک گئی۔

"واقعی اگر ہم باہر سے ٹرانسمیٹر اٹھا لاتے تو کم از کم میں اپنے گروپ کو تو الرٹ کر دیتی۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ میرے آدمی خود ہی الرٹ ہوں گے۔ میں نے انہیں خصوصی تربیت دے رکھی ہے"۔۔۔ کاشی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود اپنے آپ

کو مطمئن کر رہی ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی بڑبڑاہٹ ختم ہوتی ایک بار پھر تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے غار کے باہر کا ماحول گونج اٹھا۔ اور اس بار کاشی اچانک اچھل کر غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑی۔ شاگل بھی اس کے پیچھے تھا۔ اور پھر انہوں نے شمالی طرف اوپر سے سپیشل گروپ کے چند آدمیوں کو نیچے گرتے ہوئے دیکھا ان کے عقب سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ اور وہ اچھل اچھل کر نیچے گر رہے تھے۔ اور کاشی اس بری طرح ہونٹ کاٹنے لگی جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اڑتی ہوئی جائے اور اس عمران کی گردن اپنے دانتوں سے بھنبھوڑ ڈالے۔ اس نے سپیشل گروپ پر بے حد محنت کی تھی۔ ان کی ایسی ٹریننگ کی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ یہ لوگ پوری دنیا کے بہترین سیکرٹ ایجنٹ ثابت ہوں گے۔ لیکن وہی لوگ اس کی آنکھوں کے سامنے لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ چند لمحوں بعد فائرنگ رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کی چیختی ہوئی آواز درے میں گونجنے لگی۔

"مجھے معلوم ہے شاگل کہ تم درے کی غار میں چھپے ہوئے ہو۔ اور تم نے تو اپنی طرف سے میری موت پر جشن بھی منایا ہو گا۔ لیکن میں اتنا گھٹیا نہیں ہوں کہ سیکرٹ سروس کے چیف کو اس بے بسی کی موت مار دوں۔ اس لئے میں جا رہا ہوں۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم میرے پیچھے نہ آنا۔ ورنہ شاید تمہیں زندہ رہنے کا دوسرا موقع نہ ملے"۔۔۔ عمران چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ شاگل کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اور چہرہ بے بسی اور

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

غصے کے ملے جلے تاثرات سے مسخ سا ہو کر رہ گیا تھا۔ لیکن اس وقت وہ واقعی عمران کے رحم و کرم پر رہ گیا تھا۔ بے بس اور لاچار۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔ عبرتناک موت ماروں گا۔ تم کب تک بچ سکو گے میرے ہاتھوں" ۔۔۔۔

اچانک شاگل نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس سے شاید غصہ برداشت نہ ہو سکا تھا۔ کاشی خاموش سر جھکائے کھڑی تھی۔ وہ اپنے آپ کو بے حد عقلمند سمجھتی تھی۔ لیکن اب اُسے بھی احساس ہو رہا تھا کہ ذہانت کسی کی میراث نہیں ہوتی۔ لیکن ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں عمران کے خلاف نفرت اور انتقام کا لاوا بھی ابل رہا تھا۔

یہ ایک کھلا غار تھا۔ جس کا دہانہ ایک بڑی چٹان کی مدد سے پوری طرح بند کر دیا گیا تھا۔ غار کے اندر بیٹری سے چلنے والی دو پورٹیبل لائٹس جل رہی تھیں۔ جن کی وجہ سے غار پوری طرح روشن تھی۔ درمیان میں ایک لوہے کی فولڈنگ میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی ہوئی تھی۔ جس کے درمیان سکرین روشن تھی اور اس پر مختلف مناظر تیزی سے بدلتے ہوئے گزر رہے تھے۔ باہر گھپ اندھیرے کے باوجود پہاڑ کی چوٹی پر لگی ہوئی کیمرہ نما مشین دور دور تک کے مناظر باقاعدگی سے سکرین پر دکھا رہی تھی۔

"ابھی تک وہ لوگ رینج میں نہیں آئے جن کے بارے میں مادام نے اطلاع دی تھی" ۔۔۔ میز کے سامنے بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے سائیڈ پر کھڑے ایک اور آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ رینج میں داخل ہوں گے تو نظر بھی آئیں گے۔ ماشوری۔ ویسے کیسے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نظر آجائیں گے"۔۔۔ دوسرے آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب تک انہیں رینج میں آجانا چاہیئے تھا"۔۔۔ بیٹھے ہوئے آدمی جس کا نام ماشوری تھا منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی کوئی بات کرتا اچانک میز کی سائیڈ پر رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے باکس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں چونک پڑے۔ ماشوری نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر باکس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ماشوری۔ ہیلو ماشوری۔ میں کرتار بول رہا ہوں پوائنٹ تھری سے اوور"۔۔۔ بٹن دبتے ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی سرگوشی میں بول رہا ہو۔

"یس ماشوری بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے کرتار اوور"۔۔۔ ماشوری نے کہا۔

"ماشوری۔ میں نے چند سائے تھرڈ کریک کی طرف جاتے ہوئے دیکھے ہیں۔ ان کی بس مجھے ایک جھلک دکھائی دی ہے۔ لیکن بہرحال وہ انسانی سائے تھے۔ میں کافی دیر تک مزید چیک کرتا رہا ہوں۔ لیکن پھر مجھے وہ نظر نہیں آئے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں اوور" کرتار نے اسی طرح سرگوشیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انسانی سائے اور تھرڈ کریک کی طرف۔ اوہ تم ایسا کرو کہ مارٹن کو کہہ کر مشین کا شارٹ رینج بٹن بھی آن کرا دو۔ اور پھر تم دونوں نیچے آجاؤ۔ جلدی کرو اوور"۔۔۔ ماشوری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یس اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اگر یہ واقعی انسانی سائے ہیں تو پھر وہ لانگ رینج سے کیسے بچ کر یہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ دوسرے آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ پہاڑی علاقہ ہے راجندر۔ یہاں ایسے ایسے راستے ہوں گے جن کا شاید ہمیں زندگی بھر علم نہ ہو سکے۔ لیکن ان لوگوں کا اس طرح یہاں تک پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ایسا مقامی آدمی موجود ہے جو اس سارے علاقے کے چپے چپے سے واقف بھی ہے اور جو پہلے ہمیں یہاں دیکھ بھی چکا ہے"۔۔۔ ماشوری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ ہمیں یہاں چیک کر گیا ہو۔ اور ہمیں اس کی آمد کا علم ہی نہ ہو سکا ہو"۔۔۔ راجندر نے حیران ہو کر پوچھا۔

اسی لمحے مشین کی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ اور پھر سکرین یک لخت آف ہو گئی۔ لیکن چند سیکنڈ بعد وہ دوبارہ روشن ہو گئی۔ اور اب اس پر پہلے سے بدلے ہوئے مناظر نظر آنے لگے تھے۔ اب مشین لانگ رینج کی بجائے شارٹ رینج پر کام کر رہی تھی۔ اس طرح یہ مناظر اس پہاڑی کے چاروں طرف کے تھے۔ جس پر یہ نصب تھی۔ اور جس کے اندر ایک غار میں وہ موجود تھے۔ مارٹن اور کرتار ان کے دو ساتھی تھے۔ لیکن ماشوری نے جو اس گروپ کا انچارج تھا باہر مخصوص جگہوں پر نائٹ ٹیلی سکوپ دے کر بٹھایا ہوا تھا کیونکہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ماشوری کا خیال تھا کہ مشینوں کو تو ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ لیکن انسانی آنکھ کو نہیں دیا جا سکتا۔ اور اب کرتار کی بات اگر واقعی درست تھی تو اس کا مطلب تھا کہ اس کا خیال بھی درست ثابت ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد غار کی دائیں طرف سے کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور چند لمحوں بعد ایک تنگ سے سوراخ میں سے دو اور آدمی یکے بعد دیگرے گھسٹتے ہوئے اندر آ گئے۔ ان دونوں کے جسموں پر فوجی وردی تھی۔ اور ان کے گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ لٹک رہی تھی۔

"کوئی نظر آیا" ـــــ ان میں سے ایک نے مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے ماشوری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی تک تو کچھ نظر نہیں آیا۔ کرتار۔ کہیں تمہیں وہم تو نہیں ہوا تھا" ماشوری نے کہا۔

"نہیں ماشوری۔ مجھے اب بھی یقین ہے کہ میں نے انسانی سائے دیکھے تھے جو ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر انتہائی تیزی سے دوسری چٹان کے پیچھے چھپ گئے تھے" ـــــ اس آدمی نے کہا۔

"ارے یہ دیکھو ماشوری" ـــــ اچانک پہلے سے غار میں موجود راجد نے چیخ کر کہا۔ اور ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں۔ انہوں نے سکرین پر واضح طور پر پانچ افراد کو جھکے جھکے انداز میں ایک کریک کے اندر دوڑ کر داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں سے چار افراد کے جسموں پر ریلوے پولیس کی مخصوص یونیفارم تھی۔ اور ان میں سے ایک نے اپنی پشت پر بڑا سا تھیلا بھی اٹھا رکھا تھا۔ جب کہ پانچواں مقامی پہاڑی آدمی تھا۔ اور وہ ان چاروں سے آگے تھا۔ ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی تھیں۔

"اوہ۔ یہ بالکل قریب پہنچ چکے ہیں۔ یہ پہاڑی آدمی ان کو لے کر آ رہا ہے مارٹن" ـــــ ماشوری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس" ـــــ مارٹن نے چونک کر کہا۔

"ریز مشین آن کر کے اس غار کو تو سیل کر دو فوراً" ـــــ ماشوری نے کہا۔ اور مارٹن تیزی سے غار کی ایک دیوار پر نصب مشین کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے کمرے میں سائیں سائیں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔

"کرتار۔ تم ایسا کرو۔ ڈائنامنٹ پراجیکٹ کی مشین کو چیکنگ مشین کے ساتھ منسلک کر کے آن کر دو" ـــــ ماشوری نے اپنے دوسرے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ تیزی سے غار کی جنوبی سمت کی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں سیاہ رنگ کا ایک بڑا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ اس نے وہ تھیلا کھولا اور اس کے اندر سے ٹرانسمیٹر نما ایک مشین کے ساتھ ساتھ ایک چارجر بھی نکالا اور ٹرانسمیٹر نما مشین لا کر اس نے ماشوری کے سامنے پڑی ہوئی مستطیل مشین کے اوپر رکھ کر اس نے اس کے عقب میں موجود ایک تار کے سرے کو مستطیل مشین کے ساتھ منسلک کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ اور اس پر تقریباً بیس کے قریب بلب بیک وقت تیزی سے جلنے بجھنے لگ گئے۔

"چارجر مجھے دو" ـــــ ماشوری نے کہا۔ اور کرتار نے چارجر ماشوری کے ہاتھ میں دے دیا۔ سکرین پر دوبارہ وہ انسانی سائے نظر نہ آئے تھے۔ وہ شاید کسی کھلی جگہ سے دوبارہ نہ گزرے تھے۔ ماشوری سمیت غار میں موجود تمام افراد کی نظریں اب سکرین کی بجائے اس ٹرانسمیٹر نما

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

مشین پر جلنے بجھنے والے نقطوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چار جر ریموٹ کنٹرول کی طرز کا تھا۔ اور اس پر بھی بٹن لگے ہوئے تھے۔ جن میں سے ہر بٹن کے اندر ایک ہندسہ چمک رہا تھا۔ وہ سب دیکھتے رہے۔ پھر اچانک مستطیل مشین کا ایک بلب بجائے جلنے بجھنے کے مسلسل جلنے لگ گیا۔ اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تھرٹی تھری ڈائنامنٹ رینج میں یہ لوگ داخل ہو چکے ہیں"۔۔۔ ماشوری نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس چار جر پر جلنے والے تھرٹی تھری نمبر کے بٹن کو دبا دیا۔ دوسرے لمحے مستطیل مشین کے سارے بلب بیک وقت بجھ گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر جیسے آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں۔ چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر اڑتے ہوئے پوری سکرین پر نظر آ رہے تھے۔ اور دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازیں غار کے اندر بھی سنائی دے رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد یہ اڑتے ہوئے پتھر اور چٹانیں سکرین پر غائب ہو گئیں۔ اور سکرین صاف ہو گئی۔ لیکن اب سکرین پر نظر آنے والے مناظر پہلے کی نسبت تبدیل ہو چکے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے پہاڑی کی چاروں سائیڈوں کی ماہیت ہی تبدیل کر کے رکھ دی ہو۔ اور ان سب کے چہروں پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"پہلے ان کی لاشیں تلاش کریں یا مادام کو اطلاع کر دیں"۔۔۔ ماشوری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے لاشیں تلاش کر لو۔ مادام بے حد وہمی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری بات پر یقین ہی نہ کریں۔ جب ہم انہیں بتائیں گے کہ لاشیں ہمارے

سامنے پڑی ہیں۔ تب ہی انہیں یقین آ سکے گا"۔۔۔ راجندر نے کہا۔

"اب اس بات میں کوئی شک رہ گیا ہے"۔۔۔ ماشوری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے نیچے رکھے ہوئے ایک مخصوص انداز کے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا اور اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ گروپ ون۔ ماشوری کالنگ مادام اوور"۔۔۔ ماشوری نے تیز لہجے میں بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس مادام۔ اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔ اور جواب میں ماشوری نے ان پانچ افراد کی چیکنگ سے لے کر ڈائنامنٹ بلاسٹ تک کی پوری تفصیل سنا دی۔

"تم کہہ رہے ہو کہ وہ ریلوے پولیس کی وردی میں تھے اوور"۔۔۔ مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس مادام۔ چار افراد ریلوے پولیس کی یونیفارم میں تھے۔ جب کہ ایک مقامی لباس میں تھا اوور"۔۔۔ ماشوری نے جواب دیا۔

"مگر چیف شاگل نے تو کہا تھا کہ یہ لوگ معدنی سروے کرنے والے افراد کے میک اپ میں ہیں۔ اور معدنی سروے کرنے والے ریلوے پولیس جیسی یونیفارم تو نہیں پہنتے اوور"۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام راستے میں انہوں نے ریلوے پولیس کے افراد کو ختم کر کے ان کی یونیفارمز اڑا لی ہوں اوور"۔۔۔ ماشوری نے کہا۔

"بہر حال جو کچھ بھی ہے۔ میں ان کی موت کا مکمل یقین چاہتی ہوں۔

www.urdukorner.com

اس لئے تم فوراً دو آدمیوں کو پوائنٹ سے باہر بھیج کر ان کی لاشیں تلاش کراؤ۔ اور جب لاشیں پوائنٹ کے اندر پہنچ جائیں تو پھر دوبارہ مجھے کال کرنا۔ میں لنکنگ مشین کے ذریعے ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں اوور" ـــــ مادام ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام اوور" ـــــ ماشوری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ماشوری نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے دوبارہ میز کے نیچے رکھ دیا۔

"تم تینوں جاؤ۔ سرچ لائٹ ٹارچیں ساتھ لے لو۔ اور ان لاشوں کو ریز بھری گٹھری میں سے اٹھا کر یہاں لے آؤ" ـــــ ماشوری نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں لے آنے کے لئے ریز مشین بھی آف کرنی ہو گی اور غار کا بڑا دہانہ بھی کھولنا پڑے گا۔ تب ہی لاشیں اندر آسکیں گی" ـــــ راجندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب کوئی خطرہ تو موجود نہیں ہے۔ اس لئے ایسا ہی کرنا ہو گا" ـــــ ماشوری نے کہا اور راجندر تیزی سے دیوار میں نصب ریز مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں سے سائیں سائیں کی آوازیں مسلسل نکل رہی تھیں۔ اس نے اس کا ایک بٹن دبایا اور بٹن دبتے ہی مشین آف ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سائیں سائیں کی آوازیں نکلنی بھی بند ہو گئیں۔ پھر وہ مڑا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں مارٹن اور کرتار پہلے سے جا کر کھڑے ہو چکے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں لمبی لمبی سفید رنگ کی ٹارچیں پکڑی ہوئی تھیں۔ کرتار کے ہاتھ میں دو ٹارچیں

تھیں۔ جب کہ مارٹن کے ہاتھ میں ایک۔ راجندر کے قریب پہنچنے پر انہوں نے ٹارچیں نیچے رکھیں اور پھر ان تینوں نے مل کر دہانے پر موجود بھاری چٹان کو ہٹانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ایک دھماکے سے چٹان دوسری طرف جا گری۔ اور ان تینوں نے پہلے ہاتھ جھاڑے پھر جھک کر ایک ایک ٹارچ اٹھائی۔ اور چٹان پھلانگتے ہوئے غار کے دہانے سے باہر نکل گئے۔

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

ڈساری ✧ جنگل میں پہنچ کر جب عمران نے سمروپ کا اڈہ دیکھا تو وہ بے حد حیران ہوا۔ اتنا بڑا اڈہ ان لوگوں نے بنایا ہوا تھا کہ شاید حکومت بھی اتنا بڑا فوجی اڈہ نہ بناتی۔ اڈہ مکمل طور پر زیر زمین تھا۔ ڈساری جنگل کے اڈے کا انچارج ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تھا۔ جس کی کلائی پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس کا نام ہیرا سنگھ تھا۔ ان کی جیپیں جیسے ہی ڈساری جنگل میں داخل ہوئیں درختوں کی اوٹ سے نکل کر کئی مسلح آدمیوں نے انہیں روک لیا تھا۔ اور کاشو سے مل کر ان میں سے ایک ان کے ساتھ جیپ پر سوار ہو گیا تھا اور اس کی رہنمائی میں وہ اس اڈے تک پہنچے تھے۔ دونوں جیپیں اڈے کے اندر لے جائی گئی تھیں اور وہاں اڈے میں ہیرا سنگھ نے ان کا استقبال کیا تھا۔

"آپ کی بابت مجھے باس نے اتنا کچھ کہہ دیا ہے کہ میں سمجھتا ہوں

SCANNED BY JAMSHED

آپ سے مل کر مجھے انتہائی فخر کا احساس ہونے لگا ہے"۔۔۔ ہیرا سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک بڑے کمرے میں صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"فخر تو مجھے ہونا چاہیئے کہ ایسے شیر سے ملاقات ہو گئی جو ہیرے کی طرح چمکدار اور کھرا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کے نام کے الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سنگھ شیر کو ہی کہا جاتا تھا۔

"اوہ اوہ۔ شکریہ۔ بہرحال باس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ سارتو پہاڑی کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ وہاں جا کر آپ نے کیا کرنا ہے"۔ ہیرا سنگھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لومڑیوں کا شکار۔ اور کیا کرنا ہے۔ کبھی کھیلا ہے تم نے پہاڑی لومڑیوں کا شکار"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کئی بار کھیلا ہے عمران صاحب۔ میں سمجھتا ہوں پہاڑی لومڑی دنیا کا سب سے مشکل شکار کہلایا جا سکتا ہے۔ بہرحال آپ نہیں بتانا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ میں تو اس لئے پوچھ رہا تھا کہ میرا ایک گروپ صبح سارتو پہاڑی کی طرف قبیلہ ارتاشی کے پاس جا رہا ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اس گروپ کے ساتھ چلے جائیں۔ اس طرح یہ لوگ آپ کی حفاظت بھی کریں گے اور آپ کو پہنچا بھی دیں گے۔ انتہائی محفوظ طریقے سے"۔۔۔ ہیرا سنگھ نے کہا۔

"گروپ جا رہا ہے۔ کس راستے سے"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ہمارا ایک ہی راستہ ہے۔ انتہائی محفوظ راستہ۔ ہم اُسی طرف سے ہی آتے جاتے ہیں۔ آج تک اس راستے پر ہمارا مال کبھی بھی نہیں پکڑا جا سکا" ___ ہیرا سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ذرا مجھے بتاؤ تفصیل سے۔ تم کس راستے کی بات کر رہے ہو" ___ عمران نے جیب سے نقشہ نکال کر اُسے کھولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کے پاس نقشہ ہے۔ میں دیوال کو بلاتا ہوں۔ وہ اس راستے کا انچارج ہے۔ وہی آپ کو تفصیل سے بتا سکتا ہے" ___ ہیرا سنگھ نے کہا۔ اور پھر اس نے مڑ کر دروازے کے پاس مؤدب کھڑے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر اُسے دیوال کو بلانے کا کہہ دیا۔ اور وہ نوجوان تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"کتنے آدمی ہوں گے تمہارے گروپ میں" ___ عمران نے پوچھا۔

"آٹھ دس جائیں گے۔ دو جیپوں پر۔ مال تو خچروں پر آتا ہے۔ اس لئے اتنے ہی کافی ہیں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ___ ہیرا سنگھ نے کہا۔

"ویسے پوچھ رہا تھا۔ کیا ان کے ساتھ کوئی عورت بھی ہو گی" ___ عمران نے پوچھا۔

"عورت۔ جی نہیں۔ عورت کا اس دھندے میں کیا کام" ___ ہیرا سنگھ نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک مضبوط بدن کا پہاڑی نما بالی آدمی اندر داخل ہوا۔

"تم نے بلایا ہے ہیرا مجھے" ___ آنے والے نے کہا۔

"ہاں بیٹھو اور عمران صاحب کو نقشے پر نشان لگا کر بتاؤ کہ تم کس

ـے گروپ لے کر ازتاش قبیلے تک جاتے اور آتے ہو" ___
سنگھ نے کہا۔

کیوں۔ کیا یہ صاحب ساتھ جائیں گے" ___ دیوال نے حیران
پوچھا۔

"یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے۔ بہرحال تم بتاؤ انہیں" ___ ہیرا سنگھ
قدرے سخت لہجے میں کہا اور دیوال سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور
سامنے صوفے پر بیٹھ کر درمیانی میز پر جھک گیا جس پر عمران نے نقشہ
رکھا تھا۔ پہلے تو دیوال کو نقشے کی کوئی سمجھ ہی نہ آئی۔ اس نے شاید
کبھی نقشے پر غور ہی نہ کیا تھا۔ لیکن جب عمران نے اُسے ڈسا دی
ل اور اس طرح مختلف قصبوں کے ناموں پر نشان لگا کر بتائے تو دیوال
نے لگ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے وہ راستہ تفصیل سے بتا
جس راستے سے وہ گروپ لے کر جاتا تھا اور مال لے کر آتا تھا۔

اوکے۔ شکریہ" ___ عمران نے کہا اور دیوال اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ" ___ ہیرا سنگھ نے کہا اور دیوال سلام
کر کے واپس چلا گیا۔

"شاکو۔ اب تم بتاؤ۔ کہ تم مجھے دوسرے کس راستے سے لے جانا
چاہتے تھے" ___ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے شاکو سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"اسی راستے سے جناب۔ یہ سب سے محفوظ راستہ ہے" ___
شاکو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیرا سنگھ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اس گروپ میں کسی عورت کو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

بھی شامل کر دو" ـــــ عمران نے کہا۔

"عورت کو تو شامل کر دوں۔ لیکن لے کہاں سے آؤں۔ یہاں اس اڈے پر تو کوئی عورت موجود نہیں ہے۔ اور کل صبح گروپ کا جانا بھی ضروری ہے۔ ورنہ تو میں دارالحکومت سے کسی عورت کو منگوا لیتا لیکن آپ اس بات پر کیوں اصرار کر رہے ہیں" ـــــ ہیرا سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اپنی نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دینا چاہتا ہوں۔ اور انہیں معلوم ہے کہ ہمارے گروپ میں عورت بھی شامل ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ڈاج ـــــ کیا مطلب۔ آپ ذرا تفصیل سے مجھے بتائیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ آپ کی نگرانی کون کر رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا مال بھی پکڑا جائے" ـــــ ہیرا سنگھ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہماری نگرانی کرنے والوں کا اس کام سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے اور سمگلنگ وغیرہ سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ ادھر نقشے کی طرف دیکھو" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہیرا سنگھ نقشے پر جھک گیا۔ سیکرٹ سروس کی بات ہی اُسے سمجھ نہ آئی تھی۔ وہ ایک چھوٹے درجے کا ان پڑھ سا مجرم تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ سیکرٹ سروس کو سرے سے جانتا ہی نہ تھا۔ اس

کا واسطہ تو پولیس اور زیادہ سے زیادہ رینجرز سے ہی پڑتا رہتا ہو گا۔ اس لئے اس نے سیکرٹ سروس کی طرف دھیان نہ دیا تھا۔

"یہ دیکھو۔ ہمارا پروگرام اس راستے سے سارتو پہنچنا تھا" ـــــ عمران نے نقشے پر سرخ پنسل سے لائن لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ راستہ بھی سارتو کو جاتا ہے۔ لیکن اس راستے میں دو تین قصبے آ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ راستہ استعمال نہیں کرتے" ـــــ ہیرا سنگھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب دیکھو۔ دیوال اس راستے سے جائے گا۔ ان دونوں راستوں کے درمیان کافی فاصلہ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں ہے" ـــــ ہیرا سنگھ نے جواب دیا۔

"ہمارے راستے کا علم سیکرٹ سروس والوں کو ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے اس راستے پر چھپ کر ہمیں چیک کرنا ہے۔ اور یہ جگہ ہے۔ جہاں وہ چھپ سکتے ہیں۔ اس طرح وہ ہمیں جنگل سے نکلتا بھی دیکھ سکتے ہیں اور ہمیں چیک بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس جگہ سے جنگل کا صرف ایک کنارہ ہی چیک ہو سکتا ہے۔ سالم سرحد چیک نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لامحالہ انہوں نے کسی ایسی جگہ ہی چیکنگ پوائنٹ بنا رکھا ہو گا جہاں سے وہ جنگل کی پوری سرحد کو چیک کر سکیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہم جیپوں میں آ رہے ہیں۔ اس لئے اگر ہم سے پہلے تمہاری جیپیں انہیں جنگل سے نکلتی نظر آئیں گی تو وہ لازماً یہی سمجھیں گے کہ ہم آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اس چیکنگ پوائنٹ کو چھوڑ کر لازماً اس طرف کو آ جائیں گے۔ یہاں آ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کر جب وہ تمہارے آدمیوں کو قریب سے چیک کریں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم نہیں ہیں۔ بلکہ دوسرے ہیں۔ اس لئے وہ فوری طور پر واپس پہلے والے پوائنٹ پر پہنچیں گے۔ لیکن اس دوران ہم خاموشی سے اس پوائنٹ کو کراس کر کے آگے بڑھ چکے ہوں گے۔ اس طرح وہ یہیں ہمارے انتظار میں بیٹھے رہیں گے اور ہم آگے نکل کر جا بھی چکے ہوں گے۔ اس کے بعد وہ ہمیں کہیں نہیں پا سکتے۔ بس میرا یہی مقصد ہے" ۔۔۔ عمران نے اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس میں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن عورت کا کیا مسئلہ ہے" ۔۔۔ ہیرا سنگھ نے کہا۔

" انہیں معلوم ہے کہ میرے ساتھ مس جولیا ہیں۔ اور پہلے انہوں نے طاقتور دوربینوں سے جیپوں کے اندر بیٹھے ہوئے افراد کو چیک کرنا ہے۔ اگر انہیں اس گروپ میں کوئی عورت نظر نہ آئی تو پھر وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سمجھ جائیں گے کہ یہ ہم لوگ نہیں ہیں۔ اس طرح ساری پلاننگ ہی فیل ہو جائے گی۔ لیکن ایک عورت کو دیکھ کر وہ فوراً دھوکہ کھا جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بات تو واقعی ٹھیک ہے۔ لیکن اب ہم عورت کہاں سے لے آئیں" ۔۔۔ ہیرا سنگھ نے کہا۔

" تم کسی نوجوان کو لے آؤ۔ میں اس پر ماسک میک اپ کر کے اس کے چہرے کو عورت جیسا بنا دوں گا۔ اس طرح دوربین سے چیک کرتے وقت وہ لازماً دھوکہ کھا جائیں گے" ۔۔۔ عمران

نے کہا۔

" ہاں۔ یہ ٹھیک ہے" ۔۔۔ ہیرا سنگھ نے کہا۔ اور پھر اس نے پیچھے مڑے ہوئے نوجوان کو کسی کا نام بتا کر اسے بلانے کے لئے کہا۔

" ہمارے گروپ کو کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا" ۔۔۔ ہیرا سنگھ نے کہا۔

" خطرہ ہو بھی سکتا ہے۔ اور نہیں بھی۔ ان لوگوں کا سمگلنگ سے تو کوئی تعلق نہیں۔ ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ جب وہ تمہیں جاتے ہوئے چیک کریں گے تو ظاہر ہے تمہارے پاس سمگلنگ کا کوئی مال بھی موجود نہ ہو گا۔ اس لئے وہ کسی چیز پر ہاتھ ڈالیں گے، لیکن خطرہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پاگل ہو جائیں اور مقابلہ شروع کر دیں تو اس صورت میں تمہارے آدمیوں کو مقابلہ کرنا ہو گا ویسے اگر تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو رہا ہو تو میں یہ تجویز رد کر دیتا ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ہماری وجہ سے تمہارے آدمیوں کو کوئی نقصان پہنچے۔ میں کوئی اور پلاننگ کر لوں گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے صاف اور واضح انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ ۔۔۔ تم سیکرٹ سروس کہہ رہے ہو یہ کتنے افراد ہوں گے" ہیرا سنگھ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" دس بھی ہو سکتے ہیں۔ بیس بھی ہو سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ بہرحال نہیں ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ اتنے آدمی تو کیا اگر اس سے دوگنے بھی آ جائیں تب بھی میرے آدمی ان کا آسانی سے مقابلہ کر لیں گے" ۔۔۔ ہیرا سنگھ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"لیکن عمران صاحب۔ آپ یہ کیسے معلوم کریں گے کہ وہ لوگ کہاں موجود ہیں اور کس وقت وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں گے" عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔ صفدر کے علاوہ عمران کے باقی ساتھی آرام کرنے کے لئے مختلف کمروں میں چلے گئے تھے۔ صرف صفدر عمران کے ساتھ موجود تھا۔

"اس کے لئے شاکو سے بات چیت ہو چکی ہے۔ شاکو ان سب علاقوں کا کیڑا ہے۔ یہ ابھی ایک فکسڈ ٹرانسمیٹر لے کر خفیہ طور پر چلا جائے گا۔ اور صبح تک یہ ساری صورت حال ہمیں بتاتا رہے گا۔ ہم جیپوں کے ساتھ یہاں تیار رہیں گے جیسے ہی وہ لوگ ہیرا سنگھ کے گروپ کو دیکھ کر یہ راستہ چھوڑ کر ادھر جائیں گے۔ ہم فوری طور پر یہاں سے چل دیں گے اور جب تک وہ لوگ انہیں چیک کریں گے اس وقت تک ہم اس حصے کو پار بھی کر چکے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے خیال کے مطابق انہوں نے ایسی چیکنگ کا انتظام نہ کر رکھا ہو۔ کہ وہ دوسرے راستے کو بھی چیک کر سکیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر براہِ راست ٹکراؤ ہو گا اور کیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چنانچہ ہیرا سنگھ کے ساتھ یہ ساری پلاننگ پوری طرح طے ہو گئی اور عمران نے دیوال کے ساتھ جانے والے ایک کم عمر نوجوان کے چہرے پر ماسک میک اپ کر کے اُسے ایک لحاظ سے

...کی شکل دے دی۔ سر پر جولیا کی طرح کے بالوں کی وگ بھی لگا دی گئی۔ لیکن چہرہ بالکل جولیا کی طرح نہ بنایا۔ کیونکہ ایسی صورت میں انہیں فوری طور پر معلوم ہو جاتا کہ عمران انہیں ڈاج دے کر پہلے والے راستے سے نکل رہا ہے۔

صبح سے پہلے شاکو کی طرف سے اطلاع بھی مل گئی اور شاکو کی اطلاع نے عمران کے خیال کی مکمل تصدیق کر دی۔ ان لوگوں نے دو جگہوں پر چیکنگ کا انتظام کر رکھا تھا۔ اور شاکو کے بقول پہلے والے راستے پر ایک عورت اور بیس کے قریب مرد تھے اور سات کے قریب جیپیں بھی ان کے پاس تھیں۔ جب کہ دوسرے گروپ میں دس مرد تھے۔ اور ان کے پاس دو جیپیں تھیں۔ دس آدمیوں والا گروپ ایسی جگہ پر چیکنگ کر رہا تھا جس سے پورے ڈساری جنگل کی سرحد کو چیک کیا جا سکتا تھا۔ اور انہوں نے چوٹی پر ایک انتہائی طاقتور اور آٹومیٹک دوربین بھی نصب کر رکھی تھی۔ چنانچہ پہلے سے طے شدہ پلاننگ کے تحت کارروائی کی گئی اور ہیرا سنگھ کا گروپ دیوال کی سرکردگی میں دو جیپوں پر سوار دوسرے راستے سے اپنی مخصوص منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ ہیرا سنگھ بلکہ عمران نے بھی دیوال کو سمجھا دیا تھا کہ اگر انہیں ان لوگوں کی طرف سے کسی قسم کا خطرہ محسوس ہو تو وہ بلاتکلف فائر کھول دیں اور اپنی حفاظت مکمل طور پر کریں۔ ہاں اگر وہ صرف چیکنگ کریں تو پھر مقابلے کی ضرورت نہیں ہے۔ ادھر عمران اور اس کے ساتھ دو جیپوں میں سوار شاکو کی کال کے منتظر تھے۔ ان کے پاس پہلے سے اسلحہ موجود تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

لیکن کچھ خاص قسم کا اسلحہ انہیں ہیرا سنگھ سے بھی مل گیا تھا۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ عمران اور عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ پچھلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا۔ اس کے ساتھ جولیا اور عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا۔ اسلحے کے بڑے تھیلے دوسری جیپ میں رکھے ہوئے تھے۔ صرف ضروری اسلحہ ان سب کے پاس تھا۔ دیوال گروپ تھوڑی دیر پہلے روانہ ہو چکا تھا اور عمران کو اس کی اطلاع مل چکی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد شاکو کی طرف سے اطلاع آ گئی کہ دونوں گروپ جیپوں میں سوار ہو کر دوسرے راستے کی طرف چلے گئے ہیں۔ جس پر عمران نے ٹائیگر کو جیپ چلانے کا اشارہ کیا۔ اور پھر دونوں جیپیں جنگل سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے درمیانی کھلے میدان کو پار کر کے پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگیں۔ ابھی جیپیں پہاڑیوں کے قریب پہنچنے ہی والی تھیں کہ فکسڈ فریکونسی پر دوبارہ کال آ گئی اور عمران اس کال کا کاشن ملتے ہی بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ یہ کال قطعی غیر متوقع تھی۔ اسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں شاگل کو اصل واقعے کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اور وہ دیوال گروپ کو چھوڑ کر واپس نہ پلٹ پڑا ہو۔ اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ شاکو کالنگ اوور" ___ شاکو کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اوور"

عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب۔ ان لوگوں کے ارادے دیوال گروپ کے خلاف انتہائی جارحانہ ہیں۔ میں ان کے پیچھے ایک شارٹ کٹ کے تحت گیا ہوں۔ انہوں نے باکاری پہاڑی سے آگے انتہائی تنگ درے کے دونوں اطراف میں مورچے بنا لئے ہیں اور انتہائی خطرناک اسلحہ ان کے پاس ہے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ یہ لوگ چیکنگ کی بجائے براہ راست دیوال گروپ پر فائر کھول دیں گے اوور" ___ شاکو نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔ بہرحال دیوال گروپ کے آدمی سردیپ کے آدمی تھے۔ اس لحاظ سے شاکو کو ان کے بارے میں بے حد فکر تھی۔

"تم فکر نہ کرو۔ شاگل بغیر چیک کئے حملہ کرنے کی حماقت نہیں کرے گا۔ تم فوراً اس شارٹ کٹ کے راستے واپس آ جاؤ۔ تاکہ ہم آگے نکل سکیں اوور" ___ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ میرا تھرڈ سرکل کے پاس انتظار کریں۔ میں آ رہا ہوں اوور" ___ شاکو نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ تھرڈ سرکل کا نشان وہ پہلے ہی نقشے پر لگا چکے تھے۔ اور شاکو نے ان سے یہیں ملنا تھا۔ ٹائیگر کو چونکہ راستہ اچھی طرح سمجھا دیا گیا تھا۔ اس لئے ٹائیگر انتہائی اطمینان بھرے انداز میں لیکن پہاڑی راستہ ہونے کے باوجود خاصی تیز رفتاری سے جیپ دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ تھرڈ سرکل کے قریب پہنچ گئے۔ ابھی انہوں نے جیپیں

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

وہاں رو کی ہی تھیں کہ اچانک عمران کے قدموں میں نیچے پڑے ہوئے لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال آنے کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کاشو کے پاس تو فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا۔ پھر یہ کال کس کی طرف سے آ رہی تھی۔ اور ٹرانسمیٹر بھی نیا تھا ابھی عمران نے اس پر فریکونسی بھی مخصوص نہ کی تھی۔ یہ ٹرانسمیٹر عمران نے ویسے ہی ہیرا سنگھ کے سٹور سے اٹھا لیا تھا۔ کہ شاید کہیں کام آ جائے۔ عمران نے جھک کر نیچے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ کال جنرل فریکونسی پر ہی آ رہی تھی۔ عمران نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ شاگل کالنگ۔ علی عمران۔ ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ علی عمران۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ میری کال اٹنڈ کرو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے اوور"۔۔۔ شاگل کی تیز آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ اس کال کا مطلب تھا کہ شاگل یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا درے کی طرف آنے والی جیپوں میں عمران موجود بھی ہے یا نہیں۔ اور اس کی وجہ بھی اُسے سمجھ آ گئی تھی۔ شاگل کے ذہن میں یہ خیال آیا ہو گا کہ عمران خود اپنے خاص ساتھیوں کے ساتھ پیچھے نہ رہ گیا ہو۔ اور اس نے انہیں ڈاج دینے کے لئے اپنے غیر ضروری ساتھی آگے بھیج دیئے ہوں۔ چنانچہ اس نے بٹن دبایا اور پھر اس نے شاگل کے ساتھ مذاق کرنا شروع کر دیا تاکہ شاگل یہی سمجھے کہ عمران کو ان کی پکٹنگ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ شاگل نے فائدے کی بات یہی کہی تھی کہ وہ سارا تو پہاڑی کی طرف نہ جانے اس

کے ساتھ ہی کال ختم ہو گئی۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر واپس سیٹ کے نیچے رکھ دیا۔ اُسی لمحے ایک چٹان کے پیچھے سے شاکو نمودار ہوا۔ تیز اور مسلسل دوڑنے کی وجہ سے اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اور چہرے سمیت اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ ابھی شاکو عمران کی جیپ میں سوار ہو کر سانس کو سنبھالنے کی کوشش میں ہی مصروف تھا کہ یک لخت دور سے خوفناک دھماکوں اور تیز فائرنگ کی لگاتار آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔

"اوہ اوہ۔ اس احمق نے دیوال گروپ پر فائر کھول دیا ہے۔ اوہ ویری بیڈ"۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیوال گروپ پر۔ اوہ مجھے پہلے ہی خطرہ تھا۔ وہ سب لوگ مارے جائیں گے۔ میں نے ان کی پوزیشن دیکھی ہے"۔۔۔ شاکو کا چہرہ یک لخت اپنے ساتھیوں کی موت کا تصور کر کے تاریک پڑ گیا تھا۔

"شاکو۔ فوراً اس شارٹ کٹ سے جیپیں ادھر لے چلو۔ اب مجھے شاگل کی اس حماقت کا اس سے انتقام لینا پڑے گا۔ یہ لوگ ہماری وجہ سے موت کا شکار ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور شاکو کا چہرہ انتقام کی بات سنتے ہی کھل اٹھا۔ وہ جرائم پیشہ آدمی تھا۔ موت زندگی کی نسبت ان لوگوں کی نظروں میں انتقام کی اہمیت زیادہ رہتی تھی۔ اور دونوں جیپیں خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی چٹانوں کے اندر بنے ہوئے تنگ اور ٹیڑھے میڑھے راستوں پر دوڑتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ٹائیگر کی جگہ ڈرائیونگ شاکو نے خود سنبھال لی تھی۔ اور وہ واقعی انتہائی مہارت اور رفتار سے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

جیپ اس قدر خطرناک راستے پر دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ فائرنگ کی آوازیں اب آنی بند ہو گئی تھیں۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ دیوال گروپ کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے یا پھر انہیں قید کر لیا گیا ہے۔ عمران کو جیسے ہی دیوال گروپ کی گرفتاری کا خیال آیا۔ اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا۔ اور قدموں میں رکھے ہوئے لانگ رینج ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ وہ شاگل سے بات کر کے اُسے یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ جن لوگوں کو اس نے گرفتار کیا ہے ان کا کوئی تعلق اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اس طرح اگر شاگل نے انہیں گرفتار کر لیا ہے تو پھر وہ انہیں چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گا۔

"عمران صاحب۔ ہم درے کے قریب پہنچنے والے ہیں" —— اُسی لمحے شاکو نے کہا اور عمران ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے دباتے رک گیا۔ شاکو نے جیپ کو گھمایا اور دوسرے لمحے انہوں نے ایک کھائی میں —— سات خالی جیپیں کھڑی دیکھیں۔ کاشو نے ان کے قریب جا کر جیپ روک دی۔

" اسلحہ لے لو۔ جلدی کرو" —— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر سمیت وہ اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس نے اب صورت حال کو چیک کرنے کے ساتھ ہی کال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہاتھوں میں مشین گنیں اور میزائل گنیں اٹھائے ایک قطار کی صورت میں دبے قدموں چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے درہ کی گہرائی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ درے کی صورت حال

دیکھتے ہی عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ دونوں جیپیں تباہ شدہ حالت میں درے میں پڑی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ہر طرف انسانی جسموں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ اور کئی افراد ان لاشوں میں گھومتے پھر رہے تھے۔ شاگل عمران کو کہیں نظر نہ آیا وہ شاید ادھر دیوار کے ساتھ جڑ میں تھا۔

" باس۔ دوسری طرف وہ دس آدمی شاید ابھی موجود ہیں۔ میں نے ان میں سے ایک کی جھلک دیکھ لی ہے" —— ٹائیگر نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم شاکو، جوزف اور جوانا کو لے کر فوراً ان کی عقبی طرف جاؤ۔ یہ لوگ ہمارے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں" —— عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر اوٹ لے کر تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا۔ عمران نے اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ جناب شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اوور" —— عمران نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ شاگل جواب یقیناً نیچے اس کی لاش کو تلاش کرتا پھر رہا ہو گا۔ اس کی آواز سن کر اس پر کیا گزرے گی۔

" تت —— تت —— تم کہاں سے بول رہے ہو اوور" —— شاگل کی انتہائی حیرت بھری مدھم سی آواز سنائی دی۔

" عالم بالا سے بول رہا ہوں۔ مجھے دراصل حکم ہوا ہے کہ تم لوگوں کو بھی ساتھ ہی عالم بالا لے آؤں۔ تاکہ یہاں بھی چھیڑ خوباں سے چلتی رہے۔ اس لئے تیار ہو جاؤ۔ عالم بالا میں حاضری کے لئے

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر نیچے رکھا۔ اور پر رکھی ہوئی میزائل گن اٹھا کر اس نے درے میں فائر کھول دیا۔ اس کے فائر کھولتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا نے بھی فائرنگ شروع کر دی۔ وہ فائرنگ کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتے گئے، تاکہ درے میں موجود ہر آدمی کو ختم کیا جا سکے۔ کیونکہ اس طرح وہ اپنے آگے کے سفر کو محفوظ بنا سکتے تھے۔ چونکہ نیچے موجود افراد انتہائی مطمئن انداز میں گھوم پھر رہے تھے۔ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اوپر سے اس طرح اچانک ان پر بھی فائر کھل سکتا ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے ٹارگٹ میں آ گئے اور درہ فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیکن اُسی لمحے اچانک درے کی دوسری جانب سے ان پر تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ دوسری طرف سے پہلے ہی چوکنے تھے۔ اس لئے انہیں فوری طور پر اس فائرنگ سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔

"فائرنگ بند کر دو۔ تاکہ وہ لوگ یہی سمجھیں کہ ہم ہٹ ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں نے فائرنگ بند کر دی۔ اب صرف دوسری طرف سے ہی فائرنگ ہو رہی تھی۔ اور گولیاں اور میزائل ان کے آس پاس گر رہے تھے۔ لیکن جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے فائرنگ بند ہو گئی تو آہستہ آہستہ ان کی طرف سے بھی فائرنگ بند ہو گئی۔ عمران چٹان کی اوٹ سے مسلسل دوسری طرف کا جائزہ لے

رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد اس نے دوسری طرف چند افراد کو اوٹ لے کر درے کے کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید اپنے ساتھیوں کا حال معلوم کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے۔ اب عمران ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کے ان کے عقب میں پہنچنے کا منتظر تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس کا انتظار ختم ہو گیا جب اچانک ان لوگوں کے عقب میں تیز فائرنگ کی آوازیں بلند ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی ان میں سے کئی گولیاں کھا کر اچھلے اور درے کے اندر جا گرے۔ انسانی چیخوں سے دوسری طرف کا ماحول گونج اٹھا تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے بھی فائرنگ ختم ہو گئی۔ اور پھر عمران نے ٹائیگر، جوزف، جوانا اور شاکو کو اوٹ سے نکل کر درے کے کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ دوسری طرف موجود افراد ختم ہو چکے ہیں۔ عمران اوٹ سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا درے کے کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ درے کے کنارے پر لیٹ کر اس نے نیچے موجود لاشوں کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اُسے شاگل کی تلاش تھی۔ لیکن شاگل کی لاش اُسے کہیں نظر نہ آ رہی تھی۔ اور نہ ہی اس عورت کی لاش موجود تھی۔ جس کے متعلق شاکو نے بتایا تھا کہ وہ بھی شاگل والے گروپ میں موجود تھی۔ درے میں اب لاشوں کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کی کال کی وجہ سے شاگل یقیناً درے کی دیواروں میں موجود سینکڑوں غاروں میں سے کسی میں چھپ گیا ہو گا۔ اس لئے اب اُسے یہاں تلاش کرنا سوائے حماقت کے اور کچھ نہ تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"مجھے معلوم ہے شاگل کہ تم درے کی غار میں چھپے ہوئے ہو۔ اور تم نے تو اپنی طرف سے میری موت پر جشن بھی منایا ہو گا۔ لیکن میں اتنا گھٹیا نہیں ہوں کہ سیکرٹ سروس کے چیف کو اس بے بسی کی موت مار دوں۔ اس لئے میں جا رہا ہوں۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم میرے پیچھے نہ آنا۔ ورنہ شاید تمہیں زندہ رہنے کا دوسرا موقع نہ ملے"۔۔۔۔ عمران نے چیخ چیخ کر کہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو واپسی کا مخصوص اشارہ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے واپس اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں شاگل کی سات جیپوں کے ساتھ ساتھ ان کی ایک جیپ موجود تھی۔ دوسری جیپ شاکو اور ٹائیگر لے گئے تھے۔

"صفدر۔ یہ جونوف والی جیپ ہے۔ اس میں بموں کا تھیلا موجود ہے۔ تم بم نکال لو۔ میں جیپ دور لے جاتا ہوں۔ تم شاگل کی واپسی کا راستہ مسدود کر دو"۔۔۔۔ عمران نے اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بھی سر ہلاتا ہوا جیپ کی عقبی سیٹ پر چڑھا اور اس نے بموں سے بھرا ہوا تھیلا اٹھایا اور جب تک عمران جیپ کو ریورس کر کے پیچھے لے جاتا وہ تھیلا اٹھائے نیچے اتر گیا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل وہیں کھڑے تھے۔ عمران جیپ کو دور لے جاتا گیا۔ اور پھر فضا پے در پے بموں کے خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ صفدر، جولیا اور کیپٹن شکیل نے مسلسل بم پھینک کر ساتوں کی ساتوں جیپوں کو تباہ کر دیا تھا۔ پہلے دھماکے تو بموں کے تھے لیکن اس کے بعد بھی دھماکے مسلسل ہوتے رہے۔ یہ اس اسلحے کے دھماکے تھے۔ جو جیپوں میں موجود اسلحے کے پھٹنے

سے ہو رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد شاکو بھی جیپ لے کر آ گیا۔ اور عمران نے آگے بڑھنے کا اشارہ کر دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگیں۔ اب عمران شاکو والی جیپ کی دائیں سائیڈ پر تھا۔

"میں ایک درمیانے راستے سے جا رہا ہوں عمران صاحب۔ میں نے آپ کی آواز سن لی تھی۔ اب اگر شاگل کسی طرح ہمارے پیچھے آدمی بھیجے گا بھی سہی تو وہ اس راستے پر ہمیں تلاش نہ کر سکیں گے"۔۔۔۔ شاکو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گو شاکو نے اپنی طرف سے خاصی عقلمندی کا مظاہرہ کیا تھا۔ لیکن عمران شاگل کی نفسیات جانتا تھا۔ شاگل ان کا پیچھا کرنے کی بجائے اب براہ راست سار تو پہاڑی پہنچنے کی کوشش کرے گا تاکہ وہاں جا کر اس پاور ایجنسی کے ساتھ مل کر عمران کا راستہ روک سکے۔ اس لئے وہ اب درمیانی راستے کی طرف سے بے فکر ہو گیا تھا۔

"آپ نے دیوال اور اس کے ساتھیوں کا بھرپور انتقام لے کر میرا دل جیت لیا ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ اچانک شاکو نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس شاگل نے واقعی حماقت کی ہے۔ اسے پہلے چیکنگ کرنی چاہیے تھی۔ اس نے براہ راست فائر کھول دیا ہے۔ بہرحال مجھے یہ افسوس رہے گا کہ ہماری وجہ سے دیوال اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اترنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"ہمارے کاروبار میں موت ہمیشہ سامنے رہتی ہے عمران صاحب۔ ہمارے ہاں اصل بات موت کا انتقام ہوتا ہے۔ اور وہ انتقام بھرپور انداز میں لے لیا گیا ہے۔ میں اب مطمئن ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہیرا سنگھ اور چیف باس سروپ کو بھی جب علم ہو گا تو وہ بھی مطمئن ہو جائیں گے"۔۔۔ شاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شاگل کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔ ہم اسے نیچے اتر کر آسانی سے تلاش کر سکتے تھے"۔۔۔ عقبی سیٹ پر صفدر کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارے نیچے اترتے ہی شاگل کو بھی اپنے ساتھیوں کا انتقام لینے کا موقع مل جاتا مس جولیا نافٹز واٹر۔ وہ کسی غار میں بے ہوش نہ پڑا ہو گا۔ کہ ہم اس کے سر پر پہنچ جاتے اور اسے علم تک نہ ہو سکتا۔ اور میں مزید کسی ساتھی کی جان گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ شاگل کے زندہ رہ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن میرے کسی ساتھی کی جان جانے سے ہمیں بے حد فرق پڑ سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے اب سمجھ آ گئی تھی کہ عمران نے شاگل کو زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ تھی بھی حقیقت۔ وہ زیادہ سے زیادہ نیچے اتر کر شاگل کو تو مار لیتے لیکن ان کے اپنے ساتھیوں میں کسی نہ کسی کی موت بہرحال یقینی ہو جاتی۔

تنویر اور اس کے ساتھی رفیق کی رہنمائی میں خچروں کی مدد سے پہاڑی علاقے میں آگے بڑھے جا رہے تھے۔ لیکن جب رات کا اندھیرا گہرا ہو گیا تو رفیق کے کہنے پر وہ خچروں سے اتر کر پیدل آگے بڑھنے لگے۔ انہوں نے خچروں کو وہیں آزاد چھوڑ دیا تھا۔ انہیں معلوم تھا۔ کہ خچر واپس اپنے ٹھکانوں پر خود بخود پہنچ جائیں گے۔ کیونکہ ان خشک پہاڑوں میں خوراک آسانی سے نہ ملتی تھی۔ اس لئے جانور خوراک والے اڈے کو بخوبی پہچانتے تھے۔ لیکن اندھیرے میں خچروں پر سفر کرنا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ اس طرح وہ کسی بھی وقت کسی گہری کھڈ میں بھی گر سکتے تھے۔ رفیق واقعی اس علاقے کا کیڑا تھا۔ وہ انہیں ایسے راستوں سے لے جا رہا تھا جن کی وجہ سے وہ پہاڑوں کے اندر ہی اندر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گو ہر طرف گھپ اندھیرا چھا چکا تھا۔ لیکن ان کی آنکھیں بھی اندھیروں سے مانوس ہو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

گئی تھیں ۔ اس لئے وہ گھپ اندھیرے میں آگے بڑھے جا رہے تھے ۔
تنویر اور اس کے ساتھی تو پھر بھی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے ۔
لیکن رفیق اس طرح بے دھڑک آگے بڑھ رہا تھا ۔ جیسے اس کی آنکھوں میں بلی کی آنکھیں فٹ کر دی گئی ہوں اور اُسے گھپ اندھیرے کے باوجود ہر چیز واضح اور روشن دکھائی دے رہی ہو ۔

" میں آپ کو ایسے راستوں سے لے جا رہا ہوں جو قدرے محفوظ ہیں " ـــــ رفیق نے مڑ کر کہا ۔

" تم ہماری فکر نہ کرو ۔ ان لوگوں کی کرو جنہوں نے ہمیں چیک کرنا ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ یہی محفوظ راستہ ہمارے لئے موت کا راستہ بن جائے " ـــــ تنویر نے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں گے " ـــــ رفیق نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا ۔

" تنویر ۔ میرا خیال ہے ہمیں چیک کر لیا گیا ہے " ـــــ اچانک نعمانی نے کہا تو تنویر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیسے ـــــ تمہیں کیسے یہ خیال آیا " ـــــ تنویر نے حیران ہو کر کہا ۔

" ہم جب چٹانوں کی اوٹ لے کر کھلے آسمان کے نیچے سے گزر رہے تھے تو میرے کانوں میں دور سے ہلکی سی زوں زوں کی آوازیں سنائی دی تھیں ۔ ایسی آوازیں جیسے کہیں قریب ہی کوئی فلم بنانے والا کیمرہ چل رہا ہو ۔ میری چھٹی حس بہرحال اس وقت سے خطرے کا الارم بجا رہی ہے " ـــــ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ویسے ہم اسی پہاڑی پر ہی چل رہے ہیں جہاں ان کا غار ہے "

رفیق نے جواب دیا ۔

" اب کتنی دور رہ گئی ہے وہ غار " ـــــ تنویر نے پوچھا وہ اس وقت ایک سرنگ نما غار کے دہانے کے قریب کھڑے ہوئے تھے ۔

" زیادہ دور نہیں ہے ۔ ہم زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد وہاں پہنچ جائیں گے " ـــــ رفیق نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" بہرحال مزید محتاط ہو کر چلو ۔ ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں ہی ہم کسی طرف سے اچانک ہونے والی فائرنگ کا شکار ہو جائیں " ـــــ تنویر نے کہا اور رفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ ان کا سفر ایک بار پھر جاری ہو گیا ۔ پھر ایک کریک میں داخل ہوتے ہوئے اچانک تنویر کا پیر الجھا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ اس کے پیچھے چلنے والے صدیقی نے اُسے بے اختیار سنبھال لیا ۔

" کیا ہوا " ـــــ صدیقی نے کہا ۔

" اوہ ۔ یہاں کوئی تار ہے ۔ میرا پیر کسی تار میں الجھا ہے " ـــــ تنویر نے کہا ۔

" تار " ـــــ سب کے منہ سے بیک وقت نکلا اور تنویر مڑ کر اس جگہ پر جھک گیا ۔ جہاں اس کے اندازے کے مطابق اس کا پیر الجھا تھا ۔

" ایک منٹ ۔ میں دیکھتا ہوں " ـــــ رفیق نے کہا ۔ اور پھر واقعی چند لمحوں بعد رفیق پتھروں کی اوٹ میں موجود ایک باریک سی تار کو چیک کر لینے میں کامیاب ہو گیا ۔ تار اس سرنگ نما راستے سے نکل کر کریک کی طرف جا رہی تھی ۔ اور نجانے کہاں سے آ رہی تھی ۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"کٹر دو نعمانی۔ جلدی کرو کٹر دو۔ یہ ڈائنامیٹ چارجر کا تار ہے" تنویر نے چیخ کر کہا۔ اور نعمانی جس نے اپنی پشت پر بڑا سا تھیلا لادا ہوا تھا۔ جلدی سے تھیلا نیچے اتارا اور اُسے کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈال دیا۔

"جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے" ——— تنویر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"یہ لو۔ اندھیرے میں اسے ٹٹول کر ہی نکالا جا سکتا ہے" ——— نعمانی نے کہا اور تھیلے میں سے ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کٹر موجود تھا۔ تنویر نے کٹر نعمانی کے ہاتھ سے جھپٹا اور پھر اس نے جھک کر بجلی کی سی تیزی سے تار کو کاٹنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد تار میں سے ایک شعلہ سا چمکا اور تار کٹ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ تنویر سیدھا ہوتا اچانک اس قدر خوف ناک دھماکوں کی آوازیں ان کے بالکل قریب سنائی دیں کہ وہ سب بے اختیار اچھل کر منہ کے بل نیچے گر پڑے۔ ایک لمحے کے لئے تو انہیں یہی محسوس ہوا تھا کہ دھماکے عین اسی سرنگ میں ہوئے ہیں۔ جس میں وہ موجود ہیں۔ لیکن نیچے گرتے ہی انہیں بہرحال یہ معلوم ہو گیا تھا کہ دھماکے اس سرنگ کے اندر نہیں بلکہ باہر ہو رہے ہیں۔ دھماکے اس قدر خوف ناک تھے کہ وہ پہاڑی سرنگ بھی لرز رہی تھی۔ لیکن بہرحال وہ ان دھماکوں سے محفوظ تھی۔ دھماکوں کے ساتھ ہی سرنگ کے دہانے کے باہر ایک لمحے کے لئے اس قدر تیز روشنی پھیلی تھی جیسے اچانک سورج اس سرنگ کے دہانے پر اتر آیا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے

بارہ اندھیرا چھا گیا۔ البتہ چٹانوں اور پتھروں کے گرنے اور لڑھکنے کی ازیں اب بھی سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پوری اڑی کو ہی کسی نے بموں سے اڑا دیا ہو۔ لیکن بہرحال وہ محفوظ تھے لئے کہ یہ سرنگ قدرتی تھی۔ اور اس کی سائیڈوں اور اوپر ٹھوس انیں تھیں۔

"اگر ہم یہ تار نہ کاٹتے تو یقیناً یہ دھماکے اس سرنگ کے اندر ہی ہونے تھے۔ ہم بال بال بچے ہیں" ——— چوہان نے سب سے ہلے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ بس ایک لمحے کا فرق ہماری زندگیاں بچا گیا ہے۔ اور ب اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی ہے کہ نعمانی کی چھٹی حس درست ارن دے رہی تھی" ——— تنویر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ر اندھیرے کے باوجود انہیں نعمانی کے مسکرانے کی وجہ سے اس کے چمکتے ہوئے دانت بخوبی نظر آ گئے تھے۔

چٹانوں اور پتھروں کے گرنے اور لڑھکنے کا شور اب آہستہ آہستہ دھم پڑتا جا رہا تھا۔

"بڑا خوف ناک انتظام کر رکھا تھا ان لوگوں نے" ——— رفیق نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اندھیرے کے باوجود خوف کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے، حالانکہ اس سے پہلے اس کے چہرے پر ایسے تاثرات پیدا نہ ہوئے تھے۔

"ہمیں اب ان کا استقبال کرنے کے سلسلے میں پوری طرح تیاری کر لینی چاہیئے" ——— چوہان نے کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"استقبال — کیا مطلب" — تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان کے نقطہ نظر سے ہم ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ اور یقیناً وہ اب ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے" — چوہان نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ یہ کام صبح تک ملتوی کر دیں۔ پھر کیا ساری رات ہم ان کا انتظار کرتے رہیں گے" — نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ اتنا طویل انتظار بیکار ہے۔ یہ تو پہلی چوکی ہے اور اس قسم کی نجانے کتنی چوکیاں ہوں گی۔ تب ہم ان کے مین کیمپ تک پہنچ سکیں گے۔ اس لئے ہمیں فوری کارروائی کرنی چاہیئے" — تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹہ انتظار کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے تنویر۔ ان دھماکوں سے پہاڑی کی سابقہ ہیئت مکمل طور پر تبدیل ہو چکی ہو گی۔ اس لئے اب رفیق بھی ہماری راہنمائی ان کے اڈے تک اتنی آسانی سے نہ کر سکے گا جتنی آسانی سے وہ پہلے کر رہا تھا۔ اور دوسری بار اگر ہم انہیں نظر آ گئے تو ضروری نہیں کہ دوسری بار ہم بچ بھی سکیں" صدیقی نے کہا۔

"او کے۔ ایک گھنٹے تک تو بہر حال انتظار کیا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے" — تنویر نے کہا۔

"ہمیں دہانے میں ہی رہنا چاہیئے۔ لیکن کھلی فضا سے بچ کر۔ کیونکہ وہ لوگ ہماری طرح اندھیرے میں ٹکریں مارتے نہ آئیں گے اور پھر وہ تو اپنی طرف سے لاشیں اٹھانے آ رہے ہوں گے۔ اس لئے وہ

ٹارچ وغیرہ ساتھ لے آئیں گے۔ اور ہم نے ان میں سے ایک کو بہر صورت زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے اگلی چوکیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کی جا سکیں" — چوہان نے کہا اور سب نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ سب بڑے دہانے کی سائیڈوں میں اس طرح دبک کر بیٹھ گئے کہ باہر کھلی فضا سے وہ نظر نہ آ سکیں۔ انہیں وہاں بیٹھے ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ انہیں دور سے تین روشنیاں چمکتی ہوئی دکھائی دیں۔ صرف روشنیاں نظر آ رہی تھیں لیکن روشنیاں جلانے والے چٹانوں کی اوٹ کی وجہ سے نظر نہ آ رہے تھے۔ روشنیاں ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر تھیں۔ اور وہ سرچ لائٹ کی طرح ادھر ادھر گھوم رہی تھیں۔

"لاشوں کی تلاش کا کام شروع ہو گیا ہے۔ تین آدمی ہیں" — چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور باقی سب نے سر ہلا دیئے۔

پھر دو روشنیاں کہیں غائب ہو گئیں۔ جب کہ ایک انہیں نظر آ رہی تھی۔ باقی دو کہیں دور نکل گئے تھے۔

"انہیں کاشن دے کر اکٹھا کرنا پڑے گا تنویر۔ ورنہ ان کا علیحدہ علیحدہ رہنا ہمارے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے" — چوہان نے کہا۔

"کاشن — کیا مطلب" — تنویر نے بُری طرح چونک کر پوچھا۔

"میں دہانے سے ذرا ہٹ کر فرش پر لیٹ کر کراہنا شروع کر دیتا ہوں۔ تم ایسا کرو بڑے بڑے پتھر میرے گرد اکٹھے کر دو۔ صرف میرے پیر دہانے سے نظر آنے چاہیئں۔ اس طرح وہ سب اکٹھے ہو

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کر دوڑتے ہوئے ادھر آئیں گے۔ تم سب دہانے کی سائیڈوں میں چھپ کر کھڑے ہو جاؤ۔ پتھروں کی وجہ سے یہ لازماً دوڑ کر اندر آئیں گے۔ تاکہ مجھے شناخت کر سکیں یا ہلاک کر سکیں۔ ان کے اندر آتے ہی تم آسانی سے انہیں بے ہوش کر سکتے ہو۔ اس طرح ہمیں بیرونی فضا میں بھی نہ جانا پڑے گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ان کا کوئی ساتھی کسی مشین کے ذریعے ہمیں باہر چیک کرے" ۔۔۔ چوہان نے کہا۔

" ویری گڈ چوہان۔ تمہاری ذہانت کی داد دینی پڑتی ہے۔ یہ سب سے بہترین ترکیب ہے۔ چلو لیٹ جاؤ۔ ہم پتھر اکٹھے کرتے ہیں" ۔۔۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور چوہان مسکراتا ہوا دہانے سے کچھ اندر کی طرف فرش پر لیٹ گیا۔ اور اس کے ساتھیوں نے نہ صرف اس کے گرد بڑے بڑے پتھر رکھ دیئے۔ بلکہ چھوٹے پتھر ان بڑے پتھروں پر اس طرح ٹکا کر اٹھے۔ کہ چوہان مکمل طور پر ان پتھروں کے اندر چھپ گیا۔ اس کے صرف بوٹ ہی پتھروں سے باہر تھے۔ جو دہانے سے صاف نظر آرہے تھے۔ اور دوسرے لمحے چوہان نے کافی اونچی آواز میں کراہنا شروع کر دیا۔ تاکہ آواز باہر موجود افراد تک پہنچ سکے۔ باقی ساتھی دہانے کی سائیڈوں میں چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ چوہان نے اپنی آواز اور بھی زیادہ بلند کر لی۔ اور تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ انہیں احساس ہوا کہ باہر روشنی چمکی ہے۔

" ادھر آجاؤ کرتار۔ ادھر کوئی زخمی پڑا کراہ رہا ہے" ۔۔۔ باہر کچھ فاصلے سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ چوہان نے اب آہستہ آہستہ کراہنا

شروع کر دیا تھا۔

" ہاں واقعی ادھر سرنگ میں سے آواز آرہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کوئی ابھی زندہ ہے" ۔۔۔ ایک اور آواز ابھری۔ اور پھر ٹارچ کی تیز روشنی ان پتھروں پر پڑی۔ جن کے نیچے چوہان موجود تھا۔ روشنی اس قدر تیز تھی کہ پورا غار روشن ہو گیا۔

" اوہ اوہ۔ یہ پڑا ہے" ۔۔۔ ایک آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے تینوں آدمی بیک وقت دوڑ کر اندر داخل ہوئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ پتھروں کے ڈھیر تک پہنچتے۔ تنویر۔ صدیقی اور نعمانی بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹے اور غار آنے والوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اور وہ تینوں فضا میں اٹھتے ہوئے دھماکے سے نیچے گرے تھے۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے دو افراد مشین گن کی فائرنگ کی زد میں آکر بری طرح چیختے ہوئے ساکت ہو گئے۔ جبکہ تیسرا جو بچ گیا تھا خود ہی خوف کے مارے واپس فرش پر گر گیا۔ اسی لمحے نعمانی نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا۔ اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ صدیقی نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے قابو کر لئے۔ چوہان بھی اپنے اوپر موجود پتھروں کو ہٹا کر سمٹ کر اٹھا۔ اور پھر کھڑے ہو کر بڑے پتھر پھلانگتا ہوا باہر آگیا۔ تیز روشنی والی ٹارچیں ان تینوں کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی تھیں۔ جنہیں رفیق نے اکٹھا کر کے پکڑ لیا تھا۔

" اس کے ہاتھ باندھ دو" ۔۔۔ تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔ وہ مشین گن کی نال اس آدمی کے سینے سے لگائے کھڑا تھا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"تم ـــ تم سب زندہ ہو یہ سرنگ تباہ نہیں ہوئی۔ یہاں تو
ڈائنا میٹ فکس تھا" ـــ پہلی بار اس آدمی کے حلق سے حیرت اور خوف
سے بھری ہوئی آواز نکلی۔

"ہم نے اس کی تار دھماکوں سے پہلے ہی کاٹ دی تھی" ـــ تنویر
نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی کے منہ سے بے اختیار ایک
طویل سانس نکل گیا۔ اس کے کاندھے پر لدی ہوئی گن پہلے ہی نیچے گر
چکی تھی۔ اس لئے اب وہ نہتا کھڑا تھا۔ چوہان نے بیلٹ کے ساتھ لٹکا
ہوا رسی کا گچھا نکال کر اس آدمی کے ہاتھ جو صدیقی نے عقب میں تھام
رکھے تھے۔ اچھی طرح باندھ دیئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا نام ہے تمہارا" ـــ تنویر نے اس آدمی سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"راجندر۔ میرا نام راجندر ہے" ـــ اس آدمی کا لہجہ اس وقت پوری
طرح سنبھلا ہوا تھا۔ اور اس کے پہلے خوف زدہ چہرے پر اب کرختگی کے
آثار نمودار ہو گئے تھے۔ وہ خاصا مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ اور وہ اپنے
بدن کی بناوٹ سے ہی ایک ماہر لڑاکا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ شاید
اسی لئے مار کھا گئے تھے کہ ان کے ذہن میں یہ تصور ہی موجود نہ تھا کہ
یہ لوگ زندہ بھی ہو سکتے ہیں۔ ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے قابو میں نہ
آتے۔ اچانک حملے اور پھر انہیں زندہ دیکھنے کی وجہ سے حیرت کی
زیادتی کی وجہ سے راجندر کا جسم سُن ہو کر رہ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تنویر
کے ساتھیوں نے نہ صرف اُسے پکڑ لیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ بھی عقب میں
کمر کے باندھ لینے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اب راجندر کا چہرہ

رہا تھا کہ وہ مرنے مارنے پر ذہنی طور پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اس کے
رے پر کرختگی کے آثار لمحہ بہ لمحہ گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

"تمہاری وہ مشین جس سے تم سارے منظر کو چیک کرتے ہو کہاں لگی
ہوئی ہے" ـــ تنویر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔ سمجھے۔ تم جو چاہو کر لو۔ لیکن اس سرنگ سے باہر
نکلتے ہی موت تم پر بجلی کی طرح جھپٹ پڑے گی" ـــ راجندر نے سخت
لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل
زمین پر جا گرا۔ تنویر نے جو نجانے کس وقت ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن
کو نال سے پکڑ چکا تھا۔ پوری قوت سے مشین گن کا بھاری دستہ اس
کے جبڑے پر مار دیا تھا۔

"مار ڈالو۔ مار ڈالو مجھے۔ لیکن میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ کاش مجھے ذرا
بھی خیال ہوتا کہ تم زندہ ہو تو تمہاری لاشیں ہی یہاں چھوڑ کر جاتا۔ میرا نام
راجندر ہے راجندر" ـــ راجندر نے نیچے گرتے ہی چیخ کر کہا۔ ابھی اس
کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ تنویر نے پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر
ضرب لگائی اور غار ایک بار پھر راجندر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے
گونج اٹھا۔

"بندھے ہوئے کو مار رہے ہو۔ پاکیشیائی بزدلو۔ کاش میرے ہاتھ
کھلے ہوتے پھر میں دیکھتا تم سب مل کر بھی میرا کیا بگاڑ سکتے ہو" ـــ
راجندر نے چیختے ہوئے کہا وہ واقعی دلیر اور بہادر آدمی تھا۔

"چوہان۔ اس کے ہاتھ کھول دو۔ اس نے پورے پاکیشیا کو گالی
دی ہے۔ اب میں بتاؤں گا اسے کہ پاکیشیا کو گالی دینے والے کا

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کیا حشر ہوتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اور چوہان نے آگے بڑھ کر اسے منہ کے بل لٹایا اور پھر ایک جھٹکے سے رسی کا ایک سرا کھینچ کر اس نے راجندر کے ہاتھ آزاد کر دیئے۔ راجندر ہاتھ آزاد ہوتے ہی تیزی سے سیدھا ہوا اور اس کا جسم واقعی کسی سپرنگ کی طرح سمٹا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جبڑہ ٹوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے اس کا منہ کسی لقوہ زدہ آدمی کی طرح ٹیڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں نفرت کے چراغ جل رہے تھے۔ وہ بڑی حقارت بھری نظروں سے تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے یقین ہو کہ وہ تنویر کو ایک لمحے میں ناک آؤٹ کر دینے کی طاقت رکھتا ہے۔

"اب تم آزاد ہو کافرستانی مچھر۔ اور اس کے ساتھ تمہیں اس بات کی بھی اجازت ہے۔ کہ پہلے تم وار کر لو"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک قدم آگے بڑھ آیا۔

"اوہ۔ تم راجندر کے مقابلے پر آ رہے ہو۔ اس راجندر کے جس کا نام سن کر بڑے بڑے لڑاکے منہ چھپا لیتے ہیں"۔۔۔۔ راجندر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اسی طرح راجندر اپنی جگہ سے اچھلا اور تیزی سے تنویر پر حملہ آور ہوا۔ اس کا جسم اچھلتے ہی ایسی پوزیشن میں آ گیا تھا جیسے وہ تنویر کے سینے پر پوری قوت سے فلائنگ کک مارنا چاہتا ہو۔ تنویر تیزی سے دائیں طرف کو اچھلا۔ لیکن اسی لمحے راجندر کا جسم یک لخت فضا میں ہی گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کی اکڑی ہوئی ٹانگیں گھوم کر تنویر کے چہرے پر پوری قوت

سے پڑیں اور تنویر بے اختیار اچھل کر دو قدم پیچھے پشت کے بل جا گرا۔ راجندر کے ہاتھ ایک لمحے کے لئے زمین پر لگے جب کہ اس کا اکڑا ہوا جسم افقی انداز میں اٹھا ہوا تھا کہ فوراً ہی اس کے جسم نے الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ نیچے گر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے تنویر کی گردن پر پڑے اور تنویر کا جسم یک لخت فضا میں بلند ہو کر راجندر کے جسم کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک دھماکے سے غار کے دہانے کی طرف جا گرا۔ اور اس بار تنویر کے حلق سے بھی بے اختیار چیخ نکل گئی۔ تنویر کے ساتھی حیرت سے یہ عجیب سی جنگ دیکھ رہے تھے۔ تنویر مارشل آرٹ کا ماہر تھا۔ لیکن یہ راجندر تو واقعی اس سے کہیں آگے نظر آ رہا تھا۔ تنویر کے نیچے گرتے ہی راجندر کا جسم ایک بار پھر قلابازی کھا کر فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے جڑے ہوئے گھٹنے پوری قوت سے تنویر کے پیٹ پر پڑے اور راجندر کسی گیند کی طرح اچھل کر تنویر کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا اس کے ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں آئی اور تنویر کی پسلیوں پر ایک زوردار ضرب لگی۔ راجندر مکمل طور پر تنویر پر چھا چکا تھا۔ پسلیوں پر ضرب کھا کر تنویر کا جسم رول ہوتا ہوا دوسری طرف کو گیا۔ اور راجندر نے دوسری ضرب لگانے کے لئے لات کو حرکت دی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے گر پڑا۔ تنویر کا جسم ضرب کھا کر جس قدر تیزی سے رول ہوا تھا اسی قدر تیزی سے بیک رول ہو کر راجندر کی ٹانگوں سے ٹکرایا اور راجندر جو ضرب لگانے کے لئے ایک ٹانگ اٹھا چکا تھا۔ توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ اور دھڑام سے پشت کے بل نیچے جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر یک لخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ راجندر بھی نیچے

www.urdukorner.com

گھومتے ہی بجلی کی سی تیزی سے سمٹ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اب وہ دونوں ایک بار پھر آمنے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ تم راجندر کے منہ آرہے تھے۔ یہ تو میں نے صرف تمہیں معمولی سا سبق دیا ہے" ـــــ راجندر نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے پہلا وار کر لیا ہے ناں۔ اب سنبھلنا" ـــــ تنویر کے منہ سے غراتی ہوئی آواز نکلی۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر یک لخت اچھلا۔ لیکن آگے جانے کی بجائے وہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اور راجندر اس کے اس قطعی غیر متوقع اقدام پر واقعی بُری طرح مار کھا گیا وہ یہی سمجھا تھا کہ اس کی طرح تنویر بھی اچھل کر اس کے سینے پر فلائنگ کک مارنا چاہتا ہے۔ اور فلائنگ کک سے بچنے کے لئے اس نے بے اختیار الٹی قلابازی کھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن فلائنگ کک سے بچنے اور الٹی قلابازی کھانے کی وجہ سے اس کا اوپر کا جسم جیسے ہی کمان کی طرح مڑ کر پیچھے کی طرف ہوا۔ تنویر کا جسم بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ اور قلابازی کھانے کے لئے راجندر کی فضا میں اٹھتی ہوئی دونوں ٹانگیں ابھی پوری طرح زمین چھوڑ ہی سکی تھیں کہ تنویر کا بھاری جسم ان سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی تنویر جھٹکا کھا کر آگے کی طرف دھکیلتا گیا۔ نتیجہ یہ کہ راجندر کا جسم دوہرا ہو کر زمین پر بچھ سا گیا۔ اور پھر ایک زوردار کڑاکے کے ساتھ ہی راجندر کے حلق سے بے اختیار کربناک چیخ نکلی۔ اور جس طرح کمان درمیان سے ٹوٹ جاتی ہے اس طرح راجندر کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے بیک وقت ٹوٹے اور اس کا جسم بالکل اس طرح آپس میں مل گیا جیسے کمان

کے ٹوٹے ہوئے دونوں بازو کمان کے درمیان میں ٹوٹ جانے کی وجہ سے آپس میں مل جاتے ہیں۔ اس کا منہ اور سینہ زمین کے ساتھ لگا ہوا تھا اور پیٹ کا نچلا حصہ اور ٹانگیں ان کے اوپر اس طرح رکھی ہوئی تھیں جیسے گدے کو تہہ کیا جاتا ہے اور اس کے اوپر تنویر اپنے پورے وزن کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"بس اتنی جلدی ختم ہو گئی تمہاری مہارت" ـــــ تنویر نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ جب کہ راجندر اُسی طرح تہہ شدہ حالت میں پڑا رہا۔ اور اس کے جسم میں معمولی سی حرکت بھی نہ تھی۔

"تم نے کمال کر دیا تنویر۔ بڑے عجیب انداز میں تم نے ڈی کلیمپ لگا دیا ہے۔ لیکن کہیں یہ مر نہ گیا ہو" ـــــ نعمانی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے راجندر کی ٹانگیں پکڑ کر انہیں گھما کر نیچے پھینک دیا۔ اب راجندر بے حس و حرکت سینے کے بل زمین پر پڑا تھا۔ نعمانی نے اُسے پلٹا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ راجندر کے چہرے کا گوشت رگڑ کی وجہ سے آدھے سے زیادہ غائب ہو گیا تھا۔

"ابھی زندہ ہے۔ ہے جی دار۔ ورنہ مکمل طور پر ڈی کلیمپ ہو جانے کے بعد تو سینکڑوں میں سے ایک زندہ رہتا ہے" ـــــ نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے اعتراف ہے کہ کافی عرصے بعد کسی اچھے لڑاکے سے واسطہ پڑا ہے" ـــــ تنویر نے کلائی سے ہونٹ پونچھتے ہوئے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

نعمانی نے اکڑوں بیٹھ کر راجندر کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ لیکن جب کافی دیر تک اس کے جسم میں حرکت پیدا نہ ہوئی تو نعمانی نے ہاتھ ہٹا کر اس کے سینے پر ایک بار پھر ہاتھ رکھ دیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ راجندر کا دل ساکت ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو ہوش میں آنے کی بجائے مر گیا ہے"۔۔۔ نعمانی کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ کوئی آدمی مر بھی سکتا ہے۔

"اس کی حالت خراب ہو گی اور تم نے الٹا اس کا سانس بند کر دیا۔ ایسی صورت میں دل پر مالش کر کے اسے ہوش میں لانا پڑتا ہے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"اتنی بھی خراب محسوس نہ ہوتی تھی۔ بہرحال یہ تو ختم ہو گیا ہے" نعمانی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب یہ دوبارہ تو زندہ ہونے سے رہا۔ اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ باہر نکلیں اور اس اڈے پر بموں سے حملہ کر دیں" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کسی طرح اس کیمرہ نما مشین کی نشاندہی ہو جاتی تو اسے ضائع کر کے ہم آسانی سے اڈے کے اندر پہنچ جاتے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"اوہ۔ وہ مشین تو میں نے دیکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے قریب ہی ہے۔ لیکن تم کہتے ہو کہ باہر نکلتے ہی میں ان کی نظروں میں آ جاؤں گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی بم سے اڑا دیں مجھے"۔۔۔ رفیق جو اس

دوران خاموش کھڑا تھا اچانک بول پڑا۔

"اوہ۔ تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں اس راجندر کا لباس پہنا دیتا ہوں، قد و قامت میں تم اس جیسے ہی ہو۔ اس لئے اگر کوئی چیک بھی کر رہا ہو گا تو ڈاج کھا جائے گا"۔۔۔ تنویر نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں گن لے جا کر اس پہ فائر کھول دوں گا"۔۔۔ رفیق نے آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس کا بھی قد و قامت راجندر جیسا تھا۔ باقی دونوں کے قد و قامت ان سے خاصے مختلف تھے۔

اور تھوڑی دیر بعد اس راجندر کا لباس رفیق کو پہنا دیا گیا اور وہ ایک ہاتھ میں ٹارچ اور دوسرے ہاتھ میں مشین گن اٹھائے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

"حتی الوسع ٹارچ کی تیز روشنی کو چہرے کے سامنے رکھنا۔ اس طرح تمہارا چہرہ پوری طرح نظر نہ آ سکے گا"۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور رفیق سر ہلاتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد پتھر لڑھکنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ اس سرنگ کے دہانے پر رک کر یہ آوازیں سننے لگے۔ پتھر لڑھکنے اور قدموں کی آوازیں آتی رہیں پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ رفیق وہاں سے دور نکل گیا تھا۔

"ہم ایک لحاظ سے اس سرنگ میں بند ہو کر رہ گئے ہیں"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ مشین کسی طرح ختم ہو جائے تب ہم آزاد ہو جائیں گے"۔۔۔ چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا دور سے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور وہ سب یہ آوازیں

www.urdukorner.com

سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"میرا خیال ہے۔ مشین پر فائرنگ کی گئی ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ لیکن ظاہر ہے اب انہیں رفیق کی واپسی کا انتظار کرنا تھا۔ اور پھر انہیں دور سے رفیق کی آواز سنائی دی۔

"آجائیں باہر۔ خطرہ ختم ہو گیا ہے"۔۔۔ رفیق کہہ رہا تھا۔ اور وہ سب تیزی سے دہانے سے باہر نکلے اور پھر اوپر چڑھنے کے بعد انہیں دور سے ٹارچ کی روشنی دکھائی دی۔ اور وہ سب چٹانیں اور پتھر پھلانگتے ہوئے اس روشنی کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا ہوا۔ مشین ختم ہو گئی"۔۔۔ تنویر نے ایک غار کے دہانے کے قریب کھڑے رفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مشین کی بجائے میں نے غار میں موجود واحد آدمی کو بھی ختم کر دیا ہے۔ اس نے اچانک باہر نکل کر مجھے آواز دی۔ اور پھر جیسے ہی میں بے اختیار مڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی مشین گن میری طرف اٹھائی مگر میں نے فوراً اس پر فائر کھول دیا اور میری گولیاں ٹھیک اس کے جسم پر پڑیں اور وہ چیختا ہوا غار کے دہانے کے اندر جا گرا ہے۔ اس کا جسم چھلنی ہو چکا ہے"۔۔۔ رفیق نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسے تو زندہ پکڑنا تھا"۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلیے میں مر جاتا"۔۔۔ رفیق نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ اس دہانے سے غار کے اندر داخل ہوئے۔ تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اندر اسلحے کے بڑے کھلے۔ میز

کرسیاں اور زمین پر کئی گدے بچھے ہوئے تھے۔ ایک طرف غذا کے بند ڈبوں اور پانی کی بوتلوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ ایک مشین مسلسل چل رہی تھی۔ جس پر موجود سکرین روشن تھی اور اس پر مختلف مناظر تیزی سے بدلتے جا رہے تھے۔ دہانے سے ذرا اندر ایک آدمی مردہ پڑا ہوا تھا۔ اس کا جسم واقعی مشین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ غار میں بیٹری سے چلنے والی لائٹیں جل رہی تھیں۔ ایک طرف دیوار میں ایک عجیب سی مشین فکس تھی۔

"خاصا لمبا چوڑا انتظام کر رکھا ہے انہوں نے"۔۔۔ سب کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"اس آدمی کا لہجہ کیسا تھا رفیق"۔۔۔ اچانک چوہان نے رفیق سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"لہجہ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ رفیق نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم سب کے لہجوں میں فرق نہیں ہوتا۔ تم بتاؤ۔ اس نے تمہیں آواز کس لہجے میں دی تھی"۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس عام سا لہجہ تھا۔ جیسے ہوتا ہے۔ مجھے تو کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اور ویسے بھی میرے پاس لہجے پر غور کرنے کا وقت ہی نہ تھا"۔۔۔ رفیق نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب اس مشین کو تباہ کرنا پڑے گا"۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ اس نے مشین کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ گولیوں کی بوچھاڑ مشین پر پڑی اور ایک زوردار دھماکے سے مشین کے پرزے اڑ گئے۔

SCANNED BY JAMSHED

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"مشین کیوں تباہ کر دی - شاید کام دے جاتی" ــــ نعمانی نے کہا۔

"نہیں - اس کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ اس کے اندر مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر بھی لازماً موجود ہو گا - اس لئے میں نے پہلے رفیق سے لہجہ پوچھنے کی بات کی تھی - لیکن رفیق ایسی باتوں کو سمجھ ہی نہیں سکتا ورنہ اگر کال آجاتی تو اس آدمی کے لہجے میں بات کر کے کوئی چکر چلایا جا سکتا تھا - لیکن اب اگر کال آتی تو مسئلہ خراب بھی ہو سکتا تھا - مشین تباہ ہونے سے چونکہ سرے سے ٹرانسمیٹر لنک بھی نہ ہو گا - اس لئے کال کرنے والا یہی سمجھے گا کہ ٹرانسمیٹر میں یا اس ریسیونگ سیٹ میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے" ــــ جوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا - اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پھر اس دیوار میں لگی ہوئی مشین کو بھی اڑا دینا چاہیئے - کہیں اس کی وجہ سے ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں" ــــ تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے مشین گن کا فائر دیوار میں نصب اس مشین پر کھول دیا ایک بار پھر مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ مشین کے دھماکے سے پھٹنے کی آواز سنائی دی - مگر دوسرا لمحہ ان کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا - جب مشین کے پھٹتے ہی پورا غار اس طرح ایک لمحے کے لئے روشن ہوا جیسے سورج اچانک غار کی کسی دیوار سے نمودار ہو گیا ہو لیکن دوسرے لمحے نہ صرف غار تاریک ہوا بلکہ ساتھ ہی ان سب کے ذہنوں پر بھی گہری تاریکی چھا گئی - اور وہ وہیں غار میں ہی یکے بعد دیگرے ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

شاگل کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا - عمران نے اُسے واقعی جی بھر کر احمق بنایا تھا - اب اُسے واضح طور پر پتہ چل گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیسا کھیل کھیلا گیا ہے - سمگلروں کی دو جیپوں کو ڈسا رہی جنگل کے دوسرے کونے سے باہر بھیجا گیا - اور شاگل اور اس کے ساتھی انہیں عمران اور اس کے ساتھی سمجھ کر ادھر بھاگ پڑے اس دوران عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت باہر آنے اور اس جگہ پہنچ جانے کا موقع مل گیا جہاں پہلے شاگل موجود تھا - پھر وہ ان کے عقب میں آ گئے - اس طرح سیکرٹ سروس کے بیس بہترین اور سپیشل گروپ کے دس آدمی ہلاک ہو گئے - لیکن اس کے نتیجے میں انہیں کیا ملا - سمگلروں کی چند لاشیں - اور ان کی دو جیپوں کی تباہی - جب کہ درے سے باہر آنے کے بعد انہوں نے اپنی سات جیپیں بھی تباہ شدہ حالت میں دیکھ لی تھیں - ٹرانسمیٹر بھی تباہ ہو چکے تھے - اس لئے اب وہ

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

دونوں ان تباہ شدہ جیپوں کے قریب اس ویران پہاڑی علاقے میں بے بسی اور لاچاری کی تصویر بنے کھڑے تھے۔

"باس۔ میں اس عمران سے اپنے آدمیوں کا انتقام ضرور لوں گی" کاشی نے کہا۔

"شٹ اپ۔ تمہاری حماقت اور تمہارے ان دس الو کے پٹھوں کی وجہ سے مجھے یہ دن دیکھنا پڑا ہے۔ اگر تم اپنے آدمیوں کو دور اونچی چوٹی پر نہ بٹھاتیں تو نہ ہمیں سمگلروں کی وہ دو جیپیں نظر آتیں اور نہ ہم احمقوں کی طرح ان کی طرف دوڑ پڑتے۔ اور پھر دوسری حماقت تم نے یہ کی کہ مجھ سے عمران کو جنرل فریکوئنسی پر کال کرا دی۔ اس طرح اسے علم ہو گیا کہ ہم کہاں ہیں اور وہ سیدھا ہمارے عقب میں پہنچ گیا۔ اور سیکرٹ سروس کے تیس آدمی اور نو جیپیں سب کچھ ختم ہو گیا۔ اب بھی اس نے نجانے کیوں میرا لحاظ کیا ہے۔ ورنہ وہ اس کے ساتھی درے میں اتر آتے تو ہم دونوں حقیر چوہوں کی طرح ان کی گولیوں کا شکار بن جاتے۔ یہ سب کچھ تمہاری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ صرف تمہاری حماقت کی وجہ سے۔ تم تو اپنے آپ کو عقلمند کہتی ہو۔ میں کہتا ہوں تم دنیا کی احمق ترین عورت ہو" ـــــ شاگل کا عمران پر بس نہ چل سکا تو اس نے کاشی پر ہی اپنا غصہ نکالنا شروع کر دیا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری باس۔ ان سمگلروں کا تو نہ آپ کو خیال تھا اور نہ مجھے" ـــــ کاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ واقعی اپنے آپ کو ہی اس ساری صورت حال کا ذمہ دار سمجھ رہی تھی۔

"چلو اب یہاں کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔ اب ہمیں یہاں سے قریبی قصبے جانا پڑے گا۔ پھر وہاں سے ہی فون کر کے کوئی بندوبست ہو سکتا ہے" ـــــ شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ کاشی اس کے پیچھے تھی۔ تین گھنٹوں کے مسلسل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد آخر کار وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ یہ پہاڑی قصبہ تھا۔ اور قصبے کی جو حالت تھی اس میں یہاں فون کا تصور ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن قصبے کے سردار کے پاس جیپ تھی۔ اس لئے اب وہ کم از کم پیدل چلنے سے بچ گئے تھے۔ سردار کے ڈرائیور نے مزید دو گھنٹے سفر کر کے انہیں ایک بڑے قصبے دھوری تک پہنچا دیا۔ یہ ایک خاصا بڑا اور ترقی یافتہ قصبہ تھا۔ کیونکہ اس قصبے کے قریب ہی انتہائی قیمتی اور معدنیات کی بڑی بڑی کانیں موجود تھیں۔ یہاں ایک پولیس اسٹیشن بھی تھا۔ پولیس اسٹیشن کے انچارج مہاتری کو جب سیکرٹ سروس کے چیف اور ڈپٹی چیف کی آمد کی اطلاع ملی۔ تو وہ ان کے سامنے بچھ سا گیا۔ اس وقت بھی وہ ایک بڑے اور آرام دہ کمرے میں صوفوں پر بیٹھے ہوئے شراب پینے میں مصروف تھے۔ شاگل نے یہاں سے فون کر کے ہیڈ کوارٹر سے ایک ہیلی کاپٹر منگوا لیا تھا اور ہیلی کاپٹر کسی بھی لمحے وہاں پہنچنے والا تھا۔

"باس۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال انہی پہاڑیوں میں سفر کر کے ہی سارتو پہنچیں گے۔ کیوں نہ ہم ان کے خلاف کوئی دوسری پلاننگ کریں ورنہ مادام ریکھا کو جب معلوم ہو گا کہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے میں ناکام ہو گئے ہیں تو وہ ہمارا بے حد

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

مذاق اڑائے گی"۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"میں اس کے دانت نہ توڑ دوں گا۔ اس کی جرات ہے کہ میرا مذاق اڑا سکے۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں کوئی گھسیارہ نہیں ہوں"۔۔۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔ کاشی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ یہاں سے ہیڈ کوارٹر جاؤں گا اور وہاں سے سیکرٹ سروس کا نیا دستہ لے کر سیدھا سارتو پہاڑی پہنچ جاؤں گا۔ جب تک عمران وہاں پہنچے گا۔ میں اس سے پہلے اس کے مقابلے پر موجود ہوں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کیسے زندہ بچ کر جاتا ہے"۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ سارتو پہاڑی کا سفر کم از کم اس پہاڑی علاقے میں چار پانچ روز کا ہے۔ اور یہ لوگ ان چار پانچ دنوں میں بہرحال کسی بھی راستے سے جائیں۔ کسی نہ کسی قصبے سے ضرور گزریں گے۔ کیونکہ جیپوں کا پٹرول اور کھانے پینے کا سامان تو بہرحال انہیں لینا ہی پڑے گا۔ اس لئے کیوں نہ انہیں تلاش کیا جائے اور پھر اوپر سے ان پر بمباری کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے"۔۔۔ کاشی نے کہا۔ وہ اپنے آدمیوں کا انتقام لینے کے لئے بے چین تھی

"اوہ۔ تمہاری بات تو ٹھیک ہے کاشی۔ لیکن انہیں اس قدر بڑے پہاڑی سلسلے میں تلاش کیسے کیا جائے"۔۔۔ شاگل نے قدرے نرم پڑتے ہوئے کہا۔

"یہ پولیس آفیسر مجھے مقامی آدمی بھی لگتا ہے اور شکل سے بھی خاصا گھاگ ہے۔ کیوں نا اس معاملے میں اس کی مدد لی جائے۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسا کلیو ہاتھ آجائے۔ جس سے ہم عمران سے بھرپور انتقام لینے میں کامیاب ہو سکیں"۔۔۔ کاشی نے کہا اور شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔

"اوہ۔ ویری گڈ کاشی۔ تم واقعی عقلمند عورت ہو۔ بلاؤ اس پولیس آفیسر کو۔ کیا نام بتایا تھا اس نے کھاتری تھا شاید"۔۔۔ شاگل نے فوراً ہی کاشی کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"مہاتری"۔۔۔ کاشی نے جواب دیا۔ اور مسکراتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے اب شاگل کی طبیعت کا کافی اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ وہ جب غصے میں آئے تو پھر اسے ماضی کی ساری باتیں یکلخت بھول جاتی ہیں۔ اور جب اس کا غصہ اتر جائے تو پھر وہ فوراً ہی تعریف پر اتر آتا ہے۔ اس شاگل نے نجانے اسے کتنی بار انتہائی عقلمند اور کتنی بار انتہائی احمق کہا تھا۔ پہلے تو وہ شاگل کے اس انداز پر ناراض ہو جاتی تھی۔ یا دل ہی دل میں کڑھتی تھی۔ لیکن اب اس کی طبیعت معلوم ہونے کے بعد وہ قطعی اس بات کی پرواہ نہ کرتی تھی کہ شاگل اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔ اس نے باہر کھڑے سپاہی سے مہاتری کو بلانے کے لئے کہا اور دوبارہ آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد مہاتری نے اندر آکر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو مہاتری"۔۔۔ شاگل نے بڑے شاہانہ انداز میں مہاتری

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کو اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا اور مہاتری شکریہ ادا کر کے بڑے مؤدبانہ انداز میں صوفے کے کنارے پر ٹک گیا۔ وہ ایک دور افتادہ پہاڑی تھانے کا انچارج تھا۔ جہاں کبھی اس کے محکمے کا کوئی بڑا افسر نہ آیا تھا اور کہاں سیکرٹ سروس کے چیف کی آمد۔ یہی وجہ تھی کہ مہاتری اس حد تک مؤدب نظر آ رہا تھا کہ شاید کوئی زرخرید غلام بھی اس قدر مؤدب نہ ہوتا ہوگا۔

"حکم فرمائیے جناب۔ میں مزید کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ آپ جیسے بڑے افسر کی خدمت تو میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے جناب" مہاتری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو مہاتری۔ اگر تم مکمل تعاون کرو تو تمہیں اس چھوٹے سے قصبے سے کسی بڑے شہر میں بھی تعینات کیا جا سکتا ہے اور تمہیں ڈی۔ ایس۔ پی کے عہدے پر بھی ترقی دی جا سکتی ہے" ـــــ شاگل نے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں جناب دل و جان سے ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں جناب" ـــــ مہاتری نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ڈی۔ ایس۔ پی کے عہدے کا تو شاید اس نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا ہو۔ اور یہ بھی اسے معلوم تھا کہ اگر سیکرٹ سروس کا چیف چاہے تو اسے ڈی۔ ایس۔ پی تو کیا ایس۔ پی بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس کا رویہ اور بھی زیادہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"تمہارے پاس اس سارے علاقے کا نقشہ تو ہوگا" ـــــ اچانک کاشی نے مہاتری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ ایک سرکاری نقشہ ہے۔ اس سارے پہاڑی سلسلے کا۔ کیونکہ ہمیں یہاں اکثر سمگلروں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے اور ان کی تلاش کے دوران یہ نقشہ کام دیتا ہے" ـــــ مہاتری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لے آؤ" ـــــ شاگل نے کہا۔ اور مہاتری جلدی سے اٹھا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا رول شدہ نقشہ تھا۔ اس نے نقشہ درمیانی میز پر بچھا دیا۔ اور پھر شاگل اور کاشی نے اس مقام کو تلاش کر کے اس پر نشان لگایا۔ جہاں وہ موجود تھے۔ اور جہاں سے وہ دوسرے کی طرف گئے تھے۔ یہ وہ راستہ تھا جس راستے سے انہیں نایالی فارن ایجنٹ نے عمران کے جانے کی اطلاع دی تھی۔

"سنو۔ ملک کے دشمن جاسوس دو جیپوں میں سوار یہاں سے آگے بڑھے ہیں۔ ان کی منزل سارتو پہاڑی ہے اور ہم نے انہیں تلاش کرنا ہے۔ بولو کیسے تلاش کریں" ـــــ شاگل نے کہا۔

"سارتو پہاڑی اور اس راستے سے" ـــــ مہاتری نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ راستہ بدل دیں۔ بہرحال انہوں نے پہنچنا سارتو پہاڑی کے گرد ہی ہے" ـــــ کاشی نے کہا۔

"وہ کسی بھی راستے سے جائیں سارتو پہاڑی ایک ہی صورت میں پہنچ سکتے ہیں کہ وہ ماکھن قصبے سے گزریں۔ ماکھن قصبہ ایسی جگہ پر ہے۔ جس کے گرد انتہائی خوف ناک حد تک سیدھی پہاڑیاں ہیں درمیان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

میں ایک کھلی اور وسیع وادی ہے۔ اس وادی میں ماکھن قصبہ پھیلا ہوا ہے۔ دراصل یہ وادی ایک درے کی صورت میں ہے۔ دونوں اطراف سے صرف ایک ہی راستہ ہے۔ قصبے میں داخل ہونے اور پھر وہاں سے باہر جانے کا۔ دونوں راستوں پر پولیس کا پہرہ رہتا ہے۔ اس طرح سمگلروں کی چیکنگ کا یہ بہترین پوائنٹ ہے اور یہاں جس قدر بھی سمگلر گروپ کام کرتے ہیں وہ ماکھن کی پولیس کو خفیہ طور پر رشوت دیئے بغیر وہاں سے کسی صورت میں بھی نہیں گزر سکتے۔ اس لئے ملک کے یہ دشمن ایجنٹ اگر سارتو جا رہے ہیں تو انہیں ہر صورت میں ماکھن قصبے کو کراس کرنا ہو گا۔ وہاں ان کی آسانی سے چیکنگ کی جا سکتی ہے"۔ مہاترے نے کہا اور کاشی اور شاگل دونوں کی آنکھیں اور زیادہ چمک اٹھیں۔ کیونکہ عمران کو پکڑنے کے لئے یہ انتہائی بہترین کلیو تھا۔

" ماکھن کا یہاں سے کتنا فاصلہ ہے۔ اور جیپوں پر وہاں کتنے عرصے میں پہنچا جا سکتا ہے"۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

" جیپیں بھی صرف ماکھن تک ہی جا سکتی ہیں۔ اس سے آگے جیپوں کا راستہ ہی نہیں ہے۔ آگے خچر استعمال ہوتے ہیں۔ سواری کے لئے بھی اور بار برداری کے لئے بھی۔ ویسے یہاں سے اگر مسلسل بھی سفر کیا جائے تو دو روز تو بہرحال لگ ہی جائیں گے"۔۔۔ مہاترے نے جواب دیا۔

" تمہیں وہاں کے پولیس انچارج کے بارے میں علم ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

" جی ہاں۔ ماکھن کا پولیس چیف رودا سنگھ ہے۔ انتہائی

سخت گیر آدمی ہے۔ وہ تو سمگلروں کے بے حد خلاف ہے۔ لیکن وہ اکیلا کیا کر سکتا ہے۔ ویسے وہ انتہائی محب الوطن آدمی ہے"۔۔۔ مہاترے نے رودا سنگھ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

" او۔کے۔ فون لے آؤ۔ اور میری اس سے بات کراؤ"۔۔۔ شاگل نے کہا اور مہاترے سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دروازے پر جا کر سپاہی سے فون لانے کے لئے کہا اور واپس آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد سپاہی نے وائرلیس فون لا کر مہاترے کے ہاتھ میں دے دیا۔ مہاترے نے جلدی سے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

" ہیلو ہیلو۔ رودا سنگھ سے بات کراؤ۔ میں دھوری سے سب انسپکٹر مہاترے بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مہاترے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی۔

" یس مہاترے۔ میں رودا سنگھ بول رہا ہوں۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں سنو۔ اس وقت میرے سامنے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل صاحب اور ان کی ڈپٹی چیف مادام کاشی صاحبہ بذات خود تشریف فرما ہیں۔ لو ان سے بات کرو"۔۔۔ مہاترے نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں فون چیف شاگل کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔۔۔ شاگل

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"یس سر۔ رودا سنگھ بول رہا ہوں جناب۔ پولیس چیف ماکھن جناب" بولنے والے کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"دو جیپوں میں سوار آٹھ دس افراد جن میں ایک عورت بھی ہے دھوری قصبے کی طرف سے ماکھن میں داخل تو نہیں ہوئے"۔۔۔ شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ مجھے ان کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی"۔۔۔ رودا سنگھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہم ہیلی کاپٹر پر وہیں تمہارے پاس آ رہے ہیں۔ یہ دشمن ایجنٹ ہیں۔ اور ہم نے انہیں ہر صورت میں روکنا بھی ہے اور ختم بھی کرنا ہے۔ سمجھے۔ اس لئے اگر ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ ماکھن پہنچیں تو یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم انہیں روکو"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں انہیں ایک انچ بھی نہ بڑھنے دوں گا جناب" رودا سنگھ نے کہا اور شاگل نے اوکے کہہ کر فون آف کیا اور فون پیس میز پر رکھ دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات چیت ہوتی ایک سپاہی تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے سیلوٹ مار کر ہیلی کاپٹر کی آمد کی اطلاع دی۔

"اوکے۔ آؤ کاشی چلیں۔ اور مہاتری تم بھی ہمارے ساتھ چلو"۔۔۔ شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر تیزی سے پہاڑی چوٹیوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ماکھن قصبے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ شاگل نے ہیلی کاپٹر

میں پہلے سے موجود دوربین آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی۔ اور وہ ہیلی کاپٹر سے باہر جھکا ہوا ۔ نیچے کا مکمل جائزہ لے رہا تھا۔ کہ شاید عمران کی جیپیں اُسے نظر آ جائیں۔ لیکن ہیلی کاپٹر ماکھن قصبے تک پہنچ گیا مگر عمران کی جیپیں انہیں نظر نہ آئی تھیں۔

رودا سنگھ ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں اور جلادوں جیسا بے رحم اور سخت چہرہ واقعی اُسے انتہائی سخت گیر پولیس آفیسر ظاہر کر رہا تھا۔ اس نے شاگل اور کاشی دونوں کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں استقبال کیا۔ اور پھر وہ انہیں لے کر تھانے سے ملحقہ ایک خوب صورت انداز میں سجی ہوئی عمارت میں لے آیا۔

"جناب میں نے آپ کی کال ملتے ہی اپنے خاص مخبروں کو پہاڑوں میں دوڑا دیا ہے۔ یہ لوگ پہاڑوں میں رینگنے والے حقیر سے کیڑے کا بھی سراغ لگا لیتے ہیں۔ اس لئے یہ ان جیپوں کا بھی لازماً کھوج نکال لیں گے"۔۔۔ رودا سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم نے کیا حماقت کی ہے۔ اس طرح تو وہ لوگ جو ابھی تک اطمینان سے آ رہے ہوں گے چوکنا ہو جائیں گے"۔۔۔ شاگل نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میرے آدمی ان کے سامنے تو نہیں آئیں گے"۔۔۔ رودا سنگھ نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا تو خیال تھا۔ کہ شاید شاگل اس کی کارکردگی کی تعریف کرے گا۔ لیکن یہاں الٹا آنتیں گلے پڑ رہی تھیں۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

" اوہ۔ تمہارے آدمی۔ تمہارے آدمی۔ نانسنس۔ تمہارے آدمی سیکرٹ سروس سے زیادہ ہوشیار ہوں گے۔ بلاؤ انہیں واپس۔ فوراً بلاؤ" ——— شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور رودا سنگھ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کی اکڑی ہوئی مونچھیں اب گلہری کی دموں کی طرح لٹک گئی تھیں۔

" اس آدمی نے واقعی حماقت کی ہے۔ لیکن وہ بہرحال یہاں سے تو گزر ہی گئے ہیں" ——— کاشی نے کہا۔

" تم اس شیطان کو نہیں جانتیں کاشی۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا عیار ہے۔ اُسے ذرا سا بھی شک ہو گیا کہ ہم یہاں موجود ہیں تو وہ ایسا روپ دھارے گا کہ ہم خود اُسے سارتو تک چھوڑ آنے پر مجبور ہو جائیں گے" ——— شاگل نے کہا اور کاشی نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن کوئی جواب نہ دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد رودا سنگھ دوبارہ اندر داخل ہوا۔

" میں نے جناب انہیں روک لیا ہے۔ وہ ابھی یہاں قریب تک ہی گئے تھے" ——— رودا سنگھ نے کہا۔

" کتنے آدمی بھیجے تھے" ——— شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" چار جناب" ——— رودا سنگھ نے جواب دیا۔

" ان چاروں کو حاضر کرو۔ ابھی اسی وقت" ——— شاگل نے کہا۔ اور رودا سنگھ کے چہرے پر زردی سی چھا گئی مگر وہ تیزی سے باہر چلا گیا۔ اور پھر پندرہ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے پیچھے چار مقامی آدمی سہمے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوئے اور

انہوں نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

" یہ پولیس کے آدمی ہیں" ——— شاگل نے چونک کر پوچھا۔

" جی نہیں۔ پرائیویٹ مخبر ہیں" ——— رودا سنگھ نے جواب دیا۔

" تم چاروں ادھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ" ——— شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور وہ چاروں جلدی سے آگے بڑھے اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔

" تم چاروں گئے تھے جیپوں کو تلاش کرنے" ——— شاگل نے پوچھا۔

" جی ہاں جناب" ——— ان میں سے ایک نے کہا۔

" کب گئے تھے" ——— شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" جی۔ آدھا گھنٹہ پہلے جناب" ——— اس آدمی نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہیں" ——— شاگل نے پوچھا۔

" ٹرانسمیٹر۔ نہیں جناب" ——— ان چاروں نے چونک کر بیک آواز ہو کر کہا۔

" تو پھر تمہیں اتنی جلدی کیسے اطلاع مل گئی کہ تم نے آگے نہیں جانا" شاگل اس وقت پوری طرح انکوائری پر تلا ہوا تھا۔

" جناب دو آدمی ہمارے پیچھے آئے تھے۔ انہوں نے اطلاع دی تھی" ——— اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ دو آدمی کہاں ہیں" ——— شاگل نے ایک طرف خاموش اور سہمے ہوئے انداز میں کھڑے رودا سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب۔ باہر موجود ہیں۔ میرے سپاہی ہیں۔ جناب اصل بات

www.urdukorner.com

یہ ہے کہ ان لوگوں کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ یہ مختلف پوائنٹس پر جہاں سے راستے ہوتے ہیں۔ ایک مخصوص قسم کا خاکی رنگ کا پاؤڈر اس راستے پر بکھیر دیتے ہیں۔ پھر جو آدمی یا سواری اس پاؤڈر پر سے گزرتی ہے۔ آگے وہ پاؤڈر اپنا نشان چھوڑتا جاتا ہے۔ اس طرح ایک بار ان کا کلیو مل جائے تو پھر وہ لوگ ان کی نظروں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اور ان کے پوائنٹ مخصوص ہیں۔ مجھے ان کے پوائنٹس کا علم ہے۔ اس لئے جب آپ نے انہیں واپس بلانے کا حکم دیا تو میں وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ اب تک کتنے پوائنٹس کور چکے ہوں گے۔ اور کہاں موجود ہوں گے۔ چنانچہ میں نے آدمی وہاں بھیج دیئے۔ اور وہ انہیں واپس لے آئے"۔۔۔ رودا سنگھ نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید شاگل کے ذہن میں پیدا ہونے والی الجھن کو سمجھ گیا تھا کہ شاگل کو اس بات پر شک ہو رہا ہے کہ اتنی جلدی اس نے ان چاروں کو کیسے واپس بلا لیا۔ اس لئے شاید اس نے تفصیلی وضاحت کرنا مناسب سمجھی۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لے جاؤ انہیں۔ ورنہ میں ان چاروں کو اور تمہیں بیک وقت گولیوں سے اڑا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ میں کسی قسم کا جھوٹ اور دھوکہ برداشت نہیں کر سکتا۔ سمجھے۔ اور یہ بات کسی طرح بھی باہر نہ نکلے کہ ہم یہاں موجود ہیں اور ہمیں کن کا انتظار ہے۔ البتہ تمہارے آدمی چوکنا رہیں گے۔ جیسے ہی جیپیں قصبے میں داخل ہوں تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے اور ہمیں فوری اطلاع دینی ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

SCANNED BY JAMSHED

"یس سر"۔۔۔ رودا سنگھ نے جواب دیا۔ اب اس کے زرد پڑے ہوئے چہرے پر قدرے سرخی کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔

"ہو سکتا ہے باس۔ وہ جیپیں کہیں پہلے ہی چھپا کر پیدل آئیں۔ کیونکہ مہاتری نے بتایا تھا کہ ماکھن قصبے سے آگے جیپیں نہیں جا سکتیں"۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ بہرحال اب اگر پرندہ بھی ماکھن قصبے میں داخل ہو تو تم نے اس کی بھی نگرانی کرنی ہے۔ سمجھے"۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ میں ایک ایک آدمی کی نگرانی کروں گا۔ ویسے سر میں نہ صرف یہاں کا رہنے والا ہوں بلکہ میں یہاں آنے والے اور یہاں سے جانے والے ہر آدمی کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اس لئے کوئی اجنبی کبھی بھی میری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتا"۔۔۔ رودا سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ جاؤ اور مہاتری تم بھی اس کے ساتھ جاؤ۔ اب ہم آرام کرنا چاہتے ہیں۔ اور سنو رودا سنگھ۔ اپنے دس خاص آدمیوں کو ایکشن کے لئے تیار رکھو۔ انہیں پوری طرح مسلح ہونا چاہئے۔ اور یہ بھی سن لو کہ یہ لوگ سمگلر نہیں ہیں سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ایسے آدمی منتخب کرنا جو ایسے لوگوں کے مقابلے پر آ بھی سکیں۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ بے فکر رہیں سر۔ میں ایسے آدمی منتخب کروں گا جو ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اتریں گے"۔۔۔ رودا سنگھ نے جواب دیا۔ اور پھر وہ مہاتری اور اپنے آدمیوں سمیت کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

اب شاگل کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ ایک بار پھر عمران کو گھیر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"اس بار اس عمران کو کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانا چاہیئے" ——— شاگل نے کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ ویسے اگر ہمیں پہلے ان کے متعلق اطلاع مل جاتی تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کی باقاعدہ پلاننگ کر لیتے" ——— کاشی نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"وہ صرف غفلت میں تو مار کھا جائے گا ویسے نہیں۔ سمجھیں۔ اس لئے اُسے یہاں اطمینان سے آنے دو۔ اس کے بعد چاہے مجھے اس پورے قصبے کو کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑا۔ میں اس سے بھی دریغ نہ کروں گا" ——— شاگل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریکھا بڑی بے چینی سے ماشوری کی طرف سے کال آنے کا انتظار کر رہی تھی لیکن کافی دیر گزر جانے کے باوجود جب ماشوری کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو آخر ریکھا نے خود اُسے کال کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اس نے مخصوص مشین کے دو بٹن بیک وقت پریس کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا کالنگ اوور" ——— ریکھا کے لہجے میں سختی تھی۔

"یس مادام۔ ماشوری اٹنڈنگ یو اوور" ——— ماشوری کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ آ گئی ہیں ان کی لاشیں اوور" ——— ریکھا نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ راجندر، کرتار اور مارٹن تینوں سرچ لائٹیں لے کر

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ان کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان کی واپسی تو نہیں ہوئی
اوور" ـــــ ماشوری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اتنی دیر میں تو پورے پہاڑ کو کھودا جا سکتا تھا۔ تم خود جاؤ ان کے پیچھے۔ سمجھے اوور" ـــــ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام اوور" ـــــ ماشوری نے جواب دیا۔

"اور واپسی پر فوراً مجھے رپورٹ دو۔ میں بے چینی سے تمہاری رپورٹ کی منتظر ہوں اوور اینڈ آل" ـــــ ریکھا نے کہا۔ اور بٹن دبا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ پھر اس نے وقت گزارنے کے لئے باقی گروپوں سے باری باری رپورٹیں لینی شروع کر دیں۔ لیکن ہر طرف سے اوکے ہی جواب ملا تو وہ کرسی سے اٹھی اور غار میں ٹہلنے لگی۔ غار میں وہ اکیلی تھی۔ باقی ساتھی قریبی غار میں موجود تھے۔ چونکہ ان کا بظاہر کوئی کام نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ یا تو بیٹھے تاش کھیل رہے ہوں گے یا پھر سو گئے ہوں گے۔ اور ریکھا بھی شاید اس غار میں پڑے ہوئے فولڈنگ بیڈ پر سو جاتی لیکن شاگل کی کال کے بعد اُسے بے چینی سی لگ گئی تھی۔ پھر ماشوری کی کال کے بعد تو اس بے چینی میں اور بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ گو اُسے یقین تھا کہ ماشوری اور اس کے ساتھیوں نے ان چاروں یا پانچوں افراد کا خاتمہ کر دیا ہو گا۔ کیونکہ تمام گروپوں کی طرف سے اُس نے چیکنگ کی ایسی پلاننگ کی تھی جو قطعی طور پر فول پروف تھی۔ اور انسان تو انسان کوئی پرندہ بھی چیک ہوئے بغیر وہاں سے نہ گزر سکتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کے ذہن میں نہ جانے کیوں کھُد بُد

سی ہو رہی تھی جیسے کوئی بڑا واقعہ ہونے والا ہو۔ اُسے معلوم تھا کہ یہ چار آدمی تو علیحدہ گروپ ہے۔ اصل عمران نے ابھی دوسری طرف سے آنا ہے۔ لیکن اگر وہ ان چاروں کو بھی مار گراتی ہے تو یہ بھی اس کے نقطہ نظر سے ایک بڑی کامیابی تھی۔ کیونکہ یہ چاروں بھی شاگل کو ڈاج دے کر یہاں پہنچے تھے۔ لیکن ایک بار پھر ماشوری کی طرف سے خاموشی تھی۔ وہ غار میں ٹہلتی رہی اور عمران اور اس کے گروپ کے متعلق سوچتی رہی۔ اور وقت گزرتا رہا۔ پھر اچانک مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز گونجی۔ تو وہ بُری طرح چونک کر مڑی اور بھاگتی ہوئی اس مشین کی طرف بڑھ گئی۔ دوسرے لمحے اس کا دماغ جیسے بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ گروپ دن جس کا انچارج ماشوری تھا۔ اس گروپ کی مشین والے رابطہ خانے کا بلب بجھ گیا تھا۔ سیٹی کی آواز بھی اس کاشن کے لئے مخصوص تھی کہ رابطہ خود بخود ختم ہو گیا ہے۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب۔ مشینی رابطہ کیوں ختم ہو گیا ہے۔ کیا ماشوری کی مشین خراب ہو گئی ہے۔ لیکن کیوں خراب ہوئی ہے۔ کیسے خراب ہوئی ہے" ـــــ ریکھا نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے مشین تو اس کے سوال کا جواب دینے سے قاصر تھی۔ وہ تو صرف اتنا بتا رہی تھی کہ رابطہ ختم ہو گیا ہے۔ ریکھا چند لمحے کھڑی حیرت بھری نظروں سے مشین کو دیکھتی رہی پھر تیزی سے مڑی اور ایک کونے میں پڑے ہوئے بیگ کی طرف دوڑ پڑی۔ اس نے بیگ کھولا اور اس میں موجود ایک مخصوص

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس میں تیزی سے ایک مخصوص فریکونسی سیٹ کرنے لگی۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر ماشوری کے پاس بھی تھا۔ اور وہ اب اس ٹرانسمیٹر پر ماشوری سے اس رابطے کے ختم ہونے کی وضاحت حاصل کرنا چاہتی تھی۔ لیکن مسلسل کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو سکا تو اس کے پہلے سے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ آنکھوں میں شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ان سب کو آخر ہو کیا گیا ہے"۔۔۔ ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اس میز کی طرف بڑھ گئی جس پر رابطہ مشین موجود تھی۔ اس نے مشین کے ساتھ رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے باکس کو اٹھایا اور اس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔

"یس مادام۔ کرشن بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے ساتھی اور پاور ایجنسی کے نمبر تھری کرشن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ادھر میرے پاس آجاؤ فوراً"۔۔۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا اور باکس کا بٹن دبا کر اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری تن و توش اور لمبے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے چہرے، انداز اور قد و قامت سے قدیم ایکریمی فلموں کا ہیرو لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا مادام۔ آپ پریشان لگ رہی ہیں"۔۔۔ کرشن نے

قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ریکھا نے اسے ماشوری سے رابطہ مشین کے ختم ہونے اور ٹرانسمیٹر پر کال اٹنڈ نہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ شاگل کی اطلاع کے مطابق چار پاکیشیائی ایجنٹوں کو ماشوری نے چیک کر کے ڈائنامیٹ سسٹم کے ذریعے مار ڈالا تھا اور پھر ماشوری کے ساتھی ان کی لاشیں لینے گئے تھے۔ اس کے بعد رابطہ اچانک ختم ہو گیا۔

"اوہ مادام۔ یہ تو واقعی تشویش انگیز خبر ہے۔ ماشوری تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ہیلی کاپٹر لے جاتا ہوں اور جا کر صورت حال معلوم کرتا ہوں"۔۔۔ کرشن نے کہا اور ریکھا کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور غار سے باہر نکل گیا۔ ایک لمحے کے لئے تو ریکھا کا دل چاہا تھا کہ وہ خود بھی کرشن کے ساتھ جائے۔ لیکن پھر اس نے اپنا یہ ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ مین سپاٹ پر اس کی موجودگی ضروری تھی۔ کسی بھی لمحے کسی دوسرے گروپ کی طرف سے کوئی اہم کال آسکتی تھی۔ چند لمحوں بعد اسے ہیلی کاپٹر کے پرواز کرنے کی آواز سنائی دی اور مادام ریکھا ایک بار پھر بے چین انداز میں غار میں ٹہلنے لگی۔ اس کے ذہن میں ہلکے ہلکے دھماکے ہو رہے تھے۔ کیونکہ جب سے شاگل نے ان چار افراد کی آمد کی اطلاع دی تھی تب سے ہی صورت حال غیر محسوس طور پر بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ حالانکہ اس نے اپنے طور پر ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ چار تو کیا چار ہزار افراد بھی پریشانی کا باعث نہ بن سکتے تھے۔ لیکن پریشانی تھی کہ مسلسل بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیلی کاپٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور مادام ریکھا دوڑتی ہوئی غار سے باہر نکل آئی۔ ہیلی کاپٹر تھوڑی دور ایک مسطح جگہ پر اتر رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس میں سے کرشن برآمد ہوا اور دوڑتا ہوا غار کی طرف بڑھنے لگا۔

"مادام۔ ماشوری اور اس کے ساتھی مر چکے ہیں"—— کرشن نے قریب آکر تیز لہجے میں کہا۔

"مر چکے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا ان کی لاشیں لے کر آئے ہو"—— ریکھا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کرشن کوئی ادق زبان بول رہا ہو۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ کرشن کے ساتھی اب ہیلی کاپٹر سے لاشیں اتار کر کاندھوں پر ڈال رہے تھے۔

"یہ ان کی لاشیں نہیں ہیں مادام۔ یہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا ہے۔ یہ ماشوری والی غار میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ غار میں موجود تمام مشینری کو مشین گنوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ اور غار میں صرف ماشوری کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی تھا۔ میں نے دوسرے ساتھیوں کو تلاشی کا حکم دیا۔ تو وہ نیچے ایک سرنگ میں پڑے ہوئے ملے۔ ان میں سے راجندر شاید ان سے لڑتا رہا ہے۔ کیونکہ اس کی ریڑھ کی ہڈی درمیان سے مکمل طور پر ٹوٹ چکی ہے۔ اور دوسری ضربات بھی ہیں۔ اور اس کا لباس بھی اتار لیا گیا ہے۔ جب کہ کرتار اور مارٹن دونوں کے جسم مشین گن سے چھلنی کر دیئے گئے ہیں۔ میں ان بے ہوش افراد

کو یہاں اٹھا لایا ہوں تاکہ ان کے بارے میں آپ جو حکم کریں البتہ اپنے ساتھیوں کی لاشوں کو صبح ہمیں جلانا پڑے گا"—— کرشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ ماشوری نے غلط اندازہ لگایا تھا کہ یہ لوگ ڈائنامیٹ بلاسٹ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ بچ گئے تھے۔ چنانچہ جیسے ہی دوسرے افراد اس سرنگ میں پہنچے انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ اور پھر انہوں نے غار میں آکر ماشوری کو ہلاک کیا اور رابطہ مشین چھلنی کر دی"—— مادام ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مگر مادام یہ بے ہوش کیسے ہوئے ہوں گے"—— کرشن نے پوچھا۔

"انہوں نے یقیناً دیوار پر نصب ریز مشین پر فائر کھولا ہوگا۔ اس لئے غار میں پھیلی ہوئیں نظر نہ آنے والی ریز سرکٹ ٹوٹنے سے بلاسٹ ہو گئیں اور نتیجہ ان کی فوری بے ہوشی کی صورت میں نکلا ہوگا"—— مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ انہیں گولیوں سے اڑا نہ دیا جائے"—— کرشن نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں اسی طرح بے ہوش پڑا رہنے دو۔ البتہ ان کے ہاتھ پیر باندھ دو۔ صبح میں انہیں ساتھ لے کر ماشوری سنٹر میں جاؤں گی اور پھر وہاں انہیں ہوش میں لا کر ماشوری اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ زندہ جلایا جائے گا"—— مادام ریکھا نے بڑے بے رحمانہ لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

"اوہ۔ ویری گڈ مادام۔ انہیں زندہ جلانا واقعی اپنے ساتھیوں کا بھرپور انتقام لینا ہے۔ ویری گڈ مادام۔ اس طرح ہم سب کے دلوں میں ٹھنڈک پڑ جائے گی"۔۔۔ کرشن نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جیسے انسانوں کو زندہ جلائے جانے کا فیصلہ نہ ہو رہا ہو بلکہ کاٹھ کباڑ جلائے جانے کی بات ہو رہی ہو۔

"بالکل انہیں زندہ جلانا ہو گا۔ اور ان کی چیخوں سے پہاڑیاں گونجیں گی۔ تب انہیں معلوم ہو گا کہ مادام ریکھا اپنے ساتھیوں کا انتقام کس طرح لیتی ہے"۔۔۔ ریکھا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس اپنی غار کی طرف بڑھ گئی۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

سارتو مشن حصہ دوم

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

- کیا مادام ریکھا نے واقعی تنویر اور اس کے ساتھیوں کو زندہ جلا دیا۔ کیا تنویر اور اس کے ساتھیوں کا یہی عبرتناک انجام ہونا تھا؟
- کیا شاگل، عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیر کر ختم کر لینے میں کامیاب ہو گیا یا۔؟
- سارتو مشن۔۔۔ جس کی خاطر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنی جانیں یقینی موت کے حوالے کر دیں، کا انجام کیا ہوا۔۔۔؟ کیا سارتو مشن مکمل بھی ہو سکا یا عمران اور اس کے ساتھی اس کی بھینٹ چڑھ گئے؟
- مس شوکی۔ ایک نیا کردار۔ جس کا آئیڈیل چوہان تھا اور مس شوکی جس نے چوہان کی خاطر اپنے ہی ملک سے بغاوت کر دی۔۔۔ ایک نیا دلچسپ اور چونکا دینے والا کردار۔
- کیا چوہان بھی مس شوکی کو پسند کرنے لگا تھا یا وہ بھی۔۔؟ انتہائی دلچسپ سچویشن۔
- سارتو مشن کا آخر کار انجام کیا ہوا۔۔۔؟ کیا عمران اور اس کے ساتھی کامیاب رہے یا کامیابی شاگل اور مادام ریکھا کا مقدر بن گئی۔ حیرت انگیز انجام۔
- بے پناہ جدوجہد۔ لمحہ بہ لمحہ برپا ہونے والی قیامت۔ خوفناک اور جان لیوا مقابلے۔ ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔

شائع ہو چکا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

SCANNED BY JAMSHED

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم، اے کی عمران سیریز

اسپیشل ایجنٹ برونو ـــــ مکمل	ونڈر پلان ـــــ اول
ریڈ چیف ـــــ مکمل	ونڈر پلان ـــــ دوم
ڈیتھ سرکل ـــــ مکمل	بلیک کالار ـــــ مکمل
ٹرینچ فائر ـــــ مکمل	ڈیتھ گروپ ـــــ مکمل
ڈارک کلب ـــــ مکمل	ہیکل سلیمانی ـــــ اول
شوٹنگ پاور ـــــ مکمل	ہیکل سلیمانی ـــــ دوم
حلقہ موت ـــــ اول	لیڈی سندرتا ـــــ اول
حلقہ موت ـــــ دوم	لیڈی سندرتا ـــــ دوم
وے ٹو ایکشن ـــــ اول	چیلنج مشن ـــــ مکمل
وے ٹو ایکشن ـــــ دوم	ساجان سنٹر ـــــ اول
ٹاپ ٹارگٹ ـــــ آخری حصہ	ساجان سنٹر ـــــ دوم
لانسر فائیو ـــــ مکمل	ریڈ پاور ـــــ مکمل
ایجنٹ فرام پاور لینڈ ـــــ مکمل	لیڈی کلرز ـــــ مکمل
روڈ سائیڈ سٹوری ـــــ مکمل	پاور لینڈ کی تباہی ـــــ اول
گریٹ فائٹ ـــــ مکمل	پاور لینڈ کی تباہی ـــــ دوم

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان

www.urdukorner.com